اذکارِ قرآنی

عالم فقری

(ایم اے اسلامیات)

اعظمی کتاب گھر۔ مدینہ مسجد۔ چاند باغ دہلی ۱۱۰۰۹۴

قرآنی دعاؤں کا مؤثر مجموعہ

اذکارِ قرآنی

عالم فقری

(ایم اے اسلامیات)

اعظمی کتاب گھر۔ مدینہ مسجد چاند باغ
دھلی ۱۱۰۰۹۴

نام کتاب ________ اذکار قرآنی
مؤلف ________ علامہ عالم فقری (ایم اے اسلامیات)
طبع اوّل ________ جنوری ۱۹۹۰ء
مطبع ________ ناہید آفسیٹ پرنٹرس دہلی
قیمت ________ Rs-25/=

اسٹاکسٹ

ادبی دنیا ۵۱۰ مٹیا محل۔ جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

ناشر
اعظمی کتاب گھر۔ مدینہ مسجد۔ چاند باغ۔ دہلی ۱۱۰۰۹۴

دعا کے بارے میں

اِرشادِ بارِیٔ تعالیٰ

"اے میرے پیارے رسولؐ! جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کرتے ہیں تو میں بالکل قریب ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ دعا کرتا ہے" ——— البقرہ

فرمانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

"دُعا عبادت کا مغز ہے" ——— ترمذی شریف

دُعا ضرور مانگو!

میرے مسلمان بھائیو! ضرورت کے وقت یا عبادت کے بعد اللہ کے حضور دعا ضرور مانگو۔ کیونکہ دعا کے بغیر عبادت میں حُسن پیدا نہیں ہوتا۔ اور دعا بھی بذاتِ خود عبادت ہے۔

اِنتسابْ

اس ناچیز کوشش کو بصد عجز و نیاز

اپنے مہربان دوست

جناب حاجی محمّدؐ عالمگیر

کے نام

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

عالم فقری ۔ ایم اے ۔ ایل ایل بی ۔

ناظم ادارۂ "پیغامُ القرآن"

۴۰ ۔ بی ۔ اُردو بازار لاھور

فہرست

تعارفِ کتاب

جناب عالم فقری اسلامی موضوعات پر لکھنے والوں میں سے ایک جانے پہچانے ادیب ہیں، آپ نے مسلسل قرآن کے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہوا ہے اور یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ زیرِ نظر کتاب دراصل آپ کی جمع کردہ قرآنی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ اس موضوع پر پہلے بھی چند ایک حضرات نے قرآنی دعاؤں کے مجموعے پبلش کیے ہیں جو اپنے موضوع اور افادیت کے اعتبار سے اپنی اپنی جگہ مسلمہ حیثیت کے حامل ہیں، ان تمام کتب میں دعاؤں کا انتخاب ایک جیسا ہے، انکے فوائد و خواص بیان کرنے کا انداز بھی ایک جیسا ہے لیکن عالم فقری صاحب کی کتاب اذکارِ قرآنی دعاؤں کے انتخاب اور خواص کے لحاظ سے ان کتب سے قدرے مختلف اور جامع ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ عالم فقری صاحب بذات خود بھی ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ اس لیے انھوں نے ایسی دعاؤں کا انتخاب کیا ہے جن کے بارے میں ان کے ذاتی تجربات اور مشاہدات ہیں۔

کتاب اذکارِ قرآنی میں قرآنی دعاؤں کو قارئین کی سہولت کے لیے مختلف موضوعات کے تحت مرتب کر دیا گیا ہے۔ پھر ہر دعا کی اہمیت، فوائد اور پڑھنے کا طریقہ لکھا گیا ہے پڑھنے کا طریقہ اور دعا کے اسرار و رموز کے بارے میں جو اثرات انھوں نے درج کیے وہ

زیادہ تر ان کے ذاتی عمل سے اخذ کردہ ہیں، اس طرح ان گوناگوں خصوصیات کی بنا پر یہ قرآنی دعائیں پڑھنے والوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ لہٰذا چھوٹے بڑے کو کلام اللہ سے دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سے فائدہ اٹھانا چاہیئے
اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

خواجہ محمد حفیظ۔ ایم۔ اے نوشاہی
ایگزیکٹو آفیسر۔ ای او بی آئی
سیالکوٹ

دیباچہ

ہر طرح کی حمد و ثنا اس خدا کے لیے ہے جس نے ہمیں انسان بنایا اور اس خطہ ارضی کو اپنی مخلوق سے آباد کیا، پھر لاکھ لاکھ اس کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خادمِ رسولؐ بنایا ہے اور بیحد درود و سلام اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جسے اللہ نے اپنا محبوب بنایا اور اس نبیِ برحق نے دینِ حق کا بول بالا کیا۔

اللہ شہنشاہِ کائنات ہے اور ہمارا مالکِ حقیقی ہے، وہی ساری کائنات کا معبود ہے اور بندہ عبد ہے لہٰذا شہنشاہِ حقیقی چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کے دربار میں حاضر ہو کر اس سے ضرورت کے مطابق جو چاہیں مانگیں، وہ ہر نعمت عطا کریگا۔ اللہ کو اپنے بندوں سے پیار ہے اس لیے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے سوال کرتے رہیں اور وہ عطا کرتا رہے اور یونہی اس کی نگاہِ لطف و کرم سے انسانی زندگی کی بسر اوقات ہوتی رہے اور اس کی تعریف ہوتی رہے، اسی "مانگنے" کو "دعا" کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو وہ انداز بہت ہی پسند ہے جب انسان دنیا میں ہر طرف سے منہ موڑ کر اپنی حاجات کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور جب انسان اس کے حضور اپنی التجا کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور اپنے بندوں کی التجا کو قبول کرتا ہے۔ کیونکہ وہی ہمارا حقیقی کارساز ہے، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ہمیں جو کچھ مل سکتا ہے اللہ کی بارگاہ ہی سے ملے گا۔ یقین کرو کہ وہی ایک در ایسا ہے جہاں دستک دینے سے انسان کبھی خالی نہیں رہ سکتا اور انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ کے حضور اپنی عاجزی پیش کرے کہ عاجزانہ طریقے سے کی جانے والی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے اور کہتے ہیں کہ اللہ! تو ہمارے دلوں کے حالات جانتا ہے اس لیے لوگوں کو دکھلانے کے لیے اُونچی اُونچی کیوں دعا کی جائے

حتیٰ کہ نماز کے بعد جو اجتماعی دعا ہوتی ہے وہ بھی نہیں مانگتے۔ یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے لیکن بظاہر اپنی ضرورت کو عیاں کرنا ضروری ہے کیونکہ بن مانگے کوئی نہیں دیتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق کار یہی تھا، اس لیے اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ نماز کے بعد دعا ضرور مانگیں۔ پھر خاص مقامات اور موقعوں پر بھی دعا ضرور مانگنی چاہیئے۔

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے عیاں ہے کہ قرآنی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جو مؤلف کتاب نے بڑی محنت اور کاوش سے جمع کی ہیں، ان دعاؤں میں زیادہ تر دعائیں ایسی ہیں جن کا ہر انسان کے لیے پڑھنا بہت مفید ہے۔ اور خاص کر نماز کے بعد کی دعائیں پڑھی جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر ان دعاؤں کے جو خواص بیان کیے گئے ہیں جو صوفیانہ اور فقراء کے مسلک کے عین مطابق ہیں، انسان کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ انسان ان دعاؤں میں سے جتنی زیادہ سے زیادہ دعائیں روزانہ پڑھ سکتا ہو، پڑھے، کیونکہ جوں جوں انسان یہ دعائیں پڑھتا جائے گا اس کے گناہ کم ہونا شروع ہو جائیں گے اور پھر ان دعاؤں کے اثرات سے بیشمار دینی اور دنیاوی حاجات بھی پوری ہونگی اور پڑھنے والا دین و دنیا سے مالامال ہو جائیگا، لہٰذا اللہ ہمیں اس کتاب کی دعائیں پڑھنے کی توفیق دے۔

آخر میں میں اللہ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کتاب کو شرفِ قبولیت بخشے اور اگر اس کتاب کی تالیف میں کوئی کوتاہی ہو تو اسے درگذر کرے اور ان کی عمر دراز کرے تاکہ وہ آخری دم تک دین کی خدمت کریں۔

دُعاگو

حاجی انور اختر

امیر ادارہ پیغام القرآن۔ لاہور

محمد اجمل منہاسی

دُعا

انسان کو اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے کچھ چیزوں کی لازماً ہر وقت ضرورت درکار ہے جن کے بغیر شب و روز گزارنا مشکل ہے۔ لیکن جُوں جُوں انسان مادیت کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا جا رہا ہے اتنا ہی وہ خدا سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس میں توکل صبر اور شکر کی کمی ہو گئی ہے۔ ہر انسان کے لیے مسائل کا انبار ہے۔ کسی کے سامنے حصولِ رزق کا مسئلہ ہے، کوئی بیماری میں گھرا ہوا ہے۔ کوئی بچوں کی تربیت اور کفالت میں پھنسا ہوا ہے، کسی کا رہائش، کاروبار اور ملازمت کا مسئلہ ہے، کسی کی اولاد نافرمان ہے۔ گویا جس شخص کو بھی دیکھا جائے اس کی کچھ جائز خواہشات اور مسائل ہیں جنھیں وہ پورا کرنا چاہتا ہے، تو پورا کرنے کے اسباب پیدا کرنے والی صرف ایک ہی ذات ہے وہ ہے پروردگار، جس کے در پر حاضر ہو کر اسے کہا جائے اور اس وقت دل سے جو پکار اور التجا نکلتی ہے وہ دراصل دعا ہے۔ فریاد، یا دعا جتنی انسان کے دل کی گہرائیوں سے نکلے گی وہ اثر رکھے گی۔ آپ کے اکثر تجربہ میں یہ بات ہو گی کہ جب کوئی گداگر آپ سے آکر کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو آپ اس کے دل کے اندر جھانکنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا یہ واقعی ضرورتمند ہے جس کا اس نے سوال کیا ہے، تو اگر وہ ظاہریت اور گفتگو سے آپ کو متاثر کرے تو آپ اس کی مدد کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اگر وہ آپ کو متاثر نہ کر سکے تو آپ اسے ضرورتمند نہ سمجھتے ہوئے اس کے سوال کو رد کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی لگن اور خلوص جانتا ہے اور جو انسان واقعی حاجت کا طالب ہوتا ہے تو جب وہ بارگاہِ رب

میں حاضر ہو کر صدا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔

دعا دراصل عبادت کا ایک حصّہ ہے کیونکہ انسانی زندگی کا اصل مقصد عبادت اور اطاعت ہے اور یہی عبادت انسان کو مقامِ عبدیت تک پہنچاتی ہے اور جتنا کوئی مقامِ عبدیت میں اللہ کے قریب ہو جاتا ہے، اس کی دعا بارگاہِ رب العزت میں فوراً قبول ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منتہائے عبدیت ہیں اور جنھیں ان کا قُرب اور مقامِ محبوبیّت حاصل ہو جاتا ہے وہ بھی اللہ کے منظورِ نظر بن جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کی دعا بھی اللہ کے حضور مُستجاب ہے۔ اس لیے اولیائے کاملین کی دعائیں درجۂ قبولیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ انھوں نے باطنی طور پر اپنے آپ کو اس حد تک پاکیزہ کیا اور حقِ بندگی ادا کیا کہ اللہ کو ان سے پُوچھنا پڑا کہ بتاؤ کیا مانگتے ہو؟ تو انھوں نے عرض کیا یا الٰہی! صرف تیری رضا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اولیائے کاملین صرف رضائے الٰہی کے طالب ہوتے ہیں اور یہی رضائے الٰہی انھیں اطاعت اور شکر گذاری کے اس مقام تک لے جاتی ہے کہ اگر وہ کسی کی تقدیر بدلنے کے لیے اللہ کے حضور دعا کر دیں تو ان کی التجا پر اللہ دوسروں کی تقدیر تک بدل دیتا ہے اور یہ مقام تب پیدا ہوتا ہے جب انسان دل سے دنیا کو ہر طرح چھوڑ کر یادِ الٰہی میں مرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور پھر نگاہِ مؤمن سے تبدیلیِ تقدیر کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

دعا بہر حال قبول ہو یا نہ ہو، اللہ کے حضور دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ انسان کی ایک دعا قبول تو ہو جاتی ہے لیکن پوری ہونے میں کچھ مدت لگ جاتی ہے لیکن انسان بے صبرا ہے، فوراً اللہ سے گِلہ شکوہ شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی غریب ہے وہ اپنے لیے اللہ کے حضور فراوانیِ رزق یعنی مالدار ہونے کے لیے دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، تو اس کے مالدار بننے میں کچھ وقت لگے گا۔ اللہ پہلے اس کے اسباب پیدا کرے گا پھر جب چاہے گا اس کے مال و دولت میں

اتنا اضافہ ہو جائے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ سنبھال نہ سکے۔ لیکن بعض لوگ یوں کرتے ہیں کہ اللہ کے حضور کسی چیز کے لیے دعا کی لیکن اگر وہ پوری ہوتی ہوئی نظر نہ آئی تو فوراً اللہ سے مایوسی کا اظہار شروع کر دیا۔ اپنی قسمت کو بُرا بھلا کہنے لگے، تو ایسا کرنے سے سوائے اللہ کی ناراضگی مُول لینے کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ ہر صورت میں صابر اور شاکر ہو کر اللہ کے حضور دعا مانگتے رہنا چاہیئے۔ انشاء اللہ ایک نہ ایک دن دعا ضرور قبول ہوگی۔ کیونکہ بعض اوقات دعا قبول نہ ہونے میں انسان ہی کی بہتری ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ سے مایوسی کا اظہار نہ کیا جائے۔

دُعا کی اہمیّت وعظمت

یا الٰہی! تو میرا شاہ ہے میں تیرا گدا ہوں۔ تو میرا آقا ہے میں تیرا غلام ہوں، تو میرا خالق ہے میں تیری مخلوق ہوں۔ تو میرا معبود ہے میں تیرا عبد ہوں، تو باریؐ المصور ہے میں تیرا بنایا ہوا انسان ہوں۔ تو قدوس ہے میں سراپا تقصیر ہوں۔ تو میرا حاکم ہے، میں تیرا محکوم ہوں۔ تو میرا کریم ہے۔ میں گدائے کرم ہوں، تو بے نیاز ہے میں تیرا نیاز مند ہوں جب ہر طرح سے تو ہی میرا کارساز ہے تو پھر میں تیری بارگاہ ہی میں جھکوں گا۔ تجھ ہی سے مانگوں گا، زخمِ جگر تجھے ہی دکھاؤں گا کیونکہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں، تو پھر میرے دوست! جب ہر طرح خدا ہی سے مانگنا ٹھہرا تو پھر شرم کیسی، حجاب کیسا اور غرور کیوں، مایوسی اور ناامیدی کیوں؟ وہ تو تیرا اور میرا پروردگار ہے، آ اُسی کے حضور آ۔ جبینِ نیاز کو جھکا دے سر بسجود ہو جا، دل سے غیروں کو نکال دے، اجنبیّت کو توڑ دے۔ لذتِ نفس کو چھوڑ دے ہنگامہ آرائی سے منہ موڑ لے، ظلمت کدے کو چھوڑ دے۔ محفلِ رنداں سے منہ موڑ لے، کوچۂ یار کی راہ پُوچھ، اپنے سوزِ جگر کو دیوانہ وار کر، یا دیدۂ دل کو راز سے آشکار کر۔ قلب ونظر یادِ الٰہی میں خاکستر کر دے، موجِ نفس کو خوابِ غفلت سے بیدار کر، رہروِ محبت بن۔ خدا کے

حضور دیدۂ تر سے حاضر ہو جا، پھر دیکھ تیری دعا کیسے قبول ہوتی ہے، تیرے مقدر کا ستارہ کیسے جگمگاتا ہے، تیری آرزوئیں کیسے شرمندۂ تعبیر ہوتی ہیں، تیرے ارمانوں کی دنیا کیسے مچلتی ہے لیکن میرے دوست! اس کی حریم ذات میں تیری نوائے شوق کا شور اسی وقت پیدا ہوگا جبکہ تو اس کا بندہ بنے گا۔ اور جب تو اس کا بندہ بن گیا تو تیری ہر دعا قبول ہے۔

آدابِ دُعا

ادب بڑی چیز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ادب بہت پسند ہے جتنا کوئی مؤدب ہو کر اللہ کے حضور حاضر ہو وہ اسے اتنا ہی زیادہ پسند کرتا ہے۔ اللہ کے حضور دعا کرنے کے چند آداب ہیں جنھیں آدابِ دعا کہا جاتا ہے۔ یہ آداب دراصل چند امور ہیں جنھیں دعا کرنے سے پہلے، اور دعا کرتے وقت ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے، اگر ان آداب پر عمل کیا جائیگا تو دعا جلدی قبول ہوگی، لہٰذا آداب دعا حسب ذیل ہیں:۔

دُعا مانگنے سے قبل کی شرائط

چند شرائط ایسی ہیں جو دعا کے لیے ضروری ہیں۔ اگرچہ کوئی بھی شخص جو اللہ کو پکاریگا وہ اسی کی سُنتا ہے لیکن اسلامی نقطۂ نظر سے دعا مانگنے سے پہلے چند امور کا کرنا ضروری ہے اور وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ ایمان قبولِ دعا کے لیے اللہ تعالیٰ پر ایمان ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ایمان اسلامی عقائد کے مطابق ہو جس قدر اللہ پر ایمان راسخ ہوگا اسی قدر دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے نیک بندوں یعنی اولیاء، صوفیاء متقی، پرہیزگار اور عُلماء کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے کیونکہ ان کے ایمان میں حد درجہ کی

استقامت ہوتی ہے۔

۲۔ رزقِ حلال رزقِ حلال کا اللہ کے نزدیک بہت درجہ ہے اور قبولیتِ دعا کے لیے رزقِ حلال بہت ضروری ہے، جو لوگ رزقِ حلال کما کر اس سے اپنا شکم اور اہل و عیال کا پیٹ پالتے ہیں، ان کی دعائیں بارگاہِ ربّ العزت میں جلد قبول ہوتی ہیں۔ میرے خیال کے مطابق رزقِ حلال قدرے کم ملتا ہے کیونکہ رزقِ حلال کے حصول کے لیے محنت اور دیانت ضروری ہے جو دوسرے ذرائع کی نسبت محدود ہے کیونکہ محنت کر کے جتنا کوئی کسبِ حلال کرے گا وہی اس کے لیے ہوگا۔ صالحین اسی پر توکل کر کے گزارہ کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صالحین کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو رشوت، غصب، دھوکا، خیانت اور قمار بازی کی کمائی سے بچنا چاہیئے۔ رزقِ حلال کھانے اور کمانے سے روح میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے اور اس پاکیزگی کی وجہ سے انسان یادِ الٰہی کی طرف مائل رہتا ہے۔

حصولِ روحانیت کے لیے بھی رزقِ حلال لازم ہے کیونکہ روحانی منازل کی ابتدا ہی رزقِ حلال سے ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے سعد! اپنے رزق کو پاک رکھ، تیری دعا ہمیشہ قبول ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس آدمی کے پیٹ میں ایک نوالہ بھی حرام کا ہوگا۔ اس کی چالیس روز تک دعا قبول نہ ہوگی۔ رزقِ حلال سے باطنی علم کے دروازے کھلتے ہیں، کیونکہ رزقِ حلال ہی سے انسان کو خدا کی قربت نصیب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو زندگی کے ہر شعبے میں رزقِ حلال کی تلاش کے لیے سرگرداں رہنا چاہیئے تاکہ جب وہ دعا مانگے تو اس کی دعا فوراً قبول ہو۔

۳۔ اخلاص اور توجّہ قلبی اللہ کے حضور دعا مانگنے کے لیے اخلاص اور توجہ قلبی ضروری ہے کیونکہ اخلاص کے بغیر دُعا، دُعا ہی نہیں

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر یعنی دل و دماغ سے دعا نکلنی چاہیئے، اخلاص نیک نیتی سے پیدا ہوتا ہے اور جتنا کوئی اللہ کی طرف مائل زیادہ ہو، اس میں اتنا ہی زیادہ اخلاص ہوگا۔ اخلاص کی بنیاد محبت اور عشق ہے۔ اولیائے کاملین اور علمائے حق میں عوام الناس کی نسبت اخلاصِ نیت زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ وہ حب الٰہی اور عشق حقیقی کے بحرِ بے کراں میں ڈوبے ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں۔

اخلاص کے ساتھ دعا کے لیے توجہ قلبی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ عادت کے طور پر اگر دعا مانگی جائے تو کچھ اثر نہیں ہوتا، کیونکہ جو بات دل سے نکلتی ہے وہ اثر رکھتی ہے۔ اور توجہ قلبی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کا اللہ پر یقین کامل اور توکل ہو اور اسے امید ہو کہ جو چیز وہ اللہ سے مانگ رہا ہے، اس کی اسے اشد ضرورت ہے اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا سے اس بات کی امید رکھتے ہوئے مانگو کہ وہ ضرور قبول کرے گا۔ اور اس بات کو جان لو کہ خدا غافل دل اور کھیلنے والے کی دعا کو قبول نہیں کرتا، لہٰذا دعا کے وقت اللہ تعالےٰ کے حضور پوری توجہ سے حاضر ہونا چاہیئے۔

۴۔ دُعا کے وقت رونا

وہ آنکھ جو خلوت میں اللہ کے حضور آنسو ٹپکاتی ہے۔ وہ اللہ کو بہت پسند ہے، اللہ کے حضور رونا اپنے گناہوں پر ندامت اور خوفِ خدا کی وجہ سے آتا ہے، لہٰذا جس شخص کے دل میں خوفِ خدا ہوگا تو جب وہ اللہ کے حضور دعا مانگے گا تو روئے گا، اللہ کے نیک بندوں کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ جب دعا مانگتے ہیں تو وہ سربسجود ہو کر روتے ہیں اور گڑگڑاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں فوراً قبول کرتا ہے اور خاص کر جو شخص حصولِ روحانیت کا طالب ہو اسے رات کے پچھلے پہر رونا چاہیئے۔ قرآن پاک کی بعض دعائیں بھی ایسی ہیں کہ جن کے

پڑھنے سے انسان پر گریہ طاری ہوتا ہے۔

اللہ کے نیک بندوں کے ایسے بیشمار واقعات ہیں کہ وہ ساری ساری رات اللہ کے حضور گڑگڑاتے رہتے ہیں، اس لیے میرے دوست! اللہ کو عاجزی بہت ہی پسند ہے، لہذا جب بھی دعا مانگو تو بڑے ادب خشوع اور خضوع سے اللہ کے حضور التجا کرنی چاہیئے، انشاء اللہ ایسی دعا قبول ہوگی۔

مُستجاب دُعا حضرات

بارگاہ ربّ العزت میں جو بھی انسان صدق دل سے حاضر ہو اس کی دعا قبول ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو رضائے الٰہی کی خاطر اپنے آپ کو مٹا دیتے ہیں، انھیں رب العزت کا قرب حاصل ہوتا ہے لہذا ایسے لوگ مُستجاب دعا ہیں، پھر کچھ ایسے حالات اور خصائص ہیں جن کی بنا پر دعا فوراً قبول ہوتی ہے۔

جب کوئی ولی کامل حالت استغراق میں یاد الٰہی میں حد سے زیادہ ڈوبا ہوا ہو تو وہ جو بھی خدا سے مانگے ضرور ملے گا۔ جب کوئی صوفی رات کے پچھلے پہر میں سر بسجود ہو کر اللہ کے حضور گریہ زار ہو رہا ہو، جو مانگے سو پائے گا۔ جب کوئی خدا کا دیوانہ حالتِ جذب میں قریہ قریہ گدائے عشق حقیقی میں مصروف ہو، جس کے لیے جو بھی خدا سے طلب کرے گا ضرور ملے گا۔ جب کوئی شیخ طریقت ہنگامہ شیخیت کو آشکار کر ڈالے تو اس وقت جو بھی خدا سے مانگے گا ضرور پائے گا۔ جب کوئی فقیر فاقے میں، قناعت میں، یادِ الٰہی میں، ریاضت میں مقام فنا سے گزر رہا ہو، جو بھی جس کے لیے خدا کے حضور دعا کرے ضرور قبول ہوگی۔ جب کوئی عارف باللہ مقام بقا باللہ پر ہو، اس کے دل میں ادھر کسی چیز کی آرزو ہوئی کہ اُدھر رحمت باری نے پوری بھی کر ڈالی۔ جب کسی زاہد کو مقام صدیقیت مل جائے تو اس کی زبان سے جو لفظ بھی نکلے گا سچ ہوگا بلکہ رحمت خداوندی

صدیق کے صدق میں بولتی ہے۔ جب کوئی عالم دین علم الٰہی میں ڈوبا ہوا ہو تو جو دعا مانگے قبول ہے۔ جب کوئی مظلوم ظالم کی چیرہ دستیوں میں پس رہا ہو اور ظالم کا ظلم انتہا پر ہو، جو بھی دعا کرے گا بہت جلد قبول ہوگی۔ جب کوئی لاچار، مجبور، مفلس، زمانے کے نشیب و فراز سے ستایا ہوا خدا کے حضور حاضر ہو کر جو مانگے گا سو پائے گا، والد، یا والدہ اپنی اولاد کے لیے دل سے جو بھی دعا کرے قبول ہوگی۔ عادل جب خوف کے تحت کرسی انصاف پر بیٹھ کر عدل میں ڈوبا ہو تو وہ اللہ کے حضور دعا مانگے، قبول ہوگی۔ معتکف جب اعتکاف میں ہو، مسافر جب سفر میں ہو، متقی جب منزل تقویٰ میں ہو، صابر جب ریاضت صبر میں ہو، روزہ دار جب روزہ میں ہو، پیر جب اپنے مریدوں کو راہ سلوک طے کروا رہا ہو، نیک اور فرمانبردار اولاد والدین کے لیے جو بھی دعا مانگے قبول ہوگی لہٰذا جو شخص دوسروں کے لیے دعا مانگتا ہے وہ بھی قبول ہے۔

مقاماتِ مقدّسہ کی دُعا

دنیا میں بعض مقامات ایسے ہیں جنھیں مقاماتِ مقدّسہ کہتے ہیں انھیں تقدس کا مقام اس لیے ملا ہے کہ ان مقامات پر اللہ کی برگزیدہ ہستیوں کے ساتھ کچھ واقعات منسوب ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان جگہوں کو بھی مقدس کر دیا، لہٰذا جو شخص بھی مقدس جگہ پر کوئی دعا مانگے وہ اکثر قبول ہو جاتی ہے۔ وہ مقامات جو مقدس ہیں، ان میں خانہ کعبہ کو اولیت حاصل ہے، خانہ کعبہ میں جو بھی دعا مانگی جائے، وہ قبول ہے۔ مطاف کعبہ میں کی جانے والی دعا بھی قبول ہے۔ ملتزم بھی دعا کے لیے مقدس جگہ ہے ملتزم سے مراد خانہ کعبہ کا وہ حصّہ، جس سے طواف کرنے والے چمٹتے ہیں یہ حجر اسود اور خانہ کعبہ کے دروازہ کے درمیان چار ہاتھ کی جگہ ہے۔ میزاب کعبہ کے نیچے کی جگہ بھی مقدس ہے۔ میزاب خانہ کعبہ کی چھت کے پرنالہ کے نیچے کی جگہ کو کہتے ہیں، بیت اللہ

کے اندر بھی دعا کرنا قبول ہے۔ چاہ زمزم، صفا مروہ، مزدلفہ، مقام ابراہیم، منیٰ، جمرات، تمام کا شمار مقاماتِ مقدسہ میں ہوتا ہے۔ خانۂ خدا کے علاوہ دعا قبول ہونے کا سب سے مقدس مقام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس ہے اور خاص کر عاشقِ رسولؐ حضرات کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی جگہ نہیں جہاں خدا کی رحمت قریب تر ہو، لہٰذا روضۂ رسولؐ کے مقام پر مانگی جانے والی دعا بارگاہ ربّ العزت میں زیادہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کے پاس جاکر بھی اللہ کے حضور دعا کرنا درست ہے۔

مُستجابِ دُعا اوقات

سال بھر میں بعض اوقات ایسے ہیں جس وقت اللہ کی رحمت پکارتی ہے کہ ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کی پکار سُنی جائے۔ تو ان اوقات میں فوراً دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لیے ہر وقت ہی ایک جیسا ہے ان کی دعا ہر وقت ہی قبول ہے۔

شبِ قدر میں، جو رمضان میں آتی ہے، جو دعا بھی اللہ سے مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ رمضان المبارک میں جب بھی دعا مانگی جائے قبول ہوگی، ذی الحجہ کی نویں تاریخ جو عرفہ کہلاتی ہے اس دن بھی جو دعا مانگی جائے قبول ہوگی، ایسے ہی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب بڑی اہم ہے اس رات بھی جو دعا مانگی جائے قبول ہوگی، رات کا پچھلا پہر جسے عموماً تہجد کا وقت کہا جاتا ہے اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ وقت قبولِ دعا کا خاص وقت ہے۔

شبِ برأت بڑی اہم رات ہوتی ہے، ساری رات عبادت کرنے کے بعد جو دعا مانگی جائے وہ بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ دعا قبول ہونے کی امید جمعہ کی ساعتِ اجابت ہے۔ اسی ساعت کے بارے میں علماء کا کہنا ہے کہ یہ وقت امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نمازِ جمعہ ختم ہونے تک ہوتا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ وقت دو خطبوں کا درمیانی وقفہ ہے۔

دُعائیں بے اثر کیوں ہوگئیں؟

جُوں جُوں قربِ قیامت کا وقت آرہا ہے۔ تو دعائیں بے اثر ہوتی جارہی ہیں کیونکہ دعا مانگنے والوں میں ان خوبیوں کی کمی ہوتی جاتی ہے جن کا ایمان تقاضا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی استقامت کم ہوتی جارہی ہے، جس کی وجہ سے نیک اعمال کی طرف لوگوں کی رغبت بھی کم ہوتی جائے گی۔ پس ہر شخص حصولِ دنیا کے لیے صبح و شام سرگرداں رہے گا۔ حالانکہ مسلمان وہ تھا، جس نے خدا سے جو چاہا، مل گیا، اس کی دعاؤں سے کفر و شرک کے بُت پاش پاش ہوئے، بڑے بڑے بادشاہوں کے سرنگوں ہوئے۔ کیونکہ اس مسلمان کی ہر دعا بارگاہِ رب العزت میں قبول ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ اس کی پوجا کے لیے زندہ تھا۔ اور ہم پیٹ کی پوجا کے لیے زندگی گذارتے ہیں۔ عام انسانوں کی دعائیں تو ایک طرف، علماء کی دعاؤں کا کچھ اثر نہیں۔ ہر نماز کے بعد ہمارے ائمہ کرام بڑی طویل دعائیں مانگتے ہیں، بیماروں کی شفاء کے لیے دعا کرتے ہیں، بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں، مسلمانوں کے غلبہ کی دعا کی جاتی ہے، وہ دن بدن تنزل کی طرف جارہے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمارے علماء جو مانگتے ہیں، اگر وہ قبول ہونا شروع ہوجائے تو مسلمانوں کو کسی چیز کی کمی نہ رہے، لیکن مسلمان آئے دن بے سکونی کا شکار ہوتا جارہا ہے۔ آخر وجہ کیا ہے؛ جب غور کیا جائے تو آپ کی سمجھ میں یہی بات آئے گی کہ انسان اللہ سے دور ہوگیا ہے۔ انسان مادی وسائل کی طرف، توکل، صبر

اور شکر کی نسبت زیادہ مائل ہیں۔ اور اگر مادی وسائل اللہ کی نظرِ عنایت سے حاصل ہوں تو دین اور دنیا دونوں جہان حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہم صرف ایک طرف ہی لگے ہوئے ہیں، اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار کو بھولے ہوئے ہیں اسی لیے آج ہماری دعاؤں میں اثر نہیں، لیکن اس کے برعکس جب اس کا کوئی بندہ اسے پکارتا ہے تو اس کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے مگر ایسے ولی اللہ اس مقام پر پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ وہ اس سے کچھ مانگتے ہی نہیں۔

محمد اجمل مشتاقی

قرآنی دعائیں

قرآن پاک میں بیشمار دعائیں ہیں جنھیں فوائد اور خواص کے لحاظ سے حسبِ ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ روحانی اور ایمانی دعائیں۔
۲۔ مغفرت، بخشش اور استغفار کی دعائیں۔
۳۔ فراوانی اور اضافۂ رزق کی دعائیں۔
۴۔ حفاظتی دعائیں۔
۵۔ حصول اولاد اور اہل خانہ کی خوشحالی کی دعائیں۔
۶۔ غلبہ، نجات اور خدائی مدد کی دعائیں۔
۷۔ حصول رحمت کی دعا۔
۸۔ پیغمبرانِ حقؑ کی دعائیں۔

رُوحانی اور ایمانی دُعائیں

ایمان ایک ایسی دولت ہے جو نہ صرف اس جہان میں کام آتی ہے بلکہ آخرت میں بھی کام آئے گی اور انسانی نجات کا سارادارو مدار ایمان اور عملِ صالح پر ہے۔ لیکن عملِ صالح اس وقت تک بارگاہ رب العزت میں قابل قبول نہیں جب تک کہ انسان پہلے صاحبِ ایمان نہ ہو، پھر ایمان کی دولت نصیب ہونے کے بعد اس کی استقامت ضروری ہے۔ اگر استقامتِ ایمان حاصل نہ ہو تو انسان عمل صالح کی طرف پوری لگن اور توجہ سے راغب نہیں ہوتا۔ اس لیے قرآن پاک میں بیشمار ایسے کلمات اور آیات ہیں جن کے ورد سے انسان کو استقامت ایمان حاصل ہوتی ہے، اس کے ساتھ ہی پڑھنے والے کو اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو لوگ ہدایت اور راہ حقِ کے طالب ہوں، انھیں رستہ مل جاتا ہے اور دین کا صحیح راستہ وہی ہے جو اللہ کے محبوب رسولؐ کا ہے پھر ان دعاؤں کے پڑھنے سے انسان بیشمار گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان آیات کو پڑھنے سے انسان کو بے پناہ دنیوی فیوض و برکات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا کوئی کام نہیں رکتا اور اسے اللہ کی قربت بھی نصیب ہوتی ہے۔

ایمانی دعاؤں کے پڑھنے سے انسان کو روحانیت بھی حاصل ہوسکتی ہے ان دعاؤں میں چند ایسی دعائیں بھی ہیں جو اللہ اور بندے کے درمیان حجاب کو ہٹا دیتی ہے۔ بلکہ صاحبِ ولایت بنا دیتی ہے اور وہ دعائیں حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱)
طلبِ ہدایت کی جامع دُعا

سورۂ فاتحہ قرآن پاک کی ان عظیم سورتوں میں ایک سورت ہے جسے ام القرآن کہا گیا ہے۔ کیونکہ صوفیاء اور فقراء کے نزدیک یہ سورۃ قرآن پاک کی تمام سورتوں کی معرفت اور ما فوق الفطرت طاقت کا منبع ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے وہ معرفت چھپا رکھی ہے جو کسی ولی کامل کے بتانے سے اس سورت کے ورد سے حاصل ہوتی ہے۔ دراصل یہ سُورۃ قرآن پاک کا ایک مختصر دیباچہ ہے اور جس طرح دیباچے میں آئندہ آنے والے مضامین کی نشاندہی اور روح پیش کی جاتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کو فاتحۃ القرآن کی حیثیت سے اسے قرآن پاک کے آغاز میں درج کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے، بہت مہربان نہایت رحم والا۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ پر قائم کر۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیے۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر غضب کیا گیا۔ اور جو گمراہ ہیں۔

اس سُورت کے ورد سے بے پناہ دنیاوی خیر و برکات اور روحانی اسرار

حاصل ہوتے ہیں۔ جس شخص کو بیشمار مصائب درپیش ہوں، یعنی اگر وہ رزق کو حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتا ہو تو کوئی روزگار بننے کا سبب نہ بنتا ہو، بلکہ بے کار رہنے سے پریشان ہو۔ یا دنیا کے ظالم لوگ ظلم کرتے ہوں اور انسان ہر طرف سے پریشانیوں میں گھرا ہو، یا جسمانی امراض سے شفا نہ ملتی ہو اور ہر وقت جسم کو تکلیف رہتی ہو تو ایسے حالات میں اس سورت کے پڑھنے سے ہر قسم کی روحانی، اور جسمانی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کفار مکہ نے جب رسول اکرمؐ کو ہر طرف سے پریشان کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپؐ سورۂ فاتحہ کا ورد کریں۔ چنانچہ آج بھی اگر کوئی شخص ہر طرح سے پریشان حال ہو تو رسول اکرمؐ کی متابعت میں اگر اس سورت کا صبح و شام ورد کرے تو اس کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

اگر کوئی شخص اللہ کی امداد غیبی چاہتا ہو تو اس سورت کا تہجد کے وقت کثرت سے ورد کرے۔

فقراء اور بزرگانِ دین نے روحانی اسرار و رموز حاصل کرنے کے لیے اسے اکسیر اعظم قرار دیا ہے، لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے سچی خوابیں آئیں یا بزرگان کی خوابوں میں ملاقات ہو تو وہ اس سورت کو نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ اکتالیس دن پڑھے تو جس روحانی اسرار کے کھلنے کی خواہش کرے گا تو وہ رحمت خداوندی سے ضرور کھل جائے گا۔

سورت فاتحہ ہر مرض کی شفا بھی ہے۔ جو شخص روزانہ اسے اکتالیس بار پڑھے گا وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اسے صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار سورت فاتحہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے چالیس روز تک پلائیں۔ انشاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

۲

اِستقامتِ ایمان کی دُعا

اہلِ علم اور اہلِ روحانیت اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ ایمان نہایت ہی قیمتی چیز ہے۔ دنیا میں ہوتے ہوئے انسان اس کی اہمیت اور قدر و قیمت نہیں کرتا لیکن دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جو چیز کام آئے گی اور جس پر بخشش اور نجات کا دارو مدار ہے، وہ ہے ایمانِ کامل۔ لہٰذا ایمان کامل پر استقامت حاصل کرنے کے لیے اور آخرت میں نجات کے لیے مندرجہ ذیل دعا اکسیر کا درجہ رکھتی ہے لہٰذا اہلِ ایمان کو ایمان کی پختگی کے لیے اس دعا کو پڑھنا چاہیئے:۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(پ ۴۔ سورہ آل عمران، آیت ۹۴)

اے ہمارے رب! تو نے اس کائنات کو عبث نہیں بنایا۔ تو پاک ہے، ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! تو جس کو جہنم میں داخل کرے گا تو اس کو ذلیل کرے گا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے نبی کی آواز سُنی جو ہمارے رب پر ایمان لانے کیلئے

کہتا تھا۔ پس ہم ایمان لے آئے اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہوں کو
بخش دے اور ہم سے برائیوں کو دور کیجیو، ہمیں نیکوں کے ساتھ مارلیو، ہمارے
رب! رسولوں کی معرفت ہم سے تو نے جو وعدہ کیا ہے ہمیں ضرور عنایت
کیجیو۔ اور قیامت کے روز ذلیل نہ کیجیو، بے شک تو ہرگز وعدے کے
خلاف نہیں کرتا۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تہجد کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیات پڑھیں، جن میں یہ دعا بھی شامل تھی۔ پھر وضو کیا، مسواک کی اور گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر حضرت بلال رضؓ نے اذان دی، آپ دو رکعت سنت پڑھ کر گھر سے نکلے اور نماز فجر پڑھائی۔

جو شخص اس دعا کو روزانہ ایک بار صبح و شام پڑھے گا۔ انشاء اللہ اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور بُرے کاموں سے بچنے کی توفیق ملے گی۔

③
سلامتیٔ ایمان کی دُعا۔

ایمان مسلمانوں کے لیے ایک گوہر نایاب ہے اس کو کامل اور اکمل رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق کی بے حد ضرورت ہے، اور ایمان کی اصل قدر و قیمت کا اندازہ انسان کو اس دنیا سے جانے کے بعد عالمِ برزخ میں ہوتا ہے، کیونکہ مابعد زندگی کا سارا تعلق ایمان، صالح اعمال اور عشقِ رسولؐ سے ہے، اس لیے اس کو سلامت اور کامل رکھنے کے لیے مندرجہ ذیل دعا کا ورد کرنا چاہیئے، اس دعا کے پڑھنے سے اطمینانِ قلب اور سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔

هُوَالَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِہِمْ ؕ

وہ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل کی تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھائیں۔ (پ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۴)

جب کوئی شخص بڑا پریشان ہو اور اسے سکون قلب کی اشد ضرورت ہو تو وہ شخص اس دعا کو بعد نماز تہجد ایک سو مرتبہ اکتالیس دن تک پڑھے تو انشاء اللہ جوں جوں دن گزریں گے اسے سکون نصیب ہوگا اور اللہ تعالیٰ پر اس کا ایمان پختہ ہوگا۔

صوفیاء اور اولیاء کاملین نے اس دعا کو ذہنی پریشانیوں سے چھٹکارے کے لیے بہت عمدہ قرار دیا ہے۔ جو شخص اس کو روزانہ بعد نماز عصر تین مرتبہ پڑھے گا وہ انشاء اللہ ہر طرح سے اطمینان اور سکون میں رہے گا۔

(۴)

شیطان سے پناہ مانگنے کی دُعا

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور وہ انسان کے نیک اعمال سے ہمیشہ بوکھلاتا ہے۔ اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح انسان کو راہِ راست سے گمراہ کر دے اور یادِ الٰہی سے غفلت میں ڈال دے لہٰذا اس مقصد کے لیے وہ انسانی نفس میں شیطانی وسوسے پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیئے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۝

اے میرے رب! میں شیاطین کی حرکتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات

سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ یہ میرے نزدیک آئیں (پ ۱۸۔ سورۃ المؤمنون، آیت ۹۸،۹۷)

اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب شیطانی وسوسوں کا زور ہو یا جب نیک کام کرنے لگو اور شیطان اس نیکی سے ہٹانے کے لیے حربے استعمال کرے تو اس وقت اس دعا کا کثرت سے ورد کرنا بہت بہتر ہے۔ ہر نماز کے بعد اس دعا کا تین مرتبہ پڑھنا بھی شیطان سے پناہ حاصل کرنے کے مترادف ہے اور انسان اپنے ایمان سے کسی حالت میں کمزور نہیں پڑتا۔ نئے کاروبار یا نئے کام کے آغاز سے پہلے اس دعا کا سات مرتبہ پڑھنا خیر و برکت اور شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے بہت عمدہ ہے۔

⑤

خاتمہ بالایمان کی دُعا

ہر مسلمان کا ایمان پر خاتمہ ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل بارگاہ ربّ العزت میں مقبول نہیں۔ اس لیے اگر کوئی ساری عمر نیک عمل کرتا رہا ہو لیکن موت سے قبل اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہو تو اس کے وہ اعمال بالکل کام نہ آئیں گے اس لیے خاتمہ بالخیر کے لیے مندرجہ ذیل دعا کا ورد کرنا چاہیئے:۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

اے ہمارے پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے تو پھر ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کیجیو اپنے خزانۂ فیض سے ہمیں رحمت دے بیشک تو ہی فیاض حقیقی ہے (پ ۳۔ سورہ آل عمران، آیت ۸)

اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے بلکہ نماز کے بعد دعا مانگتے وقت اس دعا کو

پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ خاتمہ بالخیر کے علاوہ اس دعا کے پڑھنے سے اللہ کی رحمت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس دعا کو رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھنے سے انسان کا دل آلودگیوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ یہ دعا ہدایت حاصل ہونے کے بعد گمراہی سے بھی بچاتی ہے۔

(۶)

گناہوں سے بچنے کی دُعا

بیشمار گناہ ایسے ہیں جنھیں انسان کو سمجھی یا دنیاوی مفاد کی خاطر کرلیتا ہے اور جُوں جُوں انسان گناہوں کی وادی میں گرتا چلا جاتا ہے اس میں بیشمار برائیاں اور بُری عادات پیدا ہوتی جاتی ہیں، اس میں ایمان کی استقامت نہیں رہتی، وہ اسلامی عبادات اور نیک اعمال سے دور ہو جاتا ہے، اسے حق اور سچ کی تمیز کم ہو جاتی ہے لہذا گناہوں سے بچنے اور بُرے کام چھوڑنے کے لیے مندرجہ ذیل قرآنی آیت کا ورد کرنا بہت مفید ہے۔ اس آیت کے ورد سے انشاء اللہ بری عادات ترک ہو جائیں گی اور خاص کر شراب، جُوا، فحاشی اور سگریٹ نوشی اور فلم بینی جیسی برائیاں اس آیت کے پڑھنے سے خود بخود ترک ہو جاتی ہیں۔ دعا یہ ہے :۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

اللہ کا دستور پہلے سے چلا آتا ہے اور ہرگز تم اللہ کے دستور کو بدل نہ سکو گے اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا۔ اور

تمھارے ہاتھ ان سے روک دیے۔ (وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمھیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمھارے کام کو دیکھتا ہے۔ (پ ۲۶، سورۃ الفتح آیت ۲۳ تا ۲۴)

اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں یا مسجد میں بعد نماز مغرب اس دعا کو اکتالیس دن تک روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ وظیفہ مکمل ہونے تک تمام بری عادتوں سے چھٹکارا ہو جائے گا اور ایمان میں استقامت آئے گی۔

اور جو شخص روزانہ بعد نماز تہجد گیارہ مرتبہ سجدے میں سر رکھ کر اس دعا کو اکتالیس دن تک پڑھے گا اسے انشاء اللہ نیک اعمال کی توفیق حاصل ہوگی۔

(۷)

رُشد و ہدایت پانے کی دُعا

ہدایت یافتہ راستہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے خود متعین کیا ہے اور وہ ہے دین اسلام کا راستہ، لہٰذا جو حضرات ہدایت کی راہ اختیار کرنا چاہیں وہ اللہ کے دین پر کاربند ہو جائیں۔

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا
بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○

جب کوئی دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں پس چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پر رہیں (پ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۶)

استقامتِ ایمان اور ہدایت کی راہ پر گامزن رہنے کے لیے اس دعا کا ورد

بہت اچھا ہے۔ جس شخص کے خیالات میں انتشار رہتا ہو اور ایمانی استقامت حاصل نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ مندرجہ بالا آیت پڑھے۔ انشاء اللہ اسے استقامتِ ایمان حاصل ہوگی۔ جو شخص اللہ کے حضور کوئی دعا مانگے اور وہ قبول نہ ہو تو اسے بے امید نہیں ہونا چاہیئے، عشاء کی نماز کے بعد مندرجہ بالا دعا گیارہ مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ اس کی دعا کا جواب اسے بذریعہ خواب مل جائے گا یا کسی اشارۂ غیبی سے اس کی رہنمائی ہوگی۔

(۸)

خدا کی پناہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

میں نادان بننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں (پ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۶۷)

اپنے آپ کو خدا کی پناہ میں لانے کے لیے ہمیں مندرجہ بالا دعا پڑھنی چاہیئے ان کلمات کا شانِ نزول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کہتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو تو انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا کہ موسیٰ! ہمارا مذاق کیوں اڑاتے ہو تو اس کے جواب میں حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اللہ کی پناہ مانگی، کیونکہ مذاق کرنا تو جاہلوں کا شیوہ ہے۔ اللہ کا نبی ایسی تمام چیزوں سے بلند و بالا ہوتا ہے، لہٰذا آج بھی اگر کوئی اللہ کا ولی، داعی، یا عالمِ دین جب لوگوں کو دعوتِ حق دے اور لوگ یہ خیال کریں کہ وہ ان کا مذاق اڑا رہا ہے تو ایسے موقع پر اللہ کے ولی، اور داعی کو مندرجہ بالا دعا پڑھنی چاہیئے تاکہ شیطانی وساوس کی فضا ختم ہو اور وہ اللہ کی پناہ میں شیطانی شر سے محفوظ رہے۔

اگرچہ اللہ سے پناہ مانگنے کے کلمات (اور بھی بہت سے ہیں لیکن نیک کام کرنے

سے پہلے مندرجہ بالا دعا کا پڑھ لینا بہت بہتر ہے، صبح شام اس دعا کا پڑھنا ہمیں یادِ الٰہی کی طرف مائل کرے گا۔

(۹)

اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنے کی دُعا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝

اور لوگوں میں سے جو کسی اور کو اللہ کا مدِمقابل بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنی چاہیئے اور جو لوگ ایمان لائے، اللہ کی محبت میں قوی ہیں۔ کاش کہ ظالم لوگ جان لیتے، لیکن انھیں اس وقت معلوم ہوگا جب وہ عذاب دیکھیں گے بے شک تمام قوت اللہ ہی کے لیے ہے اور بیشک وہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (پ ۲۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۵)

جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل اللہ کی محبت کی طرف مائل ہو اور حُبِّ الٰہی غالب آجائے، عزیز و اقارب اور اولاد سے بے نیاز ہو جائے اور ہر وقت یادِ الٰہی میں لگا رہے تو مندرجہ بالا دعا کثرت سے پڑھے۔

اس دعا کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات کا غلام ہو اور دین کی طرف اس کا دل مائل نہ ہو تو یہ دعا پڑھنے سے اس کا دل دین کی طرف راغب ہو جائیگا۔

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ کا روحانی راستہ بھی مل جاتا ہے جس شخص کو

اللہ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے رہبر کامل کی ضرورت ہو اور اسے تلاش کرنے سے رہبر کامل نہ ملے تو اسے چاہیئے کہ تہجد کے وقت مندرجہ بالا آیت کو اکیس مرتبہ اکیس دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ مدت ختم ہوتے ہی اسے مرشد کامل مل جائیگا ہر نماز کے بعد بھی اس آیت کا ایک مرتبہ پڑھنا خیر و برکت کا باعث بنتا ہے۔

(۱۰)

شرحِ صدر اور زبان کی لکنت کھلنے کی دعا

اسلام میں علم کو بیحد اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیے دینی علم حاصل کرنے کے لیے زور دیا گیا ہے۔ اس لیے اسلامی علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے لیکن کوشش کے باوجود بھی اگر کسی کو علم حاصل کرنے میں دشواری پیش آئے تو اسے چاہیئے کہ قرآن پاک کی مندرجہ ذیل دعائیں پڑھے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝

اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان میں جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے اس کو بھی کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھیں اور میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر میری ڈھارس بندھا اور میرے کام میں ان کو شریک کر تاکہ ہم دونوں ایک دل ہو کر کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کاری

میں لگے رہیں تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے (پ ۱۶، طٰہٰ، آیت ۲۷ تا ۳۵)

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کر دیتا ہے اور اگر کسی طالب علم کو سبق یاد نہ ہوتا ہو تو اسے چاہیئے کہ مدرسے میں داخل ہونے سے پہلے ایک مرتبہ مندرجہ بالا آیت پڑھے، انشاء اللہ جُوں جُوں پڑھتا جائیگا اس کا ذہن کھلتا جائیگا۔ باطنی اسراروں کے لیے بھی یہ آیت پڑھنے سے انسان کا سینہ کھل جاتا ہے، لہٰذا سات مرتبہ اس کا بعد نماز فجر یا عشاء کے پڑھنا بہت بہتر ہے

(۱۱)

اضافۂ علم کی دُعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ○

(اے پیغمبر! اپنے لیے دعا کرتے رہو کہ) اے میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم عطا کر۔ (پ ۱۶، سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

علم میں اضافہ کے لیے یہ دعا بہت مؤثر ہے۔ جو بچے یا بچیاں پڑھائی کی طرف صحیح توجہ نہ دیتے ہوں انھیں یہ دعا کثرت سے پڑھاؤ، اگر وہ خود پڑھنے کے قابل نہ ہوں تو ان کی ماں کو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ روزانہ بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ پانی پر دم کر کے بچے کو پانی پلانا چاہیئے، انشاء اللہ بچہ تعلیم کی طرف راغب ہو جائے گا۔

علم دو قسم کا ہے، ایک دینی اور دوسرا دنیاوی، اس دعا کے پڑھنے سے دونوں قسم کے علوم میں اضافہ ہوتا ہے لیکن خاص کر وہ علم جو ہمیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی پہچان کرواتا ہے اس کے لیے یہ وظیفہ زیادہ مفید ہے، لہٰذا جو طالب علم دینی مدارس میں پڑھتے ہوں، انھیں روزانہ اس دعا کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا چاہیئے، انشاء اللہ اس طرح پڑھتے سے ان کے علم میں ترقی ہوگی۔ جو حضرات باطنی علم کے طالب

ہوں، انھیں بھی اس دعا کے پڑھنے سے باطنی علم حاصل ہوتا ہے اور باطنی اسرار کھلتے ہیں۔

⑫

کلمۂ توحید کے فضائل اور فوائد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (پ ۲۶، سورۂ محمد، آیت ۱۹)

یہ کلمۂ توحید ہے جسے پڑھ کر انسان صاحبِ ایمان اور مسلمان ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار بھی جزوِ ایمان ہے۔ یہ ایسا وِرد ہے کہ جس کے فضائل اَن گنت ہیں۔ بلکہ یہ کلمہ اسلام کی جان ہے۔ احادیث میں اس کے بیشمار فضائل بیان ہوئے ہیں، جو شخص صبح شام اس کا وِرد کرے بلکہ ہر نماز کے بعد چند مرتبہ پڑھے تو وہ انشاء اللہ صاحبِ ایمان مرے گا۔ اور آخرت میں بخشا جائے گا اور جو شخص روزانہ اسے کثرت سے پڑھے گا وہ لوگوں میں صاحبِ اقتدار بن جائے گا۔ فہم و فراست میں دوسروں سے بڑھ جائے گا۔ لوگ اس کی عزت کریں گے، دنیاوی مال و دولت سے بھی مالا مال ہو جائے گا، اگر کوئی مشکل یا حاجت ہو تو وہ بھی حل ہو جائے گی، ستر ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی مرے ہوئے مسلمان کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو اسے عذابِ قبر سے نجات ملتی ہے۔

صوفیاء اور اللہ والوں نے اسے حصولِ روحانیت کی بنیاد قرار دیا ہے کیونکہ یہ نفی اثبات کا ذکر ہے، اسے مرشد کی ہدایت کے مطابق پڑھنے سے طالب کا باطن کھل جاتا ہے اور روحانی منازل طے ہوتی ہیں، حتیٰ کہ یہی کلمہ انسان کو واصل باللہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام تک پہنچا دیتا ہے اور بندہ عارفِ کامل بن جاتا ہے

حصولِ روحانیت کے لیے دس ہزار مرتبہ صبح اور دس ہزار مرتبہ شام اس کا ورد کرنا چاہیئے اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو دن میں گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے، اگر اس طرح بھی نہ پڑھ سکے تو ۲۳۰۰ مرتبہ ضرور پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے بیشمار روحانی مشاہدات بھی ہوتے ہیں جو صرف صاحبِ مشاہدہ ہی جانتے ہیں۔

اولیائے کاملین اور صوفیائے عظام نے اسے اسم اعظم قرار دیا ہے اور اسے پڑھنے والا جو اللہ سے مانگے وہی پائے۔ منزلِ وحدت، جس سے ہر ولی کو گزرنا پڑتا ہے اسے کلمہ طیبہ ہی کا ورد طے کرواتا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ رازِ ولایت، کلمہ کے ذکر کرنے میں چھپا ہے تو مبالغہ نہ ہوگا، لہٰذا جو شخص صاحبِ ولایت بننا چاہے وہ مرشد کامل کی اجازت سے اس کا ورد کرے، انشاء اللہ بہت جلد اللہ کا محبوب بندہ بن جائے گا۔

(۱۳)

خوشحالی اور مالی وسعت کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

اس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (پ ۲۔ البقرۃ، آیت ۱۶۳)

رحمٰن اور رحیم صفاتِ جمالی ہیں، اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں، جو شخص فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر طرح اس پر رحم کرے گا۔ اور جو شخص ہر نماز کے بعد کثرت سے اسے پڑھے اس کا دل یادِ الٰہی کی طرف مائل ہو جاتا ہے جو شخص اسے ۵۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے، اس کی روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اس کے مال میں خیر و برکت سے اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے گھر میں ہر طرح خوشحالی کا دور دورہ ہو جاتا ہے اور جلد ہی انسان دولتمند بن جاتا ہے۔

اگر کوئی ۱۴۱ مرتبہ ۴۱ دن تک روزانہ بعد نماز عشاء اس آیت کا ورد کرے تو اس کی

ہر جائزہ حاجت پوری ہوگی۔

(۱۴)

اسمِ اعظم

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور قائم ہے (پ ۳۔ البقرہ، آیت ۲۵۵)

یہ وظیفہ اسمِ اعظم ہے اور اکثر اولیاء کا یہ وِرد ہے، اور یہ ایسا وظیفہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہر نعمت حاصل ہو جاتی ہے، ہر کام میں زندگی پڑتی جاتی ہے۔

یا حیُّ یا قیوم کے اتنے فائدے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔ یہ پڑھنے سے اللہ بندے پر اتنا مہربان ہو جاتا ہے کہ بندہ جو مانگے سو پائے، پھر اس کے پڑھنے سے انسان اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑا قریب ہو جاتا ہے جب بھی کوئی تکلیف آئے تو اس کے پڑھنے سے فوراً راحت ہو جائے گی، جو شخص عزت اور دولت کا خواہشمند ہو تو اسے یہ پڑھنے سے فوراً عزت اور دولت مل جائے گی، پھر مال و جان کی سلامتی کے لیے بھی یہ وظیفہ بہت ہی بے نظیر ہے، یہ وظیفہ کثرت سے پڑھنا چاہیئے اگر زیادہ نہ پڑھ سکے تو ڈھائی ہزار مرتبہ صبح اور ڈھائی ہزار مرتبہ شام کو پڑھنا چاہیئے۔

(۱۵)

اللہ کے لُطف و کرم کی خاص دُعا

اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○

بیشک اللہ لطیف و خبردار ہے (پ ۲۱۔ لقمان، آیت ۱۶)

یہ دعا اللہ کا لطف و کرم حاصل کرنے کی خاص دعا ہے جو شخص ملازمت یا

روزگار سے محروم ہو، فقر و فاقہ میں مبتلا ہو اور غربت پریشان کرتی ہو یا بیماری تنگ کرتی ہو، یا اولاد کی شادی کا ذریعہ نہ بنتا ہو تو اس صورت میں اس آیت کا ورد بہت مفید ہے۔ جو اس آیت کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرے، انشاء اللہ ہر کام جلد سیدھا ہو جائے گا۔

اس آیت کو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ چالیس روز تک پڑھنے سے اس کا مؤکل تابع ہو جاتا ہے۔

(۱۶)

ہر دُعا قبول ہونے کا وظیفہ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (پ ۵، نساء، آیت ۵۸)

جو شخص یہ آیت پڑھے انشاء اللہ اس کی ہر دعا قبول ہوگی۔ اس آیت کے پڑھنے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جس شخص کا نفس غیر محرموں کو دیکھنے پر اکسائے، فحش اور بُری باتیں سننے کی طرف مائل کرے تو یہ آیت پڑھنے سے انسان کا دل دنیا کی لغویات سے پاک ہو جائے گا، لہٰذا جو عورت دوسروں کی غیبت سننے سے اپنے آپ کو بچانا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس آیت کا ورد کرے۔

اس ورد سے دل میں نورانیت بھی پیدا ہوتی ہے اس مقصد کے لیے بعد نماز جمعہ اس آیت کو دو سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی شخص اسے روزانہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان پڑھے تو انشاء اللہ اس پر اللہ کی خصوصی عنایات کے دروازے کھل جائیں گے۔

---

(۱۷)

کشفُ القُلوب کا ورد

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ○

بیشک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے (پ ۵، نساء، آیت ۳۵)

میرا خدا بہت علم والا اور خبر والا ہے، جو اسے علیم اور خبیر کہے وہ اس پر علم و معرفت کے دروازے کھول دیتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی پوشیدہ خبروں کو جانتا ہے، لہٰذا جو شخص لوگوں کے دلوں کے راز جاننا چاہے تو وہ اللہ کو علیمٌ خبیرٌ کی صفت سے پکارے۔ وہ انشاء اللہ لوگوں کے دلوں کی باتوں سے باخبر ہونے لگے گا۔ کیونکہ اس آیت کا عامل خواب یا بیداری میں پوشیدہ حالات سے باخبر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جو شخص کشف القلوب پر عبور حاصل کرنا چاہے تاکہ ہر آنیوالے کو اس کے حالات سے آگاہ کر دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ مسلسل ایک سال تک بعد نماز فجر ایک ہزار مرتبہ مندرجہ بالا آیت کا ورد کرے انشاء اللہ مدت ختم ہونے پر ہر آنے والے کے دل کی بات اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے لگے گی۔

اس طرح پڑھنا زیادہ بہتر ہے:۔

"یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ"

(۱۸)

اِستخارہ کی دُعا

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ○

بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ (پ ۵۔ نساء، آیت ۳۲)

جو شخص یہ آیت کثرت سے پڑھے تو اللہ اسے اپنے خزانۂ علم سے سرفراز فرماتا ہے یہ آیت استخارہ اور اسرار مخفی کے لیے مخصوص ہے، لہذا جو شخص بھی کسی کام کے بارے میں جاننا چاہے کہ وہ ہوگا کہ نہیں؛ تجارت میں نفع ہوگا یا نقصان؛ کسی کے ساتھ شرکت مفید رہے گی کہ نہیں؛ سفر بخیریت ہوگا کہ نہیں؛ امتحان میں کامیاب ہوگا کہ نہیں؛ ملازمت ملے گی کہ نہیں؛ گویا کہ ہر قسم کی پوشیدہ باتیں قبل از وقت معلوم کرنے کے لیے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو تہجد کے وقت دو رکعت نفل پڑھے، اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ مندرجہ بالا آیت پڑھے، اس کے بعد بستر پر جائے اور ورد جاری رکھے یہاں تک کہ سو جائے، انشاء اللہ خواب میں بتا دیا جائیگا اور جو کچھ معلوم ہوگا انشاء اللہ ویسا ہی ہوگا۔ اگر نتیجہ خلاف توقع ہو تو کسی ولی کامل سے دعا کروائے انشاء اللہ حالات بدل جائیں گی۔

(۱۹)

غیب کے حالات معلوم کرنے کی دعا

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (پ ۹۔ انفال، آیت ۱۷)

اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، لہذا جو شخص اللہ تعالیٰ کو مندرجہ بالا صفت سے پکارے گا، اللہ تعالیٰ اس پر غیب کی چیزیں ظاہر کرے گا۔ وہ لوگوں کے دلوں کے پوشیدہ راز جاننے لگے گا۔ اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ہزاروں میل دور کی خبر دے گا۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم جائے یا کوئی چرا کر لے جائے تو اس آیت کے عامل کو اللہ اس کے بارے میں آگاہ کر دے گا۔ اس آیت کا عامل بننے کے لیے اسے بعد نماز عشاء روزانہ ۳۰۰ مرتبہ اکتالیس دن تک پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کے دوران ہی اس آیت کا

مؤکل حاضر ہو جائے گا اور مدت ختم ہونے پر وہ عامل کے تابع ہو جائے گا۔ اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ اسے عشاء کے بعد پڑھ لیا کرے تو وہ مؤکل ہمیشہ پوشیدہ حالات سے عامل کو آگاہ کرتا رہے گا۔ لیکن اس کا عمل کرنے کے لیے شیخ کامل کی توجہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر کام نہیں بنے گا۔ پھر اس آیت کے پڑھنے والے کی ہر جائز دعا بارگاہِ ربُّ العزت میں قبول ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اسے روزانہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا بھی بہت فائدہ مند ہے۔

(۲۰)
علم لدنّی حاصل کرنے کی دعا

وَسِعَ رَبِّیْ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ط

میرا پروردگار علم میں ہر شے کو سمائے ہوئے ہے (پ ۷۔ الانعام آیت ۸۱)

وہ علم جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کو ملے اسے علم لدنی کہتے ہیں یہ علم عموماً اولیاء کو عطا ہوتا ہے جو انھیں باطن میں کشف یا اشارات کے ذریعے ملتا ہے۔ لہٰذا جس اللہ کے بندے کے دل میں یہ شوق پیدا ہو کہ اسے علم لدنی ملے تو اسے چاہیئے کہ مندرجہ بالا وظیفہ کو روزانہ تین سال تک گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ مدت ختم ہوتے پر روحانی علم سے مالا مال ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص اسے روزانہ ۱۰۲۵ مرتبہ پڑھے تو اسے علم حاصل ہوگا جس سے وہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرے گا، لوگ عزت کریں گے۔

اگر کسی بچے کو سبق یاد نہ ہوتا ہو تو یہ آیت ۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے اکتالیس یوم پلاویں۔ انشاء اللہ وہ پڑھائی کی طرف راغب ہوگا اور اسے سبق یاد ہونا شروع ہو جائے گا۔

(۲۱)

حکیم، ڈاکٹر اور وکیل کے لیے دُعا

إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

بے شک اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے (پ ۱۰۔ التوبہ آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ جسے حکمت یعنی دانائی عطا فرما دے، سمجھیے کہ اسے بہت کچھ مل گیا۔ کیونکہ دانائی کی عطا، اللہ کے خصوصی انعامات میں سے ہے اسی لیے قرآنِ حکیم میں حکمت کو خیرِ کثیر کہا گیا ہے لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ اسے حکمت ملے تو اسے چاہیئے کہ مندرجہ بالا آیت کا ورد کرے کیونکہ جو شخص اللہ کو علیم، حکیم کہہ کر پکارے گا، اللہ اسے حکمت سے نواز دے گا، لہٰذا حکما، ڈاکٹروں اور وکیلوں کے لیے اس آیت کا ورد بہت نفع بخش ہے۔ وہ حکیم جو اللہ سے حکمت مانگتا ہے اور اللہ سے اسے حکمت مل جائے تو اس سے بڑھ کر اس کے لیے اور کیا بہتر ہو سکتا ہے؛ چنانچہ جو حکیم یا ڈاکٹر اس آیت کو روزانہ ۷ مرتبہ پڑھے گا، انشاء اللہ اس میں قابلیت بڑھے گی اور لوگوں میں اس کی حکمت کا چرچا ہوگا، اس طرح اس کی دولت اور عزت میں اضافہ ہوگا۔

جسے کوئی مشکل درپیش ہو اور وہ حل نہ ہو رہی ہو تو اسے نمازِ ظہر کے بعد ۹ مرتبہ یہ آیت پڑھنی چاہیئے، انشاء اللہ اس کی مشکل حل ہو جائے گی اور جو شخص اسے کثرت سے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ انشاء اللہ علم و حکمت کے دروازے کھول دے گا، اگر حکیم ڈاکٹر اور وکیل ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھیں تو وہ جس مشورے میں شریک ہوں تو بہتر رائے دیں گے، اور اس آیت کا پڑھنے والا مسئلے کا ایسا حل پیش کر دے گا۔ جو بڑے بڑے مفکر اور اہلِ دانش نہ نکال سکے ہوں، لہٰذا اس کا پڑھنا ہر لحاظ سے

مفید ہے۔

(۲۲)

صاحبِ کشف بننے کا وِرد

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

بے شک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے (پ ۷، الانعام، آیت ۵)

وہ راز اور اَسرار جنھیں انسان چھپا ہوا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ انھیں بالکل جانتا ہے لہذا جو شخص چھپی ہوئی چیزوں کو جاننا چاہے تو اس آیت کا ورد کرے کیونکہ اس آیت کے پڑھنے سے ہر چھپی چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اس آیت کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ گمشدہ چیز ضرور مل جائے گی یا اس کے بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

بچہ گم ہونے کی صورت میں اس آیت کو کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے اور اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ بچہ مل جائے گا یا اس کے بارے میں اشارہ غیبی سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

جو حضرات صاحبِ کشف بننا چاہیں اور کسی بزرگ سے عالمِ روحانیت میں ملاقات کرنا چاہیں یا کسی صاحبِ قبر کا حال معلوم کرنا چاہیں تو وہ ایک سال تک روزانہ اس آیت کو ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ ایک سال کے بعد وہ جس صاحبِ قبر کا حال جاننا چاہیں تو انھیں چاہیئے کہ قبر یا مزار پر جا کر مراقبہ کی حالت میں بیٹھ کر اس آیت کو پڑھنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ رحمتِ خداوندی سے جلد ہی صاحبِ قبر کے حالات معلوم ہونا شروع ہو جائیں گے اور جس حد تک انسان معلوم کرنا چاہے گا اس کو معلوم ہو جائے گا۔ اگر صاحبِ مزار ولی اللہ ہو تو اس کی روح سے رہنمائی بھی حاصل

ہو سکتی ہے۔

(۲۳)

مُستجابُ الدعوات

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○

ساری دنیا کا رب پاک ہے۔ (پ ۱۹۔ نمل۔ آیت ۸)

اللہ ساری دنیا کا رب ہے ہر ذی روح کی پرورش اسی کے ذمے ہے، لہٰذا جو شخص اس آیت کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ بعد نماز تہجد پڑھے وہ مستجاب الدعوات ہو جائیگا انشاء اللہ اس کی ہر دعا بارگاہ رب العزت میں قبول ہوگی۔

جو شخص یہ چاہے کہ اس کا باطن گناہوں سے پاکیزہ ہو جائے اور وہ صاحب کشف ہو جائے تو وہ روزانہ ۲۱۲۵ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا۔

جس شخص کے گھر میں رزق کی تنگی ہو اور اس کی گذر اوقات مشکل سے ہوتی ہو تو وہ روزانہ اس دعا کو بعد نماز فجر ایک سو گیارہ مرتبہ اور بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ جلد ہی اس کے روزگار میں اضافہ ہو جائے گا۔

(۲۴)

اللہ کی حمد وثناء

سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ○

ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ظالم ہیں۔ (پ ۲۹۔ قلم، آیت ۲۹)

جو شخص اللہ کی پاکیزگی بیان کرے اور نفس پر ظلم کا اقرار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے

تمام سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے بشرطیکہ آئندہ خطاؤں سے بچنے کی کوشش میں رہے اس مقصد کے لیے اس آیت کو روزانہ ۱۰۰ بار بعد نماز عشاء پڑھے۔ انشاء اللہ خطاؤں کی معافی کے علاوہ اور بھی بہت سے فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ اس آیت کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد جو جائز چیز اللہ سے طلب کی جائے، وہ بھی مل جاتی ہے۔

خصوصاً یہ آیت سالکین کے لیے ابتدائی دور میں نفس پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر نماز کے بعد اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵)

ولی اللہ بننے کا وظیفہ

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○

اللہ بے نیاز ہے (پ ۳۰، اخلاص۔ آیت ۲)

اللہ کی شان بے نیازی صفات صمدیت یعنی اللہ پر بھروسہ کی مظہر ہے۔ جو شخص اللہ کو اس صفت سے پکارتا ہے وہ اس کا مظہر ہو جاتا ہے۔ یہ وظیفہ اولیائے کاملین کا ہے اور اسم اعظم ہے اس کے پڑھنے سے انسان اللہ کا بندہ اور دوست بن جاتا ہے۔ لہذا جو شخص اللہ کا ولی بننا چاہے وہ شیخ کامل کی اجازت سے اسے روزانہ کثرت سے پڑھنا شروع کر دے اگر کسی کا شیخ نہ ہو تو وہ اسے گیارہ ہزار مرتبہ صبح اور گیارہ ہزار مرتبہ رات کو پڑھے اور سات سال تک یہ وظیفہ جاری رکھے انشاء اللہ اس عرصہ کے دوران خدائی رحمتوں سے مالا مال ہو جائے گا بلکہ وہ سیف زبان ہو جائے گا۔ ظاہری اور باطنی بیچائی نصیب ہو گی بلکہ ولایت کا مقام صدیقیت بھی اسی اسم اعظم سے حاصل ہوتا ہے۔

اکبر ابراہیم تماشائی

اللہ الصمد پڑھنے سے انسان مخلوق خدا سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور دین و دنیا سے مالا مال ہو جاتا ہے، اس کے باطنی اسرار بے پناہ ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری اس سے حاصل ہوتی ہے۔ جنت دوزخ، ارض وسما کی روحانی سیر اور مشاہدات اس سے حاصل ہوتے ہیں، حتیٰ کہ یہی اسم اللہ کے خاص بندوں کو مقام وصل، فنا اور بقا کی منازل عبور کروا دیتا ہے۔

اللہ الصمد کے ورد سے عام لوگوں کو بھی بیشمار فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اس کے کاروبار میں خیر و برکت اور وسعت رزق ہو تو وہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دنیاوی دولت سے جلد ہی مالا مال ہو جائے گا اور کبھی خالی جیب نہ رہے گا۔

اگر کوئی دنیا کے مکر و فریب اور دھندوں میں مبتلا ہو اور دنیا سے چھٹکارا حاصل کر کے سکونِ قلب چاہتا ہو تو وہ اسے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ساری رات پڑھے۔ انشاء اللہ عجیب فرحت اور سکون محسوس کرے گا۔

ہر نماز کے بعد جو شخص ۳۳ مرتبہ پڑھے وہ انشاء اللہ اجر عظیم پائے گا، دنیا اس سے پیار کرنے لگے گی، جو شخص اسے تہجد کے وقت ۵۰۰ مرتبہ پڑھے گا۔ وہ ہمیشہ دین و دنیا میں سکھ اور راحت پائے گا۔ پریشانیاں اس سے دور رہیں گی، اگر کوئی شخص اسے ایک کروڑ مرتبہ پڑھے تو جو اللہ سے مانگے وہی پائے۔

۲۶

زیارتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ ○

بے شک تمھارے پاس تم میں سے رسول تشریف لائے۔ جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں۔ (پ ۱۱۔ التوبہ، آیت ۱۲۸)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہ دل سے ایمان قائم رکھنا اجزائے ایمان میں سے ہے اگر کوئی آپ کی رسالت پر ایمان نہ لائے تو اس کا ایمان نہیں اور پھر اسی ایمان بالرسالت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی اولاد، ماں باپ گویا کہ ہر چیز کی بجائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت رکھیں، حب رسول اور عشقِ رسول بہت بڑی چیز ہے کیونکہ اسی سے بیڑا پار ہوگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر محبت زیادہ ہوگی تو اتنی جلدی اسے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی، لہٰذا زیارتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مندرجہ بالا آیت بہت ہی اچھی ہے کیونکہ اس آیت کے پڑھنے سے حُبِ رسولؐ میں بہت اضافہ ہوتا ہے اس لیے جو شخص چاہے کہ اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو وہ پہلے تقویٰ اختیار کرے اور ساتھ ہی اس آیت کو روزانہ کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اگر کوئی شخص ۶ ماہ تک روزانہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد اس آیت کو ستّو مرتبہ پڑھے تو وہ ضرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اور اگر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں اس آیت کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھے گا تو اس سے بھی اسے زیارتِ رسولؐ ہوگی۔

مغفرت، بخشش اور استغفار کی دُعائیں

ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اللہ سے بخشش اور مغفرت طلب کرے تاکہ اس کے گناہ معاف ہو جائیں اور آخرت میں گناہوں کی وجہ سے جو سزا ملنی ہے، اس سے نجات ہو جائے۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر تاکید کی گئی ہے کہ اللہ سے بخشش مانگو، کیونکہ بخشش طلب کیئے بغیر گناہ معاف نہیں ہوتے۔ لہٰذا بخشش اور مغفرت کے لیے استغفار ہے۔ استغفار انسان کے گناہوں کو اس طرح دھو ڈالتا ہے، جس طرح صابن کپڑے سے میل کچیل دھو دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بخشش کے لیے استغفار پڑھنا چاہیئے۔ قرآن پاک میں استغفار کی چند دعائیں بیان ہوئی ہیں جو توبہ اور استغفار کے لیئے بہت ہی مفید ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں یہ سوال اٹھے کہ اللہ کے حضور ایک بار توبہ یا استغفار کے کلمات پڑھ لینا ہی کافی کیوں نہیں، یا بار بار استغفار کی دعائیں کیوں پڑھی جائیں؟ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہم سے آخری دم تک کوئی نہ کوئی گناہ سرزد ہوتا رہتا ہے تو جب گناہ بار بار ہو جاتا ہے تو اس کی معافی بھی طلب کرنے کی بار بار ضرورت ہے، اس کے علاوہ بار بار استغفار پڑھنے سے انسان کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور جب نیکیاں بہت زیادہ ہو جاتی ہیں تو ان کے بدلے میں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اس لیے استغفار بار بار پڑھنے کی ضرورت درکار ہے، بخشش، مغفرت اور استغفار کی دعائیں حسبِ ذیل ہیں:-

(۱)

مغفرت اور رحم کی مقبولِ عام دُعا

إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۱۱۔ التوبہ، آیت ۱۰۲)

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○

بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۴۔ الزمر، آیت ۵۳)

اللہ کے محبوب اور مخصوص بندوں کے علاوہ عام انسانوں سے اطاعتِ الٰہی میں خطائیں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں کیونکہ کچھ گناہ انسان دانستہ اور کچھ نادانستہ طور پر کر لیتا ہے، تو ان دونوں صورتوں میں اللہ کے حضور اپنے گناہوں پر معافی اور مغفرت مانگنا ضروری ہے۔

اللہ اپنے بندوں کی خطائیں معاف کرنے والا ہے کیونکہ اس کی ذات غفور یعنی مغفرت کرنے والی اور رحیم یعنی رحم کرنے والی ہے لیکن اللہ سے مغفرت اور رحم کی التجا ضروری ہے لہٰذا اللہ سے اپنے گناہوں پر بخشش اور معافی کے لیے مندرجہ بالا قرآنی آیات کا ورد بہت اکسیر ہے۔ لہٰذا میرے دوست! تجھے چاہیے کہ ان دونوں آیات میں سے کوئی ایک کثرت سے پڑھ۔ کیونکہ اللہ خطائیں معاف کرے گا۔ اگر کوئی اس دعا کو کثرت سے نہ پڑھ سکتا ہو تو ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ضرور پڑھے۔ اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو صبح شام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لینا چاہیئے۔

اس آیت کو شبِ برأت اور شبِ قدر میں پڑھنا بہت زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ کے حضور یہ دعا پڑھے گا تو اللہ ضرور اس کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا۔

اس آیت کے پڑھنے سے دنیاوی نعمتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہو تو ختم کی صورت میں سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کا ورد کرے یا دوستوں کو اکٹھا کر کے کروائے تو انشاء اللہ اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(۲)

صالحین کا پسندیدہ وظیفہ

وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ○

اور وہ بخشنے والا، محبت کرنے والا ہے (پ ۳۰۔ البروج، آیت ۱۴)

یہ نیک اور صالحین کا بڑا پسندیدہ وظیفہ ہے۔ کیونکہ اللہ ان بندوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے جو روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ اس آیت کا ورد کریں۔ اور جن لوگوں میں وہ رہتا ہو گا تمام لوگ اسے چاہنے لگیں گے اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

دنیا کی برائیاں مثلاً زنا، شراب، جھوٹ اور ظلم کو چھوڑ کر اللہ کی طرف راغب ہونے کے لیے بھی یہ وظیفہ بہت اچھا ہے۔ جو شخص ان برائیوں کو چھوڑنا چاہے تو وہ روزانہ بعد نماز فجر اور عشاء سو سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے، انشاء اللہ دنیا کی لغویات سے جلد ہی اس کا دل بھر جائے گا اور سب برائیاں اس سے ختم ہو جائیں گی، اور وہ اللہ کی طرف راغب ہو جائے گا۔

جس شخص کی روزی تنگ ہو اور وہ اپنے رزق یعنی مال و دولت میں اضافہ چاہتا ہو یا اولاد کی تمنا ہو تو اسے چاہیئے کہ تہجد کے وقت اٹھ کر خلوص دل سے اللہ کے حضور مندرجہ بالا آیت پڑھ کر توبہ کرے اور نیت کرے کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا، تو اللہ کے حضور جو دعا مانگے گا وہ قبول ہو گی، اگر اولاد کی تمنا کرے تو اسے نیک و صالح اولاد ملے گی۔ اس ورد سے اس کی روزی میں بھی اضافہ ہو گا۔

جو شخص نماز جمعہ کے بعد اسے سو مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص بیماری کی حالت میں سجدہ ریز ہو کر اس کو تین مرتبہ پڑھے تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ اور بیماری سے نجات پائے گا۔

جس شخص کی اولاد تابعدار نہ ہو، اگر وہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پانی، چینی یا مٹھائی پر دم کر کے اسے کھلا دے تو انشاء اللہ اس کی اولاد راہِ راست پر آجائے گی اور تابعدار ہو جائے گی۔

اس آیت کا مؤکل تابع کرنے کے لیے اس آیت کو روزانہ چلہ کی صورت میں خلوت میں ۔۔۔۱۰۰ مرتبہ اکتالیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ مؤکل تابع ہو جائے گا۔ اور تسخیر القلوب حاصل ہو گی۔

(۳)

عذابِ جہنّم سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو دور رکھیو۔ کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عذابِ جہنم پوری کی پوری بربادی ہے۔ بلاشبہ جہنم خراب ٹھکانہ ہے اور بُرا مقام ہے (پ ۱۹۔ الفرقان، آیت ۶۵ تا ۶۶)

اے دوست! جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے جو نافرمانوں کے لیے بنایا گیا ہے لہذا جو اللہ کی فرمانبرداری نہیں کرتا آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ اس سے بچنے کے لیے اللہ کے حضور دعا مانگتے رہنا چاہیئے، اس لیے جو شخص یہ چاہے کہ وہ آخرت میں عذابِ جہنم سے محفوظ رہے تو اسے اس دعا کا ورد کرتے رہنا چاہیئے، نماز کے بعد

دعا مانگتے وقت اس آیت کو ایک بار ضرور پڑھنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد اس دعا کو زندگی بھر پڑھنا معمول بنا لے، ہمیشہ عذابِ جہنم سے محفوظ رہے گا۔

اللہ کے خاص بندے ہمیشہ اس دعا کو پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اس دعا کے پڑھنے سے انسانی دل میں خوفِ خدا اور رقت پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے اللہ کے محبوب بندے اس دعا کو خود پڑھتے ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، لہذا تہجد کے وقت سجدہ ریز ہو کر اسے سات مرتبہ پڑھنا بہت ہی مفید ہے۔

④

بھول چوک کے گناہوں پر معافی طلب کرنے کی دعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا قف وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم پر گرفت نہ کر، اگر ہم سے بھول چوک میں قصور ہو جائیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ڈالا تھا ان لوگوں پر جو ہم سے پیشتر تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا کارساز ہے سو ہم کو غالب کر کافر لوگوں پر۔ (پ۳، البقرہ، آیت ۲۸۶)

استغفار ۱۲ ص ۵۷

ہم سے اکثر اوقات بھول کر بیشمار خطائیں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے کہ ہم سے کوئی خطا سرزد ہوگئی ہے، لہذا ایسے گناہوں سے معافی طلب کرنے کے لیے یہ دعا ہمیں قرآن پاک نے سکھلائی ہے، لہذا اس دعا کو ایک مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیئے اور خصوصًا رات کو سوتے وقت اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں نماز عشاء اور تراویح کے بعد اسے تین مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

وہ لوگ جو حصولِ روحانیت کے طالب ہوتے ہیں تو انھیں بیشمار آزمائشوں سے گذرنا پڑتا ہے تو اس وقت اللہ کے بندے اس آیت کا کثرت سے ورد کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائش کا زیادہ بوجھ نہ ڈالے، کیونکہ انسان اللہ کے بوجھ کو اٹھانے کے کہاں قابل ہے؟

دشمنِ دین پر غالب رہنے کے لیے بھی اس آیت کا ورد بہت اچھا ہے، لہذا ہر نماز کے بعد کی دعا میں اس کو پڑھنا چاہیئے۔ حدیث میں مذکور ہے کہ آسمان سے فرشتے نے نازل ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارک دی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دو چیزیں ایسی مرحمت فرمائی ہیں کہ پہلے کسی نبی کو نہیں دیں۔ ایک سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ اس دعا کو خدا نے بہت پسند کیا ہے اور پڑھنے والے کی دعا کو قبول کرنے کا وعدہ ہے۔ جو شخص مداومت کے ساتھ اس دعا کو پڑھے گا۔ شیطان کی شرارت اور فریب سے محفوظ رہے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ!

⑤

طلبِ مغفرت کی دعا

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا۔ اے ہمارے پروردگار بس تیری ہی مغفرت درکار ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (پ ۳۔ البقرہ، آیت ۲۸۵)

قرآن ہمیں قدم قدم پر مغفرت طلب کرنے کی دعوت دیتا ہے اور حقیقت میں قرآن کے اس حکم پر اس وقت عمل ہوگا جب ہم قرآن کو تہ دل سے تسلیم کریں۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کریں، لہٰذا مغفرت کے لیے اس دعا کا ورد بھی بہت اچھا ہے اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دعا میں ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی جائے اس آیت کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص دنیا سے چلا گیا ہو، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو تو اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر اس آیت کا ثواب اسے بخش دیں، انشاء اللہ ایسا کرنے سے اس کی مغفرت ہوگی۔

اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر جو بھی جائز دعا مانگی جائے گی، وہ انشاء اللہ قبول ہوگی۔

⑥

توبہ واستغفار کی دُعا

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

ہمارا پروردگار پاک ہے، بے شک ہم ہی قصوروار تھے (پ ۲۹۔ القلم، آیت ۲۹)

اللہ تعالیٰ کے خاص حکم کی جب نافرمانی ہو جائے تو اس دعا کو پڑھنا چاہیئے۔
کیونکہ اللہ کی نافرمانی اپنے اوپر ظلم کرنے کے مترادف ہے اور قرآن میں جس مقام پر اس دعا کا ذکر آیا ہے وہ ایک باغ والوں کا قصہ ہے اور وہ قصہ یوں ہے کہ کچھ لوگ ایک باغ کے مالک تھے اور وہ خوب پھلتا پھولتا تھا۔ مگر تھے بخیل اور خدا کے نام دینا نہیں جانتے تھے۔ اور خدا کے معتقد بھی نہ تھے۔ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ باغ اپنے وقت پر خوب پھلا پھولا، تو ان لوگوں نے صلاح کی کہ چلو بڑے سویرے جا کر پھل توڑ لیں، اور کسی سائل کو خبر نہ ہو، ورنہ وہ دق کریگا۔ چنانچہ اول شب یہ صلاح کی اور بڑے سویرے جگہ پر جا موجود ہوئے، یہاں رات ہی رات میں خدا جانے کوئی بگولا آیا یا کیا آفت نازل ہوئی کہ سارے درخت خراب ہو گئے۔ اس وقت ان کو تنبہ ہوا کہ یہ سب ہماری ناشکری اور بے ایمانی کا وبال ہے اور اس وقت یہ دعا کی۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ باغ والوں کو جب اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو انھوں نے اللہ کے حضور اپنی غلطی پر معافی طلب کی اور مندرجہ بالا آیت کے پڑھنے سے اللہ نے انھیں معاف کر دیا۔

اس دعا کو دن میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ خاص کر رات کو سوتے وقت سات مرتبہ پڑھنی چاہیئے تاکہ اللہ کا فضل شاملِ حال رہے۔ جب کسی شخص کو ہر طرف مشکلات درپیش ہوں اور کوئی راستہ نظر نہ آتا ہو تو وہ سمجھے کہ وہ تنگی اس کی شامتِ اعمال ہے تو اس وقت تہجد کے وقت اٹھ کر ۴۱ روز تک یہ دعا روزانہ ۱۳۲ مرتبہ پڑھے انشاءاللہ اس کو اللہ سے معافی ہو جائے گی اور اس کی سب تنگیاں دور ہو جائیں گی۔ اس آیت کے پڑھنے سے انسان پر رقت بھی طاری ہوتی ہے۔

(٧)

حصولِ رحمت، مغفرت اور برکت کی دُعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے پر حاوی ہے۔ پس تو توبہ کرنے والوں کو بخش دے اپنے راستہ پر چلنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب! ان کو دائمی بہشتوں میں داخل فرما جن کا تیری طرف سے وعدہ ہے۔ ان کے والدین، بیویوں اور اولاد میں سے جو اس انعام کے لائق ہوں، بلاشک تو تو زبردست حکمت والا ہے اور بچا ان کو سختیوں سے۔ اس دن تو جس کو مصیبت سے بچا لے گا اس پر تیرا بڑا ہی احسان ہوگا اور یہ بے شک بہت بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۲۴ المؤمن، آیت ۷ تا ۹)

یہ دعا حاملینِ عرش کی ہے، آسمان کے فرشتے جو دعا کرتے ہیں وہ قابلِ توجہ ہے اور جن کے حق میں یہ دعا ہے ان مؤمنین کے درجے اور مرتبے کا کیا ٹھکانا۔ اہلِ ایمان کو چاہیئے کہ وہ اس دعا کے مخاطبوں میں سے ہونے کی کوشش کریں اور ملائکہ کی دعاؤں کے حقدار بن جائیں۔

اس دعا کے بیشمار فوائد اور خواص ہیں، جو شخص روزانہ بعد نماز عصر ایک مرتبہ یہ

دعا پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے لیے اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جائیں گے۔
جو شخص اس دعا کو خلوص دل سے بعد نماز عشاء ، مرتبہ پڑھے اور اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور وہ مرنے کے بعد عذاب قبر اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص اس دعا کے بارے میں یہ معمول بنالے کہ وہ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد اسے اپنی دعا میں پڑھے تو انشاء اللہ آخرت میں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

جو شخص یہ چاہے کہ اسے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی ہو تو اس پر جب بھی کوئی مشکل یا آزمائش کا وقت آئے تو اس وقت یہ آیت پڑھے انشاء اللہ ہر حال میں کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

اس آیت کا ورد عزت اور جاہ و جلال بھی پیدا کرتا ہے جو شخص اس آیت کو روزانہ کثرت سے پڑھے وہ انشاء اللہ باعزت ہو جائے گا، لوگ اس کی تعظیم کریں گے۔ اگر کوئی غریب ہو تو اس کے پڑھنے سے فراخیٔ رزق ہو جائے گی۔

⑧
اللہ سے رحم طلب کرنے کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۸۔ المؤمنون، آیت ۱۰۹)

وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا چاہے تو اسے اللہ کی رحمت مانگنی چاہیے کیونکہ اللہ کی رحمت کے بغیر گناہ معاف نہیں ہوتے، لہٰذا اللہ سے رحمت طلب کرنے کے لیے اس دعا کا پڑھنا از حد فائدہ مند ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۱۲ مرتبہ صبح و شام پڑھا جائے۔

(۹)

طلبِ مغفرت و رحم کی دیگر دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○

اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر، مجھ پر رحم فرما اور تو رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۱۸۔ المؤمنون، آیت ۱۱۸)

اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے یعنی ہماری خطاؤں کو معاف کرنے والا اور ہم پر رحم کرنے والا بھی ہے۔ اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ان صفاتی ناموں سے پکارے گا اللہ اس کی خطائیں معاف کر دے گا اور اس پر رحم بھی کرے گا۔ لہٰذا ہر شخص کے لیے اس دعا کا پڑھنا باعثِ رحمت ہے۔

اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ صبح یا گیارہ مرتبہ سوتے وقت پڑھے انشاء اللہ وہ قدم قدم پر اللہ کی عنایات اور رحمت کو پائے گا۔

اہل روحانیت اگر دعا کا ورد کریں تو ان پر رحمت باری کے مشاہدات ظاہر ہونگے اور اگر کوئی اس آیت کے مؤکلوں کو تابع کرنا چاہے تو وہ چالیس دن تک روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ مؤکل اس کے تابع ہو جائیں گے۔

فراوانی اور اضافۂ رزق کی دعائیں

کثرتِ مال و دولت اللہ کی رحمت کی دلیل ہے بشرطیکہ اس کا استعمال اللہ کے احکامات کے مطابق کیا جائے اسے عیش و عشرت میں ضائع نہ کیا جائے بلکہ وہ دولت جو رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کی جائے تو وہ دین و دنیا میں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے اور دولت ہی انسان کی آخرت سنوار دیتی ہے۔ اس کے علاوہ فراخیِ رزق انسان کو محتاجی اور پریشانی سے بھی بچاتی ہے، لہٰذا اللہ سے مالی خوشحالی طلب کرنا اچھی چیز ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو صفاتی ناموں سے پکارا جائے جن میں اضافے کا مفہوم پایا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پکارنے والے کے رزق میں اضافہ کر دیتا ہے۔

اضافہ رزق کے کئی طریقے ہیں، ان میں پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ جو شخص خانۂ خدا، یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر جا کر اللہ کے حضور اضافۂ رزق کی دعا مانگے تو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو کسی ولی کامل کی دعا اور توجہ سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اولیاء کی دعاؤں سے بڑا کچھ مل جاتا ہے۔ اضافۂ رزق کا ایک طریقہ سخاوت ہے یعنی اللہ کی راہ میں مال و دولت کو خرچ کرنا۔ کسی غرض مند کی بیٹی کی چپکے سے شادی کر دینا، کسی بیمار کا علاج کروا دینا، کسی یتیم کو تعلیم دلوا دینا۔ غرضیکہ ہر نیک کام جس سے دکھی انسانیت کو فائدہ پہنچے۔ تو اس طرح جو دولت بھی اللہ کی راہ میں خرچ کی جائے گی اس سے دینے والے کے مال و دولت میں اضافہ ہو گا۔ متقی اور پرہیزگار والدین اگر اپنی اولاد کے اضافۂ رزق کی

دعا کریں تو اس سے بھی اضافۂ رزق ہو جاتا ہے۔

ان تمام طریقوں کے علاوہ اضافۂ رزق کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انسان برائیوں سے تائب ہو کر اللہ کے حضور قرآنی دعائیں پڑھے تو انشاء اللہ اس کے رزق میں اضافہ اور خیر و برکت ہو گی۔ اضافۂ رزق کی قرآنی دعائیں حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱)

کشادگیٔ رزق کی دعا

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اے اللہ! تو سب ملکوں کا مالک ہے جسے چاہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے۔ عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے، ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مُردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے:

(پ ۳۔ آل عمران، آیت ۲۶ تا ۲۷)

رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے جو شخص تنگ دست ہو، اور اس کی آمدن محدود ہو، گزر اوقات مشکل سے ہوتا ہو۔ اور وہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور ذرائع آمدن میں اضافہ ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا دعا

ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس کے مال میں اضافہ ہوگا۔ اگر کاروبار نہ چلتا ہو تو بھی اس دعا کے پڑھنے سے کاروبار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس دعا کے پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ شب برأت کو عشاء کی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا شروع کرے اور نماز تہجد تک پڑھتا رہے، اگر گیارہ سو مرتبہ گن کر پڑھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد نماز تہجد ادا کرے اور اس کے بعد سجدہ ریز ہو کر اضافۂ رزق کی دعا مانگے تو انشاء اللہ بہت جلد ہی اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا اور اس کے مال و دولت میں خیر و برکت پیدا ہوگی، جس کام کی طرف قدم بڑھائے گا وہ بگڑا ہوا بھی بنتا چلا جائے گا۔

(۲)

فراوانیٔ رزق کی دُعا

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۝

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔ اور وہ قوت والا زبردست ہے۔ (پ ۲۰۔ شوریٰ، آیت ۱۹)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے پناہ عنایات کرتا ہے اور جو شخص بھی اسے پکارتا ہے وہ اسے لطف و کرم سے نوازتا ہے، لہٰذا اس کے لطف و کرم سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ جو شخص یہ خواہش رکھے کہ اسے بے حساب روزی ملے تو وہ مندرجہ بالا آیت کو کثرت سے پڑھے، اگر ہر نماز کے بعد اسے چند بار پڑھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔

اس کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی عالم باعمل سے اجازت لے کر رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے قبل ۱۰۰ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ رمضان المبارک

گزرنے کے فوراً بعد ہی مال و دولت میں اضافہ ہونا شروع ہو جائے گا۔

(۳)

حصولِ رزق کے لیے آسانی کی دعا

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے۔ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے، سو ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ (ہے) تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں اللہ سے ڈرتے (پ ۱۱، یونس

آیت (۳)

میرے دوست! اللہ کی آزمائش سے ڈرنا چاہیئے اور ہر وقت اس سے آسانی اور رحمت طلب کرنی چاہیئے، من بدن حصول معاش کے لیے تکالیف اور رکاوٹوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے حصولِ معاش کے سلسلے میں کاروبار، ملازمت زراعت، مزدوری، گویا کہ ہر طرح کے ذریعے میں آسانی طلب کرنے کے لیے مندرجہ بالا دعا پڑھنی چاہیئے۔ جو شخص مندرجہ بالا دعا کو روزانہ روزی کا دھندا شروع کرنے سے پہلے اور شام کو کاروبار سے فارغ ہوتے وقت تین تین بار پڑھے، وہ انشاء اللہ اپنے کام میں ہر طرح کی آسانی پائے گا۔

حصولِ رزق میں آسانی کے علاوہ اس دعا کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔
حاملہ عورت جس کے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہو، اگر وہ بچے کی ولادت کے قریب اس دعا کا صبح وشام ورد کرے تو انشاء اللہ بچے کی ولادت سہل ہو جائے گی اس کے علاوہ جس شخص کی فصل برباد ہو جاتی ہے، اگر وہ اس دعا کو اپنے کھیت کے کنارے بیٹھ کر فصل بوتے وقت صبح وشام گیارہ دن پڑھے تو انشاء اللہ اس کے کھیتوں میں خوب فصل پیدا ہوگی۔

(۴)

رزق کے معاملے میں غیبی امداد کی دعا

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

اور جو شخص اللہ پہ توکل کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے۔ (پ ۲۸۔ الطلاق، آیت ۳)

توکل، صالحین کے اخلاقِ حسنہ کا لازمی حصہ ہے، کثرتِ عبادت انسان کو متوکل بناتی ہے اور اللہ کے ہر نیک اور صالح بندے کو توکل کی راہ اختیار کرنا پڑتی ہے۔ جو لوگ روزی کے معاملے میں اللہ پر توکل قائم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی روزی کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بنا دیتا ہے۔

متوکلین کو چاہیئے کہ توکل میں پختگی کے لیے مندرجہ بالا آیت کا ورد کریں کیونکہ مندرجہ بالا دعا کے ورد سے توکل میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ جس شخص کا کوئی کاروبار یا ذریعۂ معاش نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا دعا کو کثرت سے پڑھے، تو

اس کا کوئی نہ کوئی ذریعہ بن جائے گا۔

جو شخص یہ چاہے کہ وہ کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرے تو وہ شخص روزانہ کسی مسجد میں بعد نمازِ عصر تا قبل از نمازِ مغرب مندرجہ بالا دعا پڑھے۔ انشاء اللہ اسے کبھی محتاجی نہ ہوگی اور دستِ غیب سے اس کی امداد شروع ہو جائے گی۔

(۵)

شادی اور اضافۂ رزق کی دُعا

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○

اور ہرگز ان چیزوں کی طرف آپ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھئے جن سے ہم نے کفار کے مختلف گروہوں کو ان کی آزمائش کے لیے متمتع کر رکھا ہے کہ وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے اور آپ کے رب کا عطیہ بدرجہا بہتر ہے اور دیرپا ہے۔ اور اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیئے اور خود بھی اس کے پابند رہیئے۔ ہم آپ سے معاش ۔۔۔۔ نہیں چاہتے۔ معاش تو آپ کو ہم دیں گے، آخرت متقیوں کے لیے ہے (پ ۱۶، طٰہٰ، آیت ۱۳۱ تا ۱۳۲)

قرآن پاک کی اس آیت کے بیشمار فوائد ہیں، اگر کوئی شخص شادی کا خواہشمند ہو لیکن کوئی مناسب رشتہ نہ ملتا ہو، یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو تو اس دعا کے پڑھنے سے اس کی خواہش کے مطابق بہت جلد شادی ہو جائے گی۔

اس آیت کے پڑھنے سے رزق میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اضافۂ رزق کے

لیے اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ اگر کوئی بیکار ہو اور روزگار کا ذریعہ نہ بن رہا ہو تو بھی اس آیت کے پڑھنے سے روزگار کا ذریعہ بن جائے گا۔

شادی کے لیے اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔ جو لڑکی یا لڑکا اس امر کا طالب ہو کہ اس کا رشتہ مناسب اور حسبِ منشا ہو تو اسے چاہیے کہ ۴۱ روز بعد نمازِ مغرب روزانہ گیارہ مرتبہ اس آیت کو پڑھے، انشاء اللہ بہتر صورتِ حال پیدا ہوگی اور حسبِ منشا رشتہ ہو جائے گا۔

(۶)

ادائے قرض کی دُعا

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ
تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(اے محمدؐ آپ یوں کہیے کہ اے اللہ! مالک تمام ملک کے، آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں آپ ملک لے لیتے ہیں اور جس کو چاہیں، باعزت کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں ذلیل کر دیتے ہیں، آپ ہی کے اختیار میں سب بھلائی ہے۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ (پ ۳ آل عمران، آیت ۲۶)

اضافہ رزق کے سلسلے میں اس دعا کے بارے میں بیان کیا جا چکا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا دعا کا یہ فائدہ بھی ہے کہ جو شخص مقروض ہو اور ادائیگی قرض کی کوئی صورت پیدا ہوتی نظر نہ آئے تو یہ دعا صبح و شام بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب روزانہ

گیارہ مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ انشاء اللہ بہت جلد قرضہ اتر جائے گا اور جب تک قرضہ ادا نہ ہو جائے، یہی دعا پڑھتا رہے۔

اس دعا کا تہجد کے وقت پڑھنا بھی بہت مؤثر ہے۔

(۷)

زیادتیِ مال و دولت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے آسمان سے ایک خوان طعام ایسا نازل فرما کر جو ہمارے اولین و آخرین کے لیے ایک جشن بن جائے اور تیری ایک نشانی (اور) ہمیں رزق عطا فرما اور تو ہی بہترین رازق ہے رب۔ (المائدہ آیت ۱۱۴)

رزق میں اضافہ اللہ کی جانب سے ہوتا ہے لہٰذا رزق میں اضافے کے لیے مندرجہ بالا دعا کو کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور ہر نماز کے بعد بھی اس دعا کو پڑھنا چاہیئے اس دعا کے پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ شب برأت میں بعد نماز عشاء مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ جائے اور اس دعا کو پڑھنا شروع کر دے اور رات کے پچھلے پہر تہجد کے وقت تہجد کے نوافل پڑھے اور پھر سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے فراخیِ رزق کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں وسعت کر دے گا۔

قرآن پاک میں اس دعا کا موقع محل یہ ہے کہ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قبول فرمایا۔ جس کے نتیجے میں ان کی قوم کے لیے واقعی آسمان سے خوانِ نعمت نازل ہوا۔ لیکن بعد میں اس قوم نے

نافرمانی کا راستہ اختیار کر لیا اور پھر انھیں سخت عذاب دیا گیا، نعمت کے نازل ہونے کے بعد تو پہلے سے زیادہ خدا کا شکر گزار اور فرمانبردار بننا چاہیئے، نہ کہ مقصود حاصل ہو جانے کے بعد نافرمانی کی جائے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص رزق حاصل کرنے کے لیے کسی سخت معاملے میں پھنس جائے تو قبلہ رو ہو کر اس دعا کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو کھانے کے لیے کچھ نہ کچھ مل جائے گا۔

محمد اجمل مفتاحی

حفاظتی دُعائیں

اس دنیا میں دوستی، دشمنی ساتھ ساتھ ہیں اور انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ پھر اس نے جنوں اور انسانوں میں اپنے حواری پیدا کر رکھے ہیں لہٰذا جن و انس میں سے جو انسان یا جن شیطان کا راستہ اختیار کر لیتا ہے وہ شیطان کا ساتھی بن جاتا ہے، شیطان لوگوں میں فتنہ فساد، لڑائی جھگڑا اور انسان دشمنی کی حرکات کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا شیطان دشمنی سے بچنے کے لیے قرآن پاک میں کئی دعائیں ہیں۔ جنھیں پڑھنے سے انسان شیطان کے حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

انسان جب سفر پر جاتا ہے تو کئی قسم کے مصائب سے دوچار ہو سکتا ہے۔ ان سے بچنے کے لیے قرآن میں دعائیں مذکور ہیں، پھر اسلام اور کفر کی جنگ روزِ ازل سے ہے اور کفر پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے انسان کو دعائیں پڑھنے کی ضرورت پیش آتی ہے جہاد کے موقع پر اللہ سے مدد حاصل کرنے کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ حق پر ہوتے ہیں لیکن دشمن انھیں تنگ کرتے ہیں، ایسے حالات میں اللہ کی مدد کے لیے دعائیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔

بعض عامل لوگ سفلی عملیات کے ذریعہ لوگوں کو تنگ کرتے ہیں ان کے عمل سے بچنے کے لیے قرآن پاک میں کئی آیات ہیں، جن کے پڑھنے سے سفلی اثرات فوراً ختم ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی بعض اوقات لوگوں کو جنّات یا بد رُوحیں تنگ کرتی ہیں تو

ان سے بچنے کے لیے بھی انسان کو اللہ کا نام لینے کی ضرورت ہے، خاص کر نیک کام کرتے وقت شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے تو ان تمام حالات میں دشمنوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہماری حفاظت کے لیے آیات کا نزول فرمایا ہے جنھیں پڑھنے سے انسان ہر طرح کی دشمنی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور وہ دعائیں حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱)

دُعائے برکت

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ○

اے میرے پروردگار! مجھ کو زمین پر برکت کا اتارنا اتاریو اور سب اتارنے والوں میں بہتر اتارنے والا ہے۔ (پ ۱۸۔ المؤمنون، آیت ۲۰)

ہر وہ کام جس کی ابتداء اللہ کے نام سے کی جائے گی اس میں برکت ہو گی۔ اللہ کی تائید شاملِ حال ہوگی بشرطیکہ وہ کام خلافِ شرع نہ ہو۔ سفر انسانی زندگی کا ایک حصہ ہے۔ ہر شخص کو آئے دن سفر سے واسطہ رہتا ہے۔ لہذا جب کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں جائے تو شہر میں داخل ہونے سے پہلے مندرجہ بالا دعا ضرور پڑھنی چاہیئے لہذا جو شخص اس آیت کو پڑھے گا اور جتنی مدت اس شہر میں رہے گا انشاء اللہ خیریت اور آسانی سے گزر اوقات ہوگی۔ ایسے ہی جب کوئی اپنے ملک سے باہر کسی دوسرے ملک میں جائے تو اس ملک میں داخل ہونے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ لے۔ انشاء اللہ وہاں خوش و خرم رہے گا اور ہر قسم کی پریشانی اس سے دور رہے گی۔

اس آیت کے بارے میں اہل تقویٰ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جب کوئی انسان ایک مکان سے نقل مکانی کر کے کسی اور مکان میں جاگزین ہو تو اس مکان میں آباد ہونے

سے پہلے مندرجہ بالا آیت کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ جب تک اس مکان میں رہے گا، اللہ کی رحمت اور خیر و برکت سے مالا مال رہے گا۔

(۲)

سفر یا ہجرت کے لیے دعائے خیر

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

اے میرے رب! مجھ کو داخل کر سچا داخل کرنا، اور نکال مجھ کو سچا نکالنا، اور عطا کر دے مجھ کو اپنے پاس سے حکومتی مدد۔ (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

صوفیائے اسلام اور بزرگانِ دین جب بھی سفر پر روانہ ہوتے یا تبلیغ اسلام کی خاطر اپنے گھر بار اور وطن کو خیر باد کہتے تو اس وقت یہ دعا پڑھتے۔ کیونکہ اس دعا میں ایک جگہ کو باعزت چھوڑ کر دوسری جگہ پر جا کر باعزت آباد ہونے کے کلمات ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے خصوصی مدد کی استدعا ہے، لہذا ہر انسان کو چاہیئے کہ جب وہ اپنے گھر بار کو چھوڑ کر سفر پر جا رہا ہو یا ہمیشہ کے لیے ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسرے مقام پر آباد ہونے کا خواہشمند ہو تو یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ اس کی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوگی۔

یہ دعا دراصل اس وقت نازل ہوئی جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کی کیونکہ اس دعا کے الفاظ ایسے ہیں کہ یا الٰہی! جہاں تو نے مجھے پہنچانا ہے وہاں نہایت عزت اور خوش اسلوبی سے پہنچا دے، جس سے مراد ہے کہ مکہ مکرمہ سے نکلنے اور مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے عمل بہترین طور پر سرانجام پائیں۔ جو کہ فی الحقیقت ایسے ہی ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عزت و آبرو سے

مکہ سے نکلے اور بڑی قدرو منزلت سے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے ۔ جبکہ دشمنوں کے حصے میں ذلت و خواری آئی ۔ نیکی کے نفاذ کے لیے حکومتی اختیارات بھی ضروری ہوتے ہیں ، لہذا مدینہ آپ کی حاکمیت کے زیر سایہ آگیا ۔

(۴)

کُل مخلوقات کی ایذادہی اور ازانجملہ حاسد کے شر سے محفوظ رہنے کی دُعا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(اے پیغمبر! اپنی حفاظت کے لیے یوں) دعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک (یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا تمام چیزوں پر) چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ۔ (پ ۳۰ ۔ الفلق)

دوسروں کی شرانگیزیاں نیک اور اچھے لوگوں کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں ۔ اس لیے ہر قسم کے شر سے بچنے کے لیے سورۃ الفلق کا ورد بہت بے نظیر ہے ۔ خصوصاً حاسد کے شر سے بچنے کے لیے بہت اچھا ہے لہذا ہر شخص کو چاہیئے کہ رات کو سوتے وقت سورت فلق کی تلاوت ایک مرتبہ ضرور کرے ۔

(۴)

عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنے کی دُعا

رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار! جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جارہا ہے اگر (شاید وہ عذاب) تو مجھ کو دکھائے تو اے میرے پروردگار (ان) ظالم لوگوں (میں کہیں) مجھ کو نہ شامل کر لینا (پ ۱۸۔ المؤمنون آیت ۹۳ تا ۹۴)

عذاب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی علامت ہے۔ جب زمین پر اہلِ دنیا اتنے بُرے اعمال کرتے ہیں جن سے خدا کی خدائی جلال میں آجاتی ہے تو اہلِ دنیا پر عذاب نازل ہوجاتا ہے۔ یہ عذاب پوری قوم پر بھی نازل ہوسکتا ہے اور چھوٹے سے علاقے کے مکینوں پر بھی آسکتا ہے۔ اس لیے نیک اور صالح لوگ ہمیشہ اللہ کے غضب سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ سے رحمت طلب کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہنے کے لیے مندرجہ بالا دعا بہت مفید ہے لہٰذا اس دعا کو روزانہ صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ پڑھنا چاہیئے

(۵)

جِنّوں سے حفاظت کی دُعا

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، زندہ ہے، سنبھالنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے نہ نیند، اسی کے مملوک ہیں سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، ایسا کون شخص ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کر سکے، بدون اس کی اجازت کے، وہ جانتا ہے ان کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطۂ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر (علم دینا وہی) چاہے اس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالی شان ہے (پ ۳۔ البقرہ آیت ۲۵۵)

آیت الکرسی کے فوائد اور خواص اگرچہ پہلے بیان کیے جا چکے ہیں لیکن چونکہ جنات کے شر سے بچنے کے لیے اس کے اثرات خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس لیے اس کے مزید خواص یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

آیت الکرسی شیاطین اور جنات سے بچنے کے لیے بہت مفید ہے جو شخص روزانہ ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھے وہ انشاء اللہ ہمیشہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جس جگہ یا مکان پر جنات کا بسیرا ہو تو وہاں سے ان کو خارج کرنے کے لیے اس کا ورد ۱۰۰ مرتبہ بہت مفید ہے انشاء اللہ تعداد پوری ہوتے ہی جنات چلے جائیں گے اس کے علاوہ جنات کے حملے سے بچنے کے لیے اس کا کثرت سے ورد بہت مفید ہے جب کوئی شخص کسی جنگل یا ویرانے سے گزرے اور اس کی تلاوت کرتا جائے تو انشاء اللہ باہر کی ناری مخلوق اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ حصولِ روحانیت کے لیے بھی

اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ کیونکہ ستر ہزار ملائکہ اس کے پیچھے پابند ہیں۔

(۶)

شیطانی وسواس سے بچنے کی دُعا

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ
الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○

اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجیے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں، جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں (پ ۹۔ الاعراف، آیت ۲۰۱، ۲۰۲)

شیطان چونکہ انسان کا ازلی دشمن ہے اس لیے وہ انسانی نفس کے ذریعے انسان کو مختلف قسم کے وسواس میں مبتلا کرتا، عبادتِ الٰہی اور صراطِ مستقیم سے غافل کرتا ہے۔ دل ودماغ پر بُرے خیالات کا تعلق بھی شیطانی وسواس سے ہے۔ لہٰذا ایسے شیطانی خیالات اور وسواس سے بچنے کے لیے مندرجہ بالا آیات پڑھنی چاہئیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس وقت وسواس پیدا ہوں، اسی وقت ان آیات کی تلاوت شروع کر دے اور وسواس دور ہونے تک تلاوت کرتے رہیں۔ اس کے علاوہ بعد نماز مغرب ان آیات کا ایک مرتبہ روزانہ پڑھ لینا بھی مفید ہے۔ انشاء اللہ جو ایک مرتبہ روزانہ پڑھے گا وہ شیطانی وسواس سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

⑦

خوف دُور کرنے کی دُعا

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اللہ (کے سپرد وہی) سب سے بڑا نگہبان ہے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ (پ

دنیا کی چیزوں کا خوف دور کرنے کے لیے یہ دعا بہت عمدہ ہے، اگر کسی دشمن کا خوف رہتا ہو تو اس دعا کو کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ انشاء اللہ جُوں جُوں اس دعا کو پڑھتا جائے گا، خوف دور ہوتا جائے گا۔

اگر کسی شخص کو کسی آفت یا ناگہانی بلا کا خوف ہو تو اس کے لیے اس آیت کو اکیس مرتبہ پڑھنا چاہیئے، پڑھتے ہی آفت کا خوف ختم ہو جائے گا

بعض اوقات کسی ویرانے سے گزرتے ہوئے انسان پر خوف طاری ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں بھی مندرجہ بالا آیت کو پڑھنا شروع کر دے۔ جُوں جُوں پڑھتا جائے گا خوف دور ہوتا جائے گا۔

⑧

آسیب دُور کرنے کی دُعا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ سو (اس سے کامل طور پر ثابت ہو گیا کہ) اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں (اور) وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص (اس امر پر دلیل قائم ہونے کے بعد) اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے کہ (جس کے معبود ہونے پر) اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اسی کے رب کے پاس ہوگا۔ (پ ۱۸۔ النور، آیت ۱۱۵ تا ۱۱۷)

ناری مخلوق بعض اوقات انسانوں کو اپنے غلبے میں لے لیتی ہے یعنی کسی بچے یا لڑکی یا شخص کو اپنا آپ دکھا کر ڈراتے ہیں، جسے آسیب کہا جاتا ہے، آسیب کے اثرات بہت برُے ہوتے ہیں۔ ناری مخلوق انسان کو ذہنی طور پر مفلوج کرنے کی کوشش کرتی ہے، لہذا ایسے حالات میں اگر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جائے تو انشاء اللہ اس کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آسیب دور کرنے کے لیے مندرجہ بالا آیت بہت اکسیر ہے۔ ان آیات کا عمل کوئی نیک شخص کر سکتا ہے۔ سات مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر آسیب زدہ شخص کا نام لے کر اللہ کے حضور آسیب دور کرنے کی دعا کر دی جائے تو انشاء اللہ آسیب اسی وقت دور ہو جائے گا۔

(۹)

جادو سے بچنے کی دُعا

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○

سو جب انھوں نے (اپنا جادو کا سامان) ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ جو کچھ تم (بنا کر) لائے ہو، جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس (جادو) کو درہم برہم کیے دیتا ہے۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ دلیلِ صحیح (یعنی معجزہ) کو اپنے وعدوں کے موافق ثابت کر دیتا ہے گو مجرم (اور کافر) لوگ کیسا ہی ناگوار سمجھیں۔ (پ ۱۱۔ یونس، آیت ۸۱ تا ۸۲)

کسی کے لیے جادو کرنا یا کروانا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے کیونکہ یہ ایسا بُرا فعل ہے کہ جس کسی کے لیے جادو کیا جاتا ہے اس بیچارے کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کو ہر طرف سے جکڑ کے دکھ دیا جاتا ہے اور ایسا کرنا سراسر ظلم ہے اور ظلم اللہ تعالیٰ کو بالکل ناپسند ہے۔ لیکن پھر بھی چند شریر لوگ جنات اور سفلی طاقتوں کو قابو میں کر کے لوگوں کو تنگ کرتے ہیں، تو ایسے حالات میں جادو اور سحر سے بچنے کے لیے مندرجہ بالا آیات کا پڑھنا سحر کے اثرات کو ختم کرتا ہے۔

جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس پر کسی نے جادو کیا ہے یا کوئی اللہ کا بندہ اسے بتا دے کہ اس پر کسی نے جادو کیا ہے تو اسے چاہیئے کہ روزانہ بعد نمازِ فجر ۱۹ مرتبہ مندرجہ بالا آیات پڑھے اگر اس سحر زدہ شخص کی حالت زیادہ خراب ہو تو کوئی دوسرا شخص ان آیات کو پانچ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے گیارہ روز تک پلائے انشاء اللہ اسے آرام آجائے گا اور جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

(۱۰)

شیطان صفت جِنّات سے بچنے کی دُعا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ

النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(اے پیغمبر! اپنی حفاظت کے لیے یوں) دعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا (اور) جنات اور آدمی (دونوں ہی اس قسم کے) وسوسہ انداز (ہوتے ہیں) ان کے شر سے میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ، لوگوں کے معبود (برحق یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں (پ ۳۰۔ الناس)

سورۃ الناس کے بیشمار فوائد ہیں، لوگوں اور جنوں میں سے جو شر پھیلاتے ہیں ان سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگی گئی ہے۔ بعض شریر جنّ ایسے ہوتے ہیں جو شرانگیزی کرتے ہیں، لڑائی جھگڑے سے بھی محفوظ رہنے کے لیے اس دعا کا پڑھنا مفید ہے۔

دفعِ جنّ کے لیے بھی یہ سُورت بہت اچھی ہے۔ جو شخص گیارہ سو مرتبہ روزانہ چالیس روز تک پڑھے وہ اس کا عامل بن جائے گا اور پھر روزانہ ایک بار پڑھے اور ضرورت کے وقت جب کسی جنّ کو کسی جگہ یا شخص سے دور کرنا ہو تو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اسے دم کر دے تو انشاء اللہ سات روز تک ایسا کرنے سے جنّ چلا جائے گا۔

جو شخص رات کو تین مرتبہ پڑھ کر سوئے گا وہ خوفزدہ خوابوں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص روزانہ ایک مرتبہ پڑھے گا وہ انشاء اللہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

اگر حاکم ظالم اور شریر ہو تو اس کے سامنے ہونے سے پہلے اس سورت کا پڑھنا اس کے شر سے محفوظ کرتا ہے اور جو شخص رمضان المبارک میں بعد نماز عشاء اس کو پڑھے۔ انشاء اللہ اس کو بے پناہ ثواب ملے گا۔

(۱۱)

راگ رنگ، ناچ گانے جیسی قبیح برائیوں سے بچنے کی دعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

اے میرے پروردگار! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار! میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور چھڑ کائیں)۔ (پ ۱۸۔ المؤمنون، آیت ۹۷، ۹۸)

راگ رنگ، ناچ گانا اور فلم بینی وغیرہ سب شیطانی کام ہیں بلکہ یہ ایسے بُرے اعمال ہیں جو انسان کو گناہوں کی وادی میں دھکیلتے جاتے ہیں اور انسان محسوس نہیں کرتا کہ بُرے اعمال کر رہا ہے لیکن اس کی آخرت بالکل برباد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عورت کی آواز میں کشش ہے اس لیے شیطان اسے اپنا آلۂ کار بناتے ہوئے گانے اور نفس پرستی کے ذریعے انسان کی عاقبت تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ لہٰذا ایسی برائیوں سے بچنے کے لیے مندرجہ بالا دعا کا پڑھنا بہت ہی سُود مند ہے۔

جو شخص ناچ گانے میں مبتلا ہو اور وہ اسے چھوڑنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ جب اس کا دل اس کی طرف جانا چاہے تو وہ مندرجہ بالا آیت کو پڑھنا شروع کر دے انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو پھیر دے گا۔ اور بُرائی چھوڑ دے گا، لہٰذا نوجوان طلباء اور طالبات کے لیے زیادہ مفید ہے کہ کچا ذہن ہوتا ہے اور وہ برائی کی طرف فوراً مائل ہو جاتے ہیں اور شیطان ان کو شراب کباب، ناچ گانے کی محفلوں میں لے جا کر ان کے مستقبل کو اسلامی نقطۂ نظر سے ہمیشہ کے لیے تاریک کر دیتا ہے لہٰذا ان کے لیے دن میں اس دعا کا ایک مرتبہ پڑھ لینا بھی بہت اچھا ہے۔ اللہ اعلم

ہمیشہ برائی سے بچنے کی توفیق دے گا۔

(۱۲)

تعویذات اور عملیات کا اثر ختم کرنے کی دُعا

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝

بہرے، گونگے اندھے۔ پھر بھی نہیں لوٹنے والے

بہرے گونگے اندھے، پھر بھی وہ عقل سے کام نہیں لیتے

بہرے، گونگے، اندھے، پھر بھی وہ نہیں سنتے

یہ ورد دشمنی ختم کرنے کے لیے ہے۔ جو شخص چاہے کہ اسے دشمنوں سے کوئی نقصان نہ پہنچے، تو وہ روزانہ صبح کے وقت بعد نماز فجر ان کی طرف منہ کر کے مندرجہ بالا کلمات تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ دشمنوں سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

جس شخص پر کوئی دوسرا شخص نقصان اور تکلیف پہنچانے کے لیے تعویذات جادو، یا کسی عمل کے ذریعہ وار کرے تو اس کے لیے بھی یہ کلمات بہت اچھے ہیں۔ یہ کلمات روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اللہ سے جادو یا عملیات سے بچنے کی دعا کرے تو انشاء اللہ جادو یا عملیات کے بُرے اثرات ختم ہو جائیں گے اور انسان ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

اگر کبھی آسیب یا باہر کی ناری مخلوق انسان کو تنگ کرتی ہو تو اس کے

پڑھنے سے وہ بھی چلی جائے گی۔ لیکن اس کے لیے مرشد کی توجہ کا ہونا ضروری ہے۔

کفار اور غیر مسلم، جن سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو توان سے بچنے کے لیے بھی ان کلمات کا پڑھنا بہت عمدہ ہے۔ ان آیات کے پڑھنے سے بُرے مقصد کے لیے کیے ہوئے تعویذات اور عملیات کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

محمد اجمل مفتاحی

حصولِ اولاد اور اہل خانہ کی خوشحالی کی دُعائیں

انسان کی یہ ایک فطری خواہش ہے کہ اس کی ازدواجی زندگی خوشحال اور نعمتوں سے مالا مال ہو۔ مرد اور عورت گھریلو زندگی کے دو اہم رکن ہیں اور اسلام میں دونوں کے حقوق و فرائض متعین ہیں۔ بالغ ہوتے ہی مرد کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اسے نیک فرمانبردار اور سلیقہ شعار بیوی ملے اور عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے اچھا قدردان خاوند ملے۔ لہٰذا اس ازدواجی بندھن سے پہلے اللہ سے مرد کو نیک بیوی اور عورت کو نیک خاوند کے لیے دعا کرنی چاہیئے۔ شادی کے بعد دونوں یعنی مرد اور عورت کا یہ ایک مشترکہ مسئلہ ہوتا ہے کہ انھیں نیک اور صالح نرینہ اولاد ملے۔ بعض لوگوں کو خدا شادی کے فوراً بعد ہی اولاد عطا فرما دیتا ہے لیکن کئی لوگ ایسے ہیں کہ سالہا سال گذر جانے پر بھی ان کے گھر اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ انھیں اولاد ملے جن عورتوں کے اولاد پیدا ہوتی ہے وہ چاہتی ہیں کہ اولاد آسانی سے پیدا ہو۔ کیونکہ زچگی کے وقت عورت کو خاصی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ پھر جب اولاد ہو جاتی ہے کہ اولاً بڑی ہو کر ماں باپ کی توقعات کے خلاف الٹے سیدھے کام کرتی ہے اور والدین کی نافرمان ہو جاتی ہے تو ان تمام مسائل کے حل کے لیے قرآن پاک میں دعائیں موجود ہیں جن کے پڑھنے سے انسان کے تمام مسائل رحمت خداوندی سے خود بخود حل ہو جاتے ہیں اور وہ دعائیں حسب ذیل ہیں:۔

①

نیک اہل خانہ کے حصول کی دُعا

نیک اور صالح بیوی خدا کی نعمت ہوتی ہے کیونکہ گھریلو سکون اور صاف ستھرا ماحول رکھنے کے لیے بیوی کا فرمانبردار ہونا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ بیوی بچے ایسے عطا فرمائے جو نیک اور فرمانبردار ہوں، اس کے لیے قرآن پاک میں مندرجہ ذیل دعا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

اے ہمارے رب! عطا کر ہم کو ایسے بیوی بچے کہ جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں (تو اپنی رحمت سے) پرہیزگاروں کا سردار بنا دے (پ ۱۹۔ الفرقان، آیت ۷۴)

اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے ایسی اطاعت شعار بیوی اور نیک اولاد طلب کی گئی ہے جو انسان کے سکھ اور چین کا باعث ہو۔ جنھیں دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے یعنی سکون حاصل ہو اور حقیقت میں جب کوئی انسان اپنی بیوی اور اہل وعیال کو طاعتِ الٰہی کے راستے پر گامزن پاتا ہے تو اس کے دل کو تسکین پہنچتی ہے۔

بزرگانِ دین نے اس آیت کے بارے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص کی شادی نہ ہوتی ہو تو وہ اس آیت کو روزانہ چالیس روز تک بعد نماز عشاء پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد اس کی شادی کا سبب بن جائے گا۔ پھر اولاد کے حصول کے لیے بھی یہ دعا مجرب ہے۔ جس شخص کے بچے اسے پریشان کرتے ہوں تو صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھ کر ان کے لیے دعا فرمائے تو وہ نیک اور فرمانبردار ہو جائیں گے۔

(۲)

لڑکا حاصل کرنے کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے کوئی پاکیزہ اولاد عنایت کر، بے شک تو (دعاؤں کا) سننے والا اور (قبول کرنے والا ہے) (پ ۳، آل عمران ۱، آیت ۳۸)

یہ دعا نیک اولاد طلب کرنے کے لیے بہترین ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے زیادہ عمر ہونے کے باوجود خدا کی قدرت کاملہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے یہ دعا مانگی حالانکہ ان کی بیوی بانجھ مشہور ہو چکی تھیں۔ خدا نے آپ کو حضرت یحییٰ جیسا نبی بیٹا دیا جو اللہ کے کلموں کی تصدیق کرنے والا اور سردار ہوا۔ اس لیے یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا مفصل ذکر پیغمبران حق کی دعاؤں میں بھی کیا گیا ہے۔

جس مرد یا عورت کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مندرجہ بالا دعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ جلد ہی اولاد سے بہرہ ور ہونگے۔ اگر عورت رمضان المبارک میں اعتکاف میں بیٹھ کر سارے اعتکاف میں یہی دعا پڑھے تو انشاء اللہ اسے اولاد نرینہ ملے گی۔

۳

حصولِ اولاد کی دُعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ○

اے میرے رب! مجھے لاوارث نہ رکھ اور بہترین وارث تو تُو خود ہی ہے

(پ ۱۷، الانبیاء، آیت ۸۹)

یہ دعا بھی حصولِ اولاد کے لیے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام نے مانگی تھی اور خدا نے ان کو بڑھاپے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام عنایت فرمائے۔ نبی علیہ السلام نے اپنی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے اولاد طلب فرمائی تھی۔ کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے اولاد دی تھی اس لیے جو بھی اولاد سے ناامید ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے۔

اس دعا کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن میں پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر کر لے جس میں کوئی دوسرا مداخلت نہ کر سکے۔ اگر عشاء کے بعد پڑھے تو زیادہ بہتر ہے مقررہ وقت پر اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان میں مندرجہ بالا دعا گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن تک یہ عمل کرے تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے اس کو اولاد عطا فرمائے گا۔ جو مرد یا عورت یہ دعا بذاتِ خود نہ پڑھ سکے تو وہ کسی اللہ کے نیک اور صالح انسان سے مندرجہ بالا دعا پڑھائے اور اس سے دعا کروائے تو اس کی مراد ضرور پوری ہوگی، اگر ایسا نہ کر سکے تو ہر نماز کے بعد مراد پوری ہونے تک گیارہ مرتبہ مندرجہ بالا دعا پڑھا کرے۔

(۴)

وضعِ حمل کا عمل

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ○

اور بے شک ہم نے آدمی کو گوندھی ہوئی مٹی سے بنایا پھر ہم نے اس نطفے کو قرار دیا۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کا لوتھڑا، پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا۔ پھر اس گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔ پھر اسے صورت میں آخری شکل دی۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سب سے بہتر خالق ہے۔ (پ ۱۸۔ المؤمنون، آیت ۱۴)

عورت کا حاملہ ہوجانا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کی دلیل ہے لہذا جو عورت ازدواجی بندھن کے بعد بھی حاملہ نہ ہوتی ہو تو وضع حمل کے لیے مندرجہ بالا آیت بہت مفید ہے۔ جو عورت اسے روزانہ ایک بار پڑھے گی انشاء اللہ بہت جلد امید سے ہوجائے گی۔

اس آیت کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ یہ بھی ہے کہ عورت جمعرات کی رات کو بعد نماز عشاء تھوڑا سا دودھ لے کر اکیس مرتبہ یہ دعا پڑھے اور بعد میں اس دودھ کو پی لے۔ انشاء اللہ بفضلِ خدا جلد حاملہ ہوجائے گی۔ اگر اس میں کوئی نقص ہو یا وہ کسی مرض میں مبتلا ہو تو انشاء اللہ اس دعا کے اثر سے اس کی تندرستی کا کوئی سبب بن جائے گا اور بعد ازاں قرارِ حمل ممکن ہوجائے گا۔

(۵)

حفاظتِ حمل

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ○

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو کوئی عورت اٹھائے ہوتی ہے (یعنی لڑکا یا لڑکی)
اور جو کچھ رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر چیز اس کے نزدیک ایک اندازے
سے ہے (پ ۱۳، الرعد، آیت ۸)

یہ آیت حمل کی حفاظت کے لیے بہت مفید ہے اگر کسی عورت کا حمل گر جاتا ہو یا گر جانے کا ڈر ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا آیت کا ورد کرے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت اس آیت کو سات مرتبہ پڑھے انشاءاللہ پروردگار کی رحمت سے عورت کا حمل کبھی نہیں گرے گا۔

اس کے ساتھ ہی اگر حسب ذیل دعا بھی پڑھے تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن کا) زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔ (پ ۱۷، الحج، آیت ۱)

(۶)

بچے کے صحیح سلامت پیدا ہونے کی التجاء

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا
وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
وَضَعَتْ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ
وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَ
كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ

عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○

جب عمران کی ایک عورت نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میں نے تیرے لیے منت مانی کہ جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تو قبول کرے، بیشک تو ہی سنتا اور جانتا ہے، پھر جب اسے جنا تو بولی اے میرے رب میں نے تو لڑکی جنی ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ اس نے جنا اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا تھا اس لڑکی جیسا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے، تو اسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دے دیا۔ جب حضرت زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس رزق پاتے، کہا اے مریم! یہ کہاں سے آیا؟ انھوں نے کہا کہ اللہ سے آیا ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(پ ۳۔ آل عمران، آیت ۳۵ تا ۳۷)

اس آیت کے پڑھنے کی خاصیت یہ ہے کہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوتا ہے۔ لہذا جو عورت یہ چاہے کہ اس کی اولاد صحیح سلامت پیدا ہو تو وہ اس آیت کو وضع حمل سے لے کر بچے کی پیدائش تک ہر جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ گیارہ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ایسا کرنے سے بچہ بالکل صحیح سلامت پیدا ہوگا۔ اور اس عمل کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچہ نظر بد سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

(۷)

اٹھرا کے علاج کی دُعا

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَ
ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ
وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ
اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ۝

اور اس عورت کو جس نے اپنی پارسائی قائم رکھی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی تو اسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہان کیلیے نشانی بنادیا بے شک تم ایک ہی امت ہو اور میں تمہارا رب ہوں تو میری عبادت کرو۔ اور کاٹ لیا انھوں نے کام اپنا درمیان اپنے، اور ہر ایک ہماری طرف لوٹنے والا ہے۔

(پ ۱۷، الانبیاء، آیت ۹۱ تا ۹۳)

اٹھرا وہ مرض ہے، جس میں بچہ پیدا ہوکر مر جائے یا بچہ مُردہ پیدا ہو یا پھر بار بار حمل ضائع ہو جائے۔ تو ایسے مرض کے علاج کی دوا کے ساتھ اللہ کے حضور دعا کی بھی ضرورت ہے۔ لہذا اس کے لیے مندرجہ بالا آیت کا ورد بہت مفید ہے۔

چنانچہ جو عورت اٹھرا کے مرض میں مبتلا ہو اسے چاہیئے کہ رمضان المبارک میں تہجد کے وقت مندرجہ بالا آیت بعد نماز تہجد سو مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ ریز ہوکر اللہ کے حضور نیک اور صالح اولاد کی دعا کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی اور مرضِ اٹھرا جاتا رہے گا۔

(۸)

دردِ زِہ میں تکلیف کم ہونے کی دُعا

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ○

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے اسے کھولا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے (پ ۱۷۔ الانبیاء آیت ۳۰)

بچے کی پیدائش کے سلسلے میں دردزہ عورت کے لیے بڑا تکلیف دہ مرحلہ ہے بعض عورتوں کو تو دردِ زِہ بہت شدید ہوتا ہے جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات عام معمول کے خلاف زیادہ عرصہ دردزہ ہوتی ہے۔ اگرچہ بچے کی ولادت کے لیے دردزہ کا ہونا امرِ ربی ہے۔ لیکن بزرگوں کا کہنا ہے کہ دردزہ شروع ہوتے وقت اگر مندرجہ بالا دعا پڑھنا شروع کردی جائے تو دردزہ کی شدت میں کمی ہو جائے گی اور بچہ کی پیدائش میں آسانی ہو جائے گی۔

(۹)

ولادت میں آسانی

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ○ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ ○

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ (آسمان) اسی لائق ہے۔ اور جب زمین کھینچ کر بڑھا دی جائے گی اور وہ (زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی (پ ۳۰۔ الانشقاق آیت ۱ تا ۴)

جو حاملہ عورت یہ چاہتی ہو کہ وہ بچے کی زچگی کے وقت آرام اور سہل طریقے سے فارغ ہو تو اس کو چاہیئے کہ مندرجہ بالا آیت پڑھے۔ انشاءاللہ اس آیت کے پڑھنے سے ولادت میں آسانی ہوگی۔

اس آیت کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے بچہ بغیر آپریشن کے پیدا ہوگا، اس کا کثرت سے پڑھنا بہت مفید ہے۔

(۱۰)

نافرمان اولاد کو نیک کرنے کی دُعا

وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ○

اور میری اولاد کو میرے لیے لائق کر دے۔ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں تیرا فرمانبردار ہوں۔

(پ ۲۶۔ الاحقاف، آیت ۱۵)

ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کی اولاد نیک اور صالح ہو، والدین کی فرمانبردار ہو۔ لیکن ماحول اور اچھی تربیت نہ ملنے کی وجہ سے اولاد نافرمان اور گستاخ ہو جاتی ہے۔ والدین کا کہنا نہیں مانتی۔ بعض بچوں کا اخلاق اور رویہ یہاں تک بگڑ جاتا ہے کہ والدین کو گالیاں تک نکالنے میں شرم محسوس نہیں کرتے۔ اس طرح نافرمان اولاد والدین کے لیے راحت اور سہولت پیدا کرنے کی بجائے عذاب بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی نافرمانی کا یہ حل بتایا ہے کہ مندرجہ بالا آیت پڑھ کر نافرمان بچوں کے لیے دعا کی جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ ان کی سوچ کا رُخ

بدل کر اللہ تعالیٰ انھیں نیک اور صالح کر دے گا۔ اور وہ والدین کی فرمانبرداری کرنے لگیں گے۔

اس آیت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ پڑھی جائے اگر ایسا نہ کر سکے تو چالیس روز تک عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ مدت ختم ہونے سے قبل ہی اولاد کے فرمانبردار ہونے کے آثار پیدا ہونے لگیں گے۔ اور چالیس روز کے بعد بگڑی ہوئی اولاد درست ہو جائے گی۔

محمد اجمل مفتاحی

غلبہ، نجات اور خدائی مدد کی دعائیں

انسانی زندگی کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ معاشرے میں کسی کے حقوق کو غصب نہ کرے اور نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ ہی دوسرے اس کے حقوق پامال کریں یا اس پر ظلم کریں لیکن بعض حالات میں کچھ لوگ اپنی نادانیوں کی وجہ سے دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں تو ایسے حالات میں ظالموں کے ظلم سے بچنے کے لیے خدا کی خاص مدد کی ضرورت پیش آتی ہے تو اس کے لیے قرآن مجید میں بہت سی ایسی آیات موجود ہیں جن کا ذکر کیا جائے تو ظالم کا ظلم ختم ہو جاتا ہے، شیطان کے شیطانی حربے ناکام ہو جاتے ہیں، دشمن کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہے، خوف وہراس سے نجات ملتی ہے اور قدم قدم پر خدائی مدد ہوتی ہے۔ پڑھنے والا سکون اور راحت کی دولت سے بھرپور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دوسروں پر غلبہ اور دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کی قرآنی دعائیں حسبِ ذیل ہیں۔

(١)

حروفِ مقطعات والی آیات کے فوائد

ایسی آیات جن کے آغاز میں حروفِ مقطعات ہیں، دنیاوی حاجات کے حصول کے لیے بیحد مفید ہیں کیونکہ حروفِ مقطعات کے پس پردہ اللہ کی نورانی مخلوق پابند ہے

جب ایسی آیات کا ورد کیا جاتا ہے تو وہ روحانی مخلوق اس کام میں مدد کرتی ہے۔ جس مقصد کے لیے وہ ورد کیا جاتا ہے۔

ان آیات کے پڑھنے سے بیشمار فوائد حاصل ہو سکتے ہیں، اگر کسی شخص کا کوئی جائز مطلب حاصل نہ ہو رہا ہو تو وہ مندرجہ ذیل آیات میں سے کسی ایک کو یا تمام آیات کو بعد نماز مغرب کثرت سے پڑھے اور اتنے عرصے تک پڑھتا رہے جب تک کہ اس کا مقصد حل نہ ہو جائے۔

اگر کوئی صاحبِ اقتدار شخص نہایت ہی سخت ہو اور جائز کام نہ کرے تو بعد نماز فجر ان آیات کو تین تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ جب اس عمل کے بعد اس کے پاس جائے گا تو ضرور مقصد حل ہو گا۔ اگر دو گروہوں میں فتنہ فساد اور جھگڑا ہو جائے، تو صلح اور امن کی فضا پیدا کرنے کے لیے ان آیات کا پڑھنا بیحد مفید ہے۔

(۱) الٓمٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

الف۔لام۔میم۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں متقین کے لیے راہ ہدایت ہے۔ متقی وہ لوگ ہیں جو غائب پر ایمان لاتے ہیں، نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں رزق دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر اتاری گئی ہے اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے اور آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ بس وہی لوگ ہیں جو اللہ کی طرف سے راہ ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (پ ۱۔ البقرہ ۱ تا ۵)

(۲) الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؕ نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۙ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ

الف ۔ لام ۔ میم ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ اور قائم ہے ، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل کیا ہے ، وہ بالکل حق ہے ۔ وہ ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے ہاتھ میں ہے یعنی توراۃ اور انجیل ، جو اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھیں ۔ (پ ۳ ۔ آل عمران ، آیت ۱ تا ۴)

(۳) الٓمّٓصٓ ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝

الف ۔ لام ۔ میم ۔ صاد ۔ کتاب ہے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری ۔ پس تیرے سینے میں تنگی نہ ہو ۔ تاکہ تو اس کے ساتھ ڈراوے اور نصیحت ہے واسطے ایمان والوں کے ۔ (پ ۸ ۔ الاعراف ۔ آیت ۱ تا ۲)

(۴) الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

المّٓرٰ ۔ یہ آیتیں کتاب کی ہیں اور جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے ۔ اور ..... بہت سے آدمی ایمان نہیں لاتے (پ ۱۳ ۔ الرعد ، آیت ۱)

(۵) كٓهٰیٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ۝

کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ آپ کے پروردگار کا اپنے بندے زکریا پر مہربانی کرنے کا ذکر ہے ۔ (پ ۱۶ ۔ مریم ، آیت ۱ تا ۲)

(۶) طٰهٰ ۝ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۝

طٰہٰ۔ ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لیے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں

(پ ۱۶۔ طٰہٰ۔ آیت ۱ تا ۲)

۷) طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○

طٰسٓمّٓ۔ یہ کتاب واضح (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں۔ (پ ۱۹۔ الشعراء، آیت ۱ تا ۲)

۸) طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○

طٰسٓ۔ یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور ایک واضح کتاب کی (پ ۱۹۔ النمل، آیت ۱)

۹) يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○

یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن با حکمت کی۔ (پ ۲۲۔ یٰس۔ آیت ۱ تا ۲)

۱۰) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ○ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ○

صٓ۔ قسم ہے قرآن کی جو ذکر سے بھرپور ہے۔ بلکہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا وہ تعصب اور مخالفت کا شکار ہیں۔ (پ ۲۳۔ صٓ، آیت ۱ تا ۲)

۲

طلبِ مدد کی خصوصی دُعا

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

بار خدایا! آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے اور کھلے کے جاننے والے جن باتوں میں (یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کر رہے ہیں تو ہی ان کے جھگڑوں کو چکائے گا۔ (پ ۲۴، الزمر، آیت ۴۶)

یہ دعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر سکھائی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اقرار توحید کرتے ہوئے اللہ سے خصوصی مدد طلب کی گئی ہے یہ دعا غلبہ حق کے لیے بہت مفید ہے۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی داعی حق، مبلغ، عالم دین یا ولی اللہ غیر مسلموں یعنی ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی یا کافروں کو دعوتِ اسلام دیتا ہے یا مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی دعوت دیتا ہے۔ تو مخالفین مخالفت کرنے لگتے ہیں اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر اللہ کے دین کی مخالفت کرتے ہیں اور داعی یا مبلغ دین کو طرح طرح کی تکالیف دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے چاروں طرف رکاوٹوں کا انبار پیدا کر دیتے ہیں، حتیٰ کہ مخالفین جان لینے کے درپے ہو جاتے ہیں تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد کی ضرورت درپیش آتی ہے۔ اور اللہ کی خصوصی عنایت اور رحمت کے لیے مندرجہ بالا آیت بہت مفید ہے، لہٰذا مذکورہ حالات میں اس آیت کو دن رات کثرت سے پڑھنا چاہیئے، جوں جوں ذکر کی کثرت ہوگی تو مخالفین پر غلبہ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا۔ عام حالات میں اس آیت کا ایک بار صبح اور ایک بار شام کو پڑھنا بھی بہت اچھا ہے۔ انشاء اللہ اس کے پڑھنے سے انسان کو قلبی سکون اور ایمانی قوت حاصل ہوگی۔

(۳)

مجاہدینِ اسلام کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملوں میں ہماری زیادتیوں کو

بخش دے۔ ہمارے قدموں کو ثابت رکھ اور ہمیں کافروں کی قوم پر نصرت عطا فرما۔ (پ ۴۔ آل عمران، آیت ۱۴۷)

یہ خدا کے لیے جہاد کرنے والوں کی دعا ہے۔ جنگِ اُحد میں آنحضرت ؐ کی حکم عدولی سے پہاڑی پر کھڑے تیر انداز اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور پیچھے سے کفار کا سخت حملہ ہو گیا۔ اس طرح خاصا نقصان ہوا۔ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سے حالات کو سنبھالا۔ اس دعا میں معاملہ کی زیادتی سے اسی لیے بخشش مانگنے کی ہدایت ہے۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں مالی یا جانی جہاد کرتے ہیں اور خصوصاً جب کفر اور اسلام کی جنگ ہو تو اس صورت میں اگر مجاہدینِ اسلام سے اللہ کی راہ میں اطاعت میں کمی ہو جائے۔ اور کفر غلبہ پاتا نظر آتا ہو تو اس وقت مجاہدین اسلام کو اللہ کے حضور مندرجہ بالا دعا مانگنی چاہیئے۔ انشاء اللہ اس دعا کے پڑھنے سے مجاہدین کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اور مسلمانوں کے قدم ثابت ہو جائیں گے۔ روزمرہ کی زندگی میں بھی ہر نماز کے بعد ایک بار اس دعا کے پڑھنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۴)

ظالموں کے ظُلم سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○

اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے باہر نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے دوست بھیج دے اور بنا دے اپنے پاس سے

ہمارے لیے مددگار (پ ۵۔ النساء، آیت ۷۵)

قیامِ مکہ کے دوران اہلِ قریش نے مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر مظالم کی انتہا کر دی تھی، یہ دعا انھی سے نجات پانے کے لیے تعلیم کی گئی۔ پھر خدا نے اس بستی سے ہجرت کے ذریعے نکال کر نجات دی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو ظالموں کے ظلم سے بچنے کی توفیق دی، اللہ تعالیٰ بہترین مددگار ہے لہٰذا جو شخص مندرجہ بالا دعا پڑھے گا اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

اگر کوئی شخص ایسے علاقے میں رہتا ہو جہاں کے لوگ ظالم ہوں اور اسے ہر وقت ایمان اور مال وجان کا خطرہ درپیش رہتا ہو تو اس دعا کو کثرت سے پڑھے یا چالیس روز بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد ظلم وستم ختم ہو جائے گا۔ یا پڑھنے والے کو کسی ذریعے سے ظلم کے پنجے سے نجات ملے گی۔

⑤

محکومی اور غلامی سے نجات کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا۔ اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات دے۔ (پ ۱۱۔ یونس، آیت ۸۵، ۸۶)

یہ دعا دوسروں کی غلامی اور محکومی سے نجات پانے کے لیے بہترین ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر ان کے حامیوں نے خدا سے دعا کی کہ ہمیں ظالموں کا آلۂ کار نہ بنا کہ ان کے ظلم سے ہم محض بے بس ہو کر رہ جائیں۔ نیز رحمت کا واسطہ بھی دیا ہے کہ کافروں سے مکمل آزادی حاصل ہو۔

جو لوگ غیروں کی محکومی اور غلامی میں ہوں، یعنی ایسے بیشمار مسلمان ہیں جو غیروں کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے لیے یہ دعا بہت مفید ہے جو حضرات یہ دعا پڑھیں گے انشاء اللہ انھیں غلامی سے نجات ہوگی یا کوئی ایسا سبب بن جائے گا کہ ظالم حاکموں کا ظلم ختم ہو جائے گا۔ اس دعا کو روزانہ اکیس مرتبہ پڑھنا بہت اچھا ہے۔

⑥

مُقدّمہ میں کامیابی کی دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ○

اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ فرما کیونکہ تو سب فیصلے کرنے والوں سے بہتر فیصلے کرنے والا ہے (پ ۸۔ الاعراف، آیت ۵۵)

یہ دعا فریقین میں اختلاف یا مقدمہ کے بارے میں بہت مؤثر ہے، حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کے باغی لوگوں کے درمیان جھگڑا اکھڑا ہو گیا تھا۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی، اس دعا کے پڑھنے والے کو نزاع میں کامیابی حاصل ہوگی، بشرطیکہ وہ اپنی بات میں سچا ہو۔

یہ دعا مقدمہ میں کامیابی کے لیے خاص طور پر مؤثر ہے۔ جب کسی شخص پر مقدمہ بن جائے اور اسے پورا یقین ہو کہ وہ اپنے مؤقف میں سچائی پر ہے۔ تو اس دعا کو پڑھے اس دعا کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مقدمہ کی ہر تاریخ کو صبح سویرے اٹھ کر مندرجہ بالا دعا ستر مرتبہ پڑھے اور پھر جب مقدمہ کے سلسلے میں حاکم کے سامنے پیش ہو تو اس وقت دل میں مندرجہ بالا دعا پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ صادق ہو۔

(۷)

دشمن سے بچنے کی دعا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت والا اور بزرگی والا۔ (پ ۲۷، الرحمٰن، آیت ۲۶ تا ۲۷)

اگر کوئی شخص کسی علاقے میں رہتا ہو اور وہاں اس کا کوئی خواہ مخواہ دشمن بن جائے لیکن انسان بذاتِ خود حق پر اور راہِ راست پر گامزن ہو تو اس کی ظالمانہ دشمنی سے بچنے کے لیے مندرجہ بالا آیت کا ورد بہت مؤثر ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دن یا رات کا کوئی وقت مقرر کرلے اور ۱۴۴ مرتبہ روزانہ اس آیت کو بارہ دن تک پڑھے اور اس کے بعد سجدہ ریز ہوکر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ وظیفہ ختم ہوتے ہی دشمن کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوگا اور وہ دشمنی ترک کر دے گا۔ یا وہ علاقہ ہی چھوڑ جائے گا یا وہ اپنے حالات کی بنا پر فوراً عاجز ہو جائے گا اور اس میں دشمنی کی سکت نہیں رہے گی۔

(۸)

ظالموں سے نجات پانے کی دعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت

سے ہم کو (ان) لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے جو کافر ہیں (پ ۱۱، یونس، آیت ۸۵ تا ۸۶)

ظلم بہت بُری چیز ہے اور اس کی مختلف صورتیں ہیں، وہ لوگ جن کے پاس مال و دولت اور ذرائع ہوتے ہیں وہ عموماً اپنے زیر اثر لوگوں کے جائز حقوق پامال کرتے ہیں جو ظلم کے مترادف ہے، ایسے ہی بڑی قومیں چھوٹی قوموں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ظلم کے ہتھکنڈے استعمال کرتی ہیں، اس کے علاوہ دنیا کے وہ ملک جو غیر مسلم ہیں مگر وہاں پر مسلمان اقلیت کی صورت میں رہتے ہیں، ایسے علاقوں میں مسلمان، کافروں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنتے ہیں، تو ان صورتوں میں کافر قوموں سے نجات پانے کے لیے اور ان کے ظلم و تشدد سے بچنے کے لیے یہ دعا بہت کارگر ہے۔ اس دعا کو صبح شام پڑھنے سے ظالموں کے ظلم سے نجات ملتی ہے

(۹)

نُصرت اور فتح کی دُعا

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو (اب) مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے۔ (یعنی ان پر عذاب نازل کر) اور مجھ کو اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں ان کو بچا لے۔ (پ ۱۹۔ الشعراء، آیت ۱۱۸)

اولیائے کاملین اور صوفیاء جب آواز حق بلند کرتے ہیں تو اکثر لوگ ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ ان کی مخالفت کی وجہ ذاتی اغراض کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی تو ان پر نصرت اور فتح یاب ہونے کے لیے مندرجہ بالا دعا بہت اکسیر ہے، اس دعا کو بعد نماز عصر ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا دشمنوں پر فتح ہوگی۔

(۱۰)

فرعون کی بی بی آسیہ کی دعا

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

اے میرے پروردگار! میرے لیے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا۔ اور مجھ کو فرعون اور اس کے کردار (بد) سے نجات دے اور (نیز) مجھ کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے۔

(پ ۲۸ ۔ التحریم ۔ آیت ۱۱)

فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں خدائی کا دعوے دار تھا، اس کی بیوی کا نام آسیہ تھا۔ جو نیک اور توحید پرست تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جن دنوں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ فرعون نے منادی کرادی تھی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس کو فوراً مار دو۔ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی والدہ کو بڑا تردد ہوا۔ لیکن انھوں نے خدا کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام کو ایک صندوق میں رکھ دیا اور دریائے نیل میں بہا دیا۔ دریائے نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی۔ صندوق بہتے بہتے محل میں اٹکا۔ آسیہ نے نکلوایا تو موسیٰ برآمد ہوئے۔ اس نے ترس کھا کر ان کو بیٹے کی طرح پالا، پرورش کیا۔ غرض آسیہ اپنے شوہر فرعون کی خدائی کی قائل نہ تھی۔ اسی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان اختلافات ہو گئے اور فرعون نے اپنی بیوی کو تکالیف دینا شروع کر دیں۔ لہٰذا فرعون کے ظلم سے نجات کے لیے آسیہ بی بی نے اللہ کے حضور مندرجہ بالا دعا مانگی اور انھیں فرعون کے

ظلم سے چھٹکارا ہوا۔ لہذا آج بھی اگر کوئی عورت کسی نافرمان کے قبضۂ اقتدار میں ہو اور وہ اس کے ظلم سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو مندرجہ بالا دعا کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کے پنجۂ ظلم سے نجات ملے گی۔

محمد اجمل مفتاحی

حصولِ رحمت

انسانی زندگی کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بہت گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ اس کی رحمت کے بغیر انسانی زندگی کچھ بھی نہیں۔ وہ نعمتیں جن سے انسانی زندگی میں خوشحالی، فرحت اور آسانی پیدا ہوتی ہے، وہ اللہ کی رحمت ہے اور قدم قدم پر انسان کو گوناگوں نعمتوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کے بغیر زندگی بسر کرنا محال ہے۔ لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ انسان ہمیشہ اللہ کی رحمت کا طالب رہے۔ اللہ کی رحمت طلب کرنے کے لیے قرآن پاک میں بے شمار ایسی آیات ہیں جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ جتنا کوئی اس کو زیادہ پکارتا ہے تو اللہ اتنی ہی زیادہ رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ قرآن کی وہ دعائیں جن کے ذکر سے اللہ کی خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱

طلبِ رحمت اور استقامت کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○

اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے ارادے میں کامیابی کا سامان مہیا کر۔ (پ ۱۵۔ الکہف۔ آیت ۱۰)

یہ دعا سورت کہف میں اصحاب کہف کی دعا ہے۔ کہف عربی میں پہاڑ کے غار کو کہتے ہیں۔ اصحابِ کہف ایماندار لوگ تھے۔ اس دور کا بادشاہ بُت پرست تھا اور رعیت کو بُت پرستی پر مجبور کرتا تھا۔ یہ لوگ ایمان کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑ کی ایک غار میں جا چھپے اور ان کا کُتا بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ وہ غار ایک محفوظ جگہ تھی۔ جہاں کسی کا گزر نہ ہوتا تھا۔ کھانے پینے کی مشکل تھی تو خدا نے اپنی قدرت سے ان پر نیند کی ایک حالت طاری کر دی اور اسی حالت میں تین سو نو برس تک پڑے سوتے رہے اور ان کے جسم بے کھائے پیئے صحیح سالم رہے۔ پھر خدا نے ان کو اپنی قدرت سے جگا اٹھایا تو بھوک لگنی ہی تھی۔ ان میں سے کسی کے پاس اگلے وقتوں کا کوئی سکہ بھی تھا۔ کھانا لانے کے لیے انھوں نے اپنے ایک رفیق کو بازار بھیجا۔ وہاں پرانا سکہ دیکھ کر لوگوں نے پوچھ گچھ شروع کی۔ اس اثنا میں وہاں سلطنت بدل چکی تھی۔ اور اب ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ باطل جھک چکا تھا اور حق غالب ہو چکا تھا۔ تو جب وہ لوگ غار میں پناہ گزین ہوئے تھے تو انھوں نے مندرجہ بالا دعا مانگی۔

۲

رحمت کے لیے فرشتوں کی دُعا

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اے اہل بیت نبوت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں بے شک خدا حمد و ثنا اور اپنے بندوں پر بڑا ہی کرم کرنے والا ہے (پ ۱۲۔ ہود۔ آیت ۷۳)

یہ دعا دراصل فرشتوں کی دعا ہے جو انھوں نے نبوت کے اہل بیت پر رحمت کے لیے کی۔ اس لیے اللہ سے رحمت طلب کرنے کے لیے اس دعا کا ورد بہت بہتر ہے ۔ اللہ کی ذات چونکہ حمید یعنی حمد والی، مجید یعنی کرم کرنے والی ہے اس لیے جو شخص اسے ان دونوں الفاظ سے پکارتا رہے گا، اللہ اس کے لیے اپنی تمام رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے ۔ دنیا والے اس کی عزت کریں گے اور اگر کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو وہ منہ کی کھائے گا۔ لہذا اس دعا کے خواص حاصل کرنے کے لیے اس دعا کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

جمعرات کے دن بعد نماز عصر تا مغرب بھی اس کا ورد بہت مؤثر ہے۔ انشاء اللہ اللہ کی رحمت سے مالا مال ہو جائے گا۔

خصوصًا سادات اگر اس آیت کا ورد کریں تو ان پر اللہ کی خاص رحمت ہوگی۔

جو سیّد راہِ راست پر ہو لیکن غربت اسے تنگ کرے تو اسے چاہیئے کہ اس آیت کا اہم دن چلّہ کرے اور چلہ میں روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چلّہ ختم ہوتے ہی ہر طرح سے خوشحال اور باعزت ہونا شروع ہو جائے گا۔

۳

اللہ کی نگہبانی میں رہنے کی دُعا

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ رَّقِيْبًا ○

اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ (پ ۲۲۔ احزاب۔ آیت ۵۲)

اللہ کی رحمت کی ایک صورت نگہبانی ہے ۔ لہذا جو انسان یا چیز اللہ کی نگہبانی میں آجائے وہ شیطانی شر سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور اسے نقصان یا تکلیف پہنچنے کا گمان ختم ہو جاتا ہے ۔ لہذا جو شخص یہ چاہے کہ وہ اللہ کی نگہبانی میں رہے

تو اسے چاہیے کہ مندرجہ بالا دعا صبح اٹھتے ہی پانچ مرتبہ اور سوتے وقت پانچ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ وہ ہر طرح کے شیطانی حملوں سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی شخص کا مکان یا کوئی جائداد ایسی جگہ پر ہو جہاں چوری وغیرہ کا خطرہ ہو تو روزانہ شام کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر اس جائداد کی حفاظت کی دعا کرے۔ تو انشاء اللہ مال و دولت چوری سے محفوظ رہے گا۔

جب کوئی شخص سفر پر جائے تو گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھ لے۔ انشاء اللہ حادثات سے محفوظ رہے گا۔ اور خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچے گا۔

والدین جب اپنے بچوں کو سکول یا باہر کہیں بھیجیں تو ان کی حفاظت کے لیے مندرجہ بالا دعا ایک مرتبہ پڑھ کر انھیں رخصت کریں۔ انشاء اللہ وہ بحفاظت گھر واپس آئیں گے۔

۴

حصولِ مرادات کا مؤثر وظیفہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔ (پ ۴۔ آل عمران، آیت ۱۷۳)

اللہ ہمارے کام بنانے والا ہے اور جو انسان صدق دل سے اس پر بھروسہ کر لیتا ہے۔ وہ اس کا ہر کام سنوار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک کا کارساز ہے اور تمام مخلوقات کی کفالت کرنے والا ہے۔ لہذا جو شخص اللہ کو مندرجہ بالا اسم کے ذریعہ پکارے گا اس کی ہر مراد پوری ہوگی

اگر کوئی شخص اس آیت کو جنگل میں درندوں کے خوف کے وقت پڑھے، تو خوف دور ہو جائے گا۔ زلزلہ اور آسمانی بجلی کے وقت اس دعا کو پڑھا جائے، تو

پڑھنے سے ان آفات سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص اس دعا کو روزانہ ۲۲ مرتبہ پڑھے وہ انشاء اللہ ہر قسم کی وباؤں سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص مسافرت میں اس دعا کو کثرت سے پڑھے، وہ بخیریت واپس آئے گا۔ جو شخص قید میں ہو اور قید سے رہائی چاہے تو وہ نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد رہائی پائے گا۔

جو شخص مقروض ہو اور قرضہ ادا کرنے کا ذریعہ بنتا ہوا نظر نہ آئے، تو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو روزانہ صبح ۱۰۰ مرتبہ اور ۱۰۰ مرتبہ شام پڑھے۔ انشاء اللہ قرضہ اترنے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس دعا کو روزانہ بعد نماز عصر ۷ مرتبہ پڑھا جائے تو پڑھنے والا ہمیشہ اللہ کے دامنِ حفاظت میں رہے گا۔

(۵)

اہلِ ایمان کی پسندیدہ دُعا

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَٰئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ○

وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تاریکی سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر رحم کرنے والا ہے۔ (پ ۲۲

احزاب، آیت ۴۳)

اہل ایمان پر اللہ تعالی ہر وقت مہربان ہے۔ انسان نادانی میں اپنے نفس پر انسانیت سوز ظلم کر لیتا ہے۔ یعنی جھوٹ، زنا، شراب، یتیم کا مال کھانا، سود، قتل، چوری، جادو، غیبت جیسے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ تو ان سے

چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مندرجہ بالا آیت کا ورد بہت سود مند ہے۔ جو شخص اس آیت کو روزانہ ۲۵۰ مرتبہ تلاوت کرے وہ انشاء اللہ ہر قسم کے گناہوں کی ظلمت سے نکل کر اللہ کے راستے پر روشنی میں آجائے گا اور بری عادات بالکل ترک ہو جائیں گی۔

جو شخص اسے روزانہ تین مرتبہ پڑھے وہ صاحبِ ایمان مرے گا۔ آخری وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا۔ قبر اور پُل صراط کی منزلیں آسان ہو جائیں گی۔

جو شخص اسے جمعرات کو بعد نماز عشاء ۱۴۰ مرتبہ پڑھے اس پر اسرار ربانی ظاہر ہوں گے۔

(۶)

اللہ کا خاص فضل حاصل کرنے کی دُعا

وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے (پ ۲۷۔ الحدید، آیت ۲۹)

ولایت، تقوٰی، صبر، شکر، توکل، امارت، عہدہ، مرتبہ، فراخیٔ رزق، صحت، نیک اولاد، بادشاہت، فقر۔ یہ سب اللہ کے فضل ہیں۔ جن میں یہ خصائص ہوں اور وہ اللہ کے فرمانبردار ہوں تو وہ حقیقی معنوں میں صاحبِ فضل ہیں۔ سمجھئے کہ ان پر اللہ کا خاص کرم ہے۔ وہ دنیا میں جس کام کو بھی ہاتھ لگائیں سرخرو ہوں گے چنانچہ مندرجہ بالا نعمتوں کو حاصل کرنے کے لیے اس دعا کا ہر شخص کو ورد کرنا چاہیئے لہذا جو شخص روزانہ اس آیت کا ۱۴۰ مرتبہ ورد کرے۔ وہ بہت جلد صاحبِ فضل ہو جائے گا۔ جس شخص کو لوگ حقارت سے دیکھتے ہوں، بوجہ غربت، افلاس، تنگیٔ رزق اور بے روزگاری، اس سے کلام تک کرنا پسند نہ کرتے ہوں تو اگر وہ اس

آیت کو روزانہ ۱۱۱ مرتبہ صبح اور ۱۱۱ مرتبہ شام پڑھے تو وہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ کی خاص نعمتوں سے مالا مال ہونا شروع ہو جائے گا۔

اگر کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو لیکن اسے اپنے مرتبہ کے مطابق ملازمت نہ ملے تو اسے چاہیئے کہ ۴۱ دن روزانہ بعد نماز مغرب اس کا وظیفہ کرے۔ تو انشاء اللہ اسے اپنے علم کے لحاظ سے عہدہ مل جائے گا۔

جو شخص اسے روزانہ ایک مرتبہ بعد نماز فجر اور ایک مرتبہ بعد نماز مغرب پڑھے تو وہ معاشرے میں معظم اور مکرم ہو جائے گا۔

(۷)

والدین کے حق میں اولاد کی دُعا

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ

اے رب ان دونوں (ماں باپ) پر رحم فرمانا جیسے کہ انھوں نے میری پرورش شفقت سے کی، چھوٹے ہونے کی حالت میں (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل، آیت ۲۴)

خواہ کوئی بادشاہ ہے یا گدا، امیر ہے یا غریب، حاکم ہے یا محکوم، مالک ہے یا نوکر، آقا ہے یا غلام، وہ سب کے سب بچپن کے دور سے گزر کر اس مقام تک پہنچے ہیں۔ بچپن میں جبکہ بچہ بالکل بے یار و مددگار ہوتا ہے تو والدین اسے پال کر جوان کرتے ہیں۔ بچے کی محتاجی اور بے بسی میں سہارا بنتے ہیں اس لیے والدین کا بڑا مقام ہے۔ بلکہ ماں کی اس ایک رات کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا جبکہ بچہ بستر پر پیشاب کر دیتا ہے تو وہ خود گیلی جگہ پر سوتی ہے اور بچے کو خشک جگہ پر لٹاتی ہے ایسے ہی والدین بچوں کے لیے کئی کراہت کے کاموں کو بھی برضا و رغبت سرانجام دیتے ہیں، اس لیے انسان ساری عمر نہ والد کا حق ادا کر سکتا ہے جو نہ معلوم کن مصیبتوں

سے گزر کر کمائی کرتا ہے اور پھر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے، اور نہ ہی اولاد ماں کا حق ادا کر سکتی ہے جو دردِ زہ برداشت کر کے بچے کو جنم دیتی ہے۔

اس لیے ماں باپ کے حق میں دعا کا بڑا درجہ ہے لہٰذا جو شخص اپنے ماں باپ کو فائدہ پہنچانا چاہے تو اسے مندرجہ بالا دعا پڑھنی چاہیئے، اگر ماں باپ زندہ ہوں تو پھر بھی انھیں مندرجہ بالا دعا کے پڑھنے سے اللہ کی رحمت کا سہارا ملے گا اگر وفات پا گئے ہوں تو پھر بھی اس آیت کے پڑھنے سے ان کی بخشش اور مغفرت ہوگی۔ اس آیت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمعرات کو بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ پڑھے۔

اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت الحمد شریف اور تینوں قل پڑھے اور اس کے بعد ۱۴ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنے فوت شدہ والدین کے حق میں ایصالِ ثواب کرے تو انھیں انشاء اللہ قبر میں راحت ہوگی۔

(۸)

دین و دُنیا میں حصُولِ بھلائی کی دُعا

اللہ تعالیٰ سے نیکی اور خیر طلب کرنا بہت بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے بھلائی طلب کریں اور انھیں اس دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی عزت اور بھلائی سے نوازا جائے۔ لہٰذا دین و دنیا میں سعادت اور بھلائی کے حصول کے لیے قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیت کو پڑھنا چاہیئے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے

اور ہم کو (دوزخ کی) آگ سے بچا۔ (پ ۲ - البقرہ - آیت ۲۰۷)

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ دعاؤں میں سے ہے۔ کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو بذات خود کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بزرگان اور صوفیاء بھی اس دعا کو کثرت سے پڑھتے رہے ہیں۔

جو شخص اس دعا کو روزانہ ہر نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے پڑھے وہ اللہ کے فضل وکرم سے ہمیشہ خوشحال رہے گا اور اس کے ہر کام میں خیر وبرکت پڑے گی۔ لیکن جو شخص اس آیت کے اسرار جاننا چاہے وہ اسے چالیس روز تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے تو اس پر بذریعہ خواب یا مراقبہ دنیا اور آخرت کی نعمتوں کے اسرار کھلیں گے۔ پھر جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو وہ بھی اسے کثرت سے پڑھے تو اسے اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔

مسند احمد میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں اس دعا کو کثرت سے پڑھا ہے، اسی طرح ایام حج میں اس کو کثرت سے پڑھا جاتا ہے اور خصوصاً طواف کے وقت اور میدان عرفات میں اس دعا کو کثرت سے پڑھا جاتا ہے

مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے بیمار کی عیادت کے وقت اس دعا کے پڑھنے کی تاکید کی تھی جو بیماری سے سوکھتا چلا جاتا تھا اور اس نے حضور کو بتایا کہ میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ آخرت کی بجائے مجھے دنیا ہی میں سزا دے دی جائے۔ لیکن آپ نے فرمایا، بندہ خدا کی سزا کو کیسے برداشت کر سکتا ہے۔

رَبَّنَا کی جگہ اَللّٰھُمَّ بھی پڑھا جاتا ہے۔

۹

رحمت اور حصولِ علم کی دُعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ﴿۷﴾

اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم بہت وسیع ہے (پ ۲۴۔ مؤمن، آیت ۷)

علم بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے اور خاص کر باطنی علم تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات سے ہے۔ لہذا علم اور رحمت کے بارے میں اس دعا کے اسرار اور اثرات بہت قوی ہیں۔ زمین و آسمان کا باطنی علم اس آیت کے ورد میں چھپا ہے چنانچہ جو حضرات یہ چاہتے ہوں کہ ان پر اللہ کی رحمت زیادہ ہو اور ان کے علم میں اضافہ ہو تو وہ اس آیت کو روزانہ ۳۲ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ وہ اللہ کی رحمت میں بہت وسعت پائیں گے اور ان کا ہر بگڑتا ہوا کام بھی سنورتا چلا جائے گا۔

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ ۱۰۰۲ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے تو رحمت کے فرشتے اس پر ظاہر ہوں گے۔ اور وظیفہ ختم ہونے پر اللہ کے حضور جو مانگے گا انشاء اللہ پائے گا۔

جو شخص بذریعہ مراقبہ مرنے کے بعد کے حالات جاننا چاہے کہ قبر میں سوال جواب کیسے ہوتا ہے۔ حشر نشر کیا ہے۔ جنت دوزخ کیا ہے؟ راحت اور عذاب کی مشاہداتی کیفیات کیا ہیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس آیت کو اعتکاف میں پڑھے۔ انشاء اللہ بذریعہ خواب یا مراقبہ اس پر موت کے بعد کے حقائق ظاہر ہوں گے۔

پیغمبرانِ حق کی دُعائیں

اللہ کے پیغمبرانِ حق وہ محبوب ہستیاں ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہلِ دنیا میں پیغامِ حق پھیلانے کے لیے مبعوث فرمایا۔ انھوں نے اپنے اپنے دور میں دعوتِ حق دی۔ اس دعوتِ حق کو پھیلانے کے لیے انھیں بیشمار مصائب سے دوچار بھی ہونا پڑا۔ بلکہ اکثر حالات میں دعوت اور تبلیغ کے سلسلے میں پیغمبران اور باطل قوتوں کے درمیان معرکہ آرائیاں بھی ہوئیں اور آخر اللہ کی برگزیدہ ہستیوں کو فتح اور کامرانی نصیب ہوئی اور باطل ہمیشہ ملیامیٹ ہوا۔ پیغمبرانِ حق کے ان واقعات اور حالات کو قرآن پاک میں قدرے تفصیل اور موقع و محل کے مطابق مختلف سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اکثر سورتیں پیغمبرانِ حق کے ناموں سے منسوب ہیں۔ پھر ان سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے جو انھوں نے خاص مقام اور حالات کی نسبت سے پڑھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی امدادِ غیبی سے ہر کڑے وقت میں مدد کی۔ بلکہ انبیاء کرام تو اہلِ دنیا کے لیے سراپا رحمت ہوتے تھے اور خاصکر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس دنیا والوں کے لیے اور دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔

وہ دعائیں اور کلمات جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو سکھلائی تھیں اور جس مقصد کے لیے وہ دعائیں پڑھی گئیں، آج بھی اگر وہی دعائیں انھی مقاصد کے لیے پڑھی

جائیں تو اللہ کی رحمت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے وہ دعائیں بارگاہ رب العزت میں مقبول و منظور ہوں گی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء کرام صوفیا اور فقراء نے ان دعاؤں کو مختلف حالات میں پڑھا اور پھر اللہ کی مدد چاہی تو اس دعا کی پکار سے ان کے وہ مقاصد حل ہوئے جن کے لیے انھوں نے دعائیں پڑھیں۔ پھر اللہ کے بزرگان نے ان کے پڑھنے کے طریقے بتائے۔ ان بتائے ہوئے طریقوں کو مریدین خاص نے اپنا کر فیوض و برکات حاصل کیے۔

ذیل میں اب وہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو پیغمبروں کے نام سے منسوب ہیں۔ اور جس مقصد کے لیے وہ دعا پڑھی جائے اس کا بھی تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

محمد اجمل مفتاحی

حضرت آدم علیہ السّلام کی دُعا

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے اس جہان فانی میں اتارے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں چند کلمات سکھائے جو انھوں نے پڑھے تو اللہ تعالےٰ نے انھیں معاف کرکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو زمین پر آباد کیا تھا۔ قرآن پاک کی سورۂ اعراف میں اس دعا کا ذکر ہوا ہے اور وہ دعا یہ ہے:-

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر (گناہ کرکے) بڑا ظلم کیا ہے اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو ضرور ہی ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔

یہ وہ چند کلمات ہیں جن کے پڑھنے سے اللہ کے حضور مغفرت اور معافی ملتی ہے ہم گنہگاروں سے رات دن بے شمار غلطیاں اور لغزشیں سرزد ہوتی ہیں۔ چنانچہ اللہ سے اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرنے کے لیے اس دعا کا ورد کرنا چاہیئے۔

اللہ کے نیک بندوں پر ہمیشہ خوفِ الٰہی طاری رہتا ہے اور وہ اللہ کے حضور استغفار کرتے رہتے ہیں اور استغفار کے لیے یہ دعا نہایت ہی اکسیر ہے۔

بزرگانِ دین نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ جس شخص پر اپنے بُرے اعمال کے باعث کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو اگر وہ شخص اس دعا کو خلوص

نیت اور صدقِ دل سے پڑھے گا تو اس کی وہ آفت اور مصیبت ٹل جائے گی۔

جو شخص راہ راست پر آنا چاہے اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو وہ شخص رات کے پچھلے پہر اٹھ کر اللہ کے حضور گڑگڑا کر ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے ضرور راہِ حق مل جائے گا۔ اور اللہ کی رحمت سے اس کا دل گناہوں سے متنفر ہو جائے گا اور اسے برائیوں سے بچنے کی توفیق ملے گی۔

سکونِ قلب کے لیے بھی یہ دعا نہایت ہی اکسیر ہے۔ جب انسان کا سکون ہر طرح سے برباد ہو جاتے اور پریشانیوں میں گھِر جائے تو دعا کے پڑھنے سے سکون میسر آئے گا۔ سکونِ قلب کے لیے یہ دعا بعد نماز مغرب مسجد میں بیٹھ کر گیارہ مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

محمد اجمل مفتاحی

حضرت نوح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات قدوس ہے، تمام دنیاوی قیود اور نقائص امکانیہ سے مبرّا ہے اور اسے قدوس سمجھنا چاہیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان قدوسیت کے ساتھ ہی اسے اپنا معبود سمجھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا حقیقی معبود ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو الوہیت خدا کی دعوت دی، انھیں کہا کہ تم خدائے واحد کو اپنا معبود بنا لو۔ اور حضرت نوح علیہ السلام دراصل وہ پہلے پیغمبر ہیں جنھوں نے قوم کو دعوت دی کہ تمھارا اصل تعلق معبود کے ساتھ ہے لہٰذا اس کی عبادت کرو۔ لیکن اس دعوت کے جواب میں قوم نے آپ کی مخالفت کی۔ صرف چند حضرات آپ کے ساتھی بنے۔ اور انھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ وہ لوگ ہدایت پا گئے۔ مگر عرصۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام، اور ان کی قوم کے درمیان حق و باطل کی کش مکش جاری رہی۔ حتیٰ کہ انھوں نے آپ کی دعوت کو اپنے اقتدار کا زوال سمجھتے ہوئے آپ کو تکالیف دیں، آپ کے ساتھ طرح طرح کی شرارتیں کیں، ان تکالیف اور دشمنوں کی شرارتوں کے دوران انھوں نے قدم قدم پر دین حق کی سربلندی کے لیے اللہ کے حضور دعائیں مانگیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کیا لہٰذا آج بھی اگر کوئی شخص لوگوں کو حق کی دعوت دے اور مسلمانوں میں اصلاح کی کوشش کرے تو لامحالہ اسے تبلیغ و اصلاح میں مشکلات پیش آئیں گی، تو ان مشکلات کے دوران ثابت قدمی اور نصرت الٰہی کے لیے اُسے

چاہیئے کہ وہ ان دعاؤں کا ورد کرے جن کا ورد حضرت نوح علیہ السلام نے کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعائیں درج ذیل ہیں:۔

(۱)

دُعائے نُصرت

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○

اے میرے رب! میں مغلوب ہوا ہوں۔ سو میری مدد فرما (پ ۲۷، القمر، آیت ۱۰)

تشریح:۔ قوم نوح نے جب حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو دیوانہ کہا تو آخر قوم کے رویّہ سے دل برداشتہ ہو کر آپ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا پر پانی کا عذاب نازل کیا۔

فوائد و اسرار:۔ صوفیاء اور فقراء کے نزدیک اس دعا کے بیشمار فوائد ہیں۔ کیونکہ اس دعا میں دشمنانِ دین پر غلبہ اور فوقیت حاصل کرنے کی التجا ہے۔ لہٰذا اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خاص مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ جب کوئی شخص دشمنوں کے نرغے میں ہو اور ان کے ظلم و ستم سہتا ہوا اس حد تک آ جائے کہ بظاہر اس کا جینا دُوبھر کر دیا گیا ہو۔ زندگی بسر کرنے کے ظاہری اسباب چھین لیے ہوں اور اللہ کا بندہ مغلوب ہوتا ہوا نظر آتا ہے تو ایسے حالات میں دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

(۲)

خدائی مدد کی دیگر دُعا

کٹھن حالات میں حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ سے مدد طلب کرنے

کے لیے مندرجہ ذیل دعا بھی مانگی۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○

خدایا! جس وجہ سے انھوں نے مجھے جھٹلایا اس میں میری مدد کر (پ ۱۸، مومنون، آیت ۲۶)

اس دعا کے پڑھنے سے مخالفوں میں اللہ سے مدد ملتی ہے لہذا جب جھوٹے لوگ تنگ کریں تو اس دعا کو کثرت سے پڑھو، انشاءاللہ اللہ فوراً مدد کرے گا۔

(۳)

دُعائے فتح

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو ہر طرح سے سمجھایا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور انھیں کہا کہ میں تمھارا پیغمبر ہوں اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا آخرکار آپ کی دعوت پر قوم زیادہ بگڑتی گئی اور انھوں نے آپ کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنے کی دھمکی دی تو اس پر حضرت نوح علیہ السلام نے حق کے غلبہ اور فتح یاب ہونے کے لیے مندرجہ ذیل دعا مانگی۔

رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ہے پس تو میرے اور ان کے درمیان (فتح کے ساتھ) فیصلہ کردے اور نیز مجھے اور میرے ساتھ جو ایمان لانے والے ہیں ان سب کو نجات دے (پ ۱۹۔ الشعراء، آیت ۱۱۷-۱۱۸)

④

حضرت نوح علیہ السلام کی کافروں کی بربادی کی دُعا

قوم نوح جب مورتیوں کی پرستش سے باز نہ آئی اور حضرت نوح علیہ السلام کو بذریعہ وحی پتہ چل گیا کہ اب یہ قوم ایمان قبول نہیں کرے گی بلکہ ظلم ہی میں مبتلا رہے گی اور نہ ہی خدائے واحد کو ماننے گی تو پھر حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے لیے بددعا کی کہ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان سب کو ہلاک کر دے اور ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رکھ تاکہ باقی جو بچیں وہ تیرے ماننے والے ہی ہوں ۔ لہٰذا آپ نے ان کافروں کی تباہی کے لیے مندرجہ ذیل دعا مانگی۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ○

اے میرے پروردگار! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ اگر تو نے انھیں رہنے دیا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور نسل بھی جو ہوگی سو کافر اور فاجر ہوگی ۔ یا الٰہی! مجھے میرے ماں باپ اور اس کو جو میرے گھر میں ایماندار ہو کر داخل ہو جائے اور باقی ایماندار مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے اور ان ظالموں کی ہلاکت کو بڑھا دے ۔ (پ ۲۹ ۔ نوح ۔ آیت ۲۶ تا ۲۸)

۵

کارسازِ حقیقی سے سہارا لینے کی دُعا

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب خبر دے دی کہ تم کشتی بنالو اور اس میں مومنین کو بٹھا لینا۔ اس کے بعد جب عذاب آئے گا سب کافر اس عذاب میں غرق ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اس خبر پر حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی اور جب طوفانِ نوح کا آغاز ہوا تو آپ نے اپنے تمام ساتھیوں کو اس میں بٹھا لیا تو اس کے بعد اللہ کے حضور دعا کی کہ یہ تیری مدد اور سہارے سے چلے گی اور اس وقت آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا رب غفور رحیم ہے (پ ۱۲۔ ہود۔ آیت ۴۱)

۶

بہتر منزل کے حصول کی دُعا

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○

اے میرے پروردگار! مجھے خیر و برکت کی منزل پر اتار، بے شک تو بہتر منزل دینے والا ہے (پ ۱۸۔ المؤمنون۔ آیت ۲۹)

۷

حضرت نوح علیہ السلام کا استغفار

حضرت نوح ؑ کا نافرمان بیٹا جب طوفان کی نذر ہونے لگا تو حضرت نوح ؑ

نے اللہ تعالیٰ سے اس کی نجات کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا یہ بیٹا تیرے اہل میں سے نہیں کیونکہ نافرمان ہے۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ سے اہل کی نجات کا وعدہ کیا تھا اسی وجہ سے انھوں نے دعا مانگی۔ مگر جب وضاحت ہوگئی تو اس پر حضرت نوحؑ نے معذرت کی اور بخشش کی دعا مانگی۔

رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ؕ
وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں آئندہ تیری بارگاہ میں ایسا سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہ ہو۔ اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور رحم نہ فرمایا تو میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جو نامراد ہوئے۔ (پ ۱۲۔ ہود آیت ۴۷)

محمد اجمل مفتاحی

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

خداوند قدوس کی بیشمار صفات ہیں۔ ہر صفت دوسری سے جُدا ہے۔ ایک صفت اس کی یہ ہے کہ وہ سب سے اعلیٰ قدردان ہے۔ اور جس کی وہ قدر کرے وہ دنیا میں عظیم ہو جاتا ہے اس کی قدردانی کا ایک روپ بندے سے دوستی کا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے وہ جلیل پیغمبر ہیں جنھیں اللہ نے اپنی دوستی سے نوازا اور آپ کو اپنا خلیل بنایا۔ اللہ تعالیٰ سے دوستی کا معیار یہی ہے کہ اس کی عظمت اور حاکمیت کو تسلیم کیا جائے۔ پھر جو وہ کہے اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالتے ہی اللہ کی وحدانیت کو قبول کیا اور اللہ کو اپنا الٰہ مانا اور اسی کو اپنا رب سمجھا۔ آخر اسی تسلیم و رضا کے بعد اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبوت سے نوازا اور کہا اب جو لوگ مجھے نہیں مانتے انھیں دعوتِ حق دو۔ جونہی حضرت ابراہیمؑ نے اسلام کے منکرین کو دعوتِ حق دی تو حاکمانِ وقت آپ کے خلاف ہو گئے۔ آخر آپ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ پھر نہ صرف ظلم وستم پر اکتفا کیا بلکہ نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جان لینے کے درپے ہوا۔ حتیٰ کہ اس نے ایک بہت بڑی آگ تیار کروائی۔ اور آپ کو اس نے اس آگ میں ڈال دیا۔ اس وقت خدا کی خدائی بھی بول اٹھی کہ ابراہیم! تمھیں میرا نام لینے پر آگ میں ڈالا گیا ہے مگر یہ آگ تمھارا ایک بال بھی نہیں جلا سکتی۔ کیونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ میرے تابع ہے اور جا! تو میرا خلیل ہے اور جو لوگ تیرے

مقابلے میں ہیں انھیں نیست و نابود کردوں گا۔ لیکن جب لوگ تمہارا ایمان جانچیں آپ صبر و ضبط سے کام لیں۔ حتیٰ کہ اسی جانچ کے سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا۔ حتیٰ کہ اپنے باپ کو بھی اللہ کی خاطر چھوڑنا پڑا۔ پھر راہ حق میں بیشمار مصائب برداشت کرنے پڑے۔ دور دراز کے سفر کرنے پڑے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں مگر جب دور آزمائش ختم ہوا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازدیا۔ بلکہ بڑھاپے میں اولاد سے سرفراز کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زندگی کے کئی موقعوں پر اللہ کے حضور دعائیں کیں، ان دعاؤں کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مختلف اوقات میں اور جن حالات میں دعائیں مانگیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱)

قبولِ خدمت کی دُعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

اے ہمارے رب! ہمارے (اس کام کو) قبول فرما۔ درحقیقت تو ہی (دعاؤں کے) سننے والا ہے (اور دلوں کی نیتوں کو) جاننے والا ہے۔ (پ ۲۔ البقرہ۔ آیت ۱۲۷)

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی جب آپ نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور جس خلوص اور نیک نیتی سے آپ نے خانۂ خدا بنایا تھا وہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا، لہذا تعمیر کے وقت آپ نے اللہ کے حضور التجا کی کہ یا الٰہی یہ گھر جو ہم نے تیرا بنایا ہے اسے قبول فرما۔ لہذا حضرت ابراہیمؑ کی سُنت سمجھتے ہوئے ہر نیک کام کرتے ہوئے یا اس کی تکمیل پر مندرجہ بالا دعا پڑھنی چاہیئے۔

اس دعا کے بارے میں صوفیاء اور فقراء کا نظریہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص نیا مکان تعمیر کرے اور عمارت بنائے تو اس کی تکمیل پر اللہ کے حضور حسب توفیق نذر و نیاز پیش کرے اور مندرجہ بالا دعا کو کثرت سے پڑھے۔ بہتر تو یہ ہے کہ اس دعا کو دوست احباب مل کر سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں تو انشاء اللہ نئے مکان کی تعمیر، بنانے والے کے لیے باعث برکت ہوگی۔ اور خاص کر جب کوئی شخص مسجد بنوائے تو تعمیر مسجد کے دوران اور تکمیل پر اس آیت کا ورد کرے یا کروائے۔ انشاء اللہ تعمیر کی قبولیت کی اطلاع اسے خواب میں ملے گی۔

(۲)

حصولِ خیر و برکت کی دُعا

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

پروردگار! ہم کو اپنا (بندہ) فرمانبردار بنا اور ہماری نسل میں ایک امت (پیدا کر)

جو تیری حکم بردار ہو۔ اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصور
سے درگزر کر۔ بیشک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے
ہمارے پروردگار ان (مکہ والوں) میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیج کر
ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب (آسمانی) اور عقل (کی باتیں)
سکھائے اور ان (کے نفوس) کی اصلاح کرے بیشک تو ہی بااختیار (اور)
صاحبِ تدبیر ہے (پ ۱۔البقرہ، آیت ۱۲۸۔۱۲۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں اللہ تعالیٰ سے استقامت عبادت اور اپنی اولاد میں سے ایک رسول طلب کیا ہے۔ اور اس دعا کے اثرات بہت ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی نسل میں نیک انسان پیدا کرنے کی خواہش رکھتا ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی اولاد میں سے نیک اور صالح مرد پیدا ہوں گے۔

اس دعا کے پڑھنے سے انسان کے گناہ بھی معاف ہوتے ہیں اور توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اس دعا کو نماز کے بعد ایک بار پڑھنا بہت بہتر ہے۔

۳

محمد اجمل مفتاحی اضافۂ رزق کی دعا

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط

اے میرے پروردگار، (اس شہر مکہ) کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں
میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں ان کو پھل پھلاری کھانے کو دے
(پ ۱۔البقرہ۔آیت ۱۲۵)

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شہر مکہ کے لیے اور وہاں کے رہنے والوں کے اضافۂ رزق کے لیے کی تھی۔ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ یہ تخصیص والی دعا حرمت کعبہ کے بنانے سے پہلے تھی۔ اس لیے کہا کہ خدایا اس جگہ کو امن والا شہر بنا۔ مگر جب بیت اللہ تیار ہوگیا اور شہر آباد ہوگیا اور حضرت اسحٰقؑ جو حضرت اسمٰعیلؑ سے تین سال چھوٹے تھے، تولد ہو چکے تو یہ دعا مانگی جس میں کہا کہ اس شہر کو امن والا بنا دے اور رزق کی بھی دعا کی۔

اس دعا کے فوائد مخصوص ہیں۔ جو شخص یہ دعا حصولِ رزق کے لیے صبح شام پڑھے تو اسے نامعلوم ذرائع سے رزق حاصل ہوگا اس دعا سے استقامتِ ایمان بھی حاصل ہوتی ہے۔

جب کوئی اللہ کا بندہ کسی غیر آباد جگہ کو آباد کرنا چاہتا ہے تو یہ دعا مانگتا ہے۔ تو اس دعا کی خیر و برکت سے وہ جگہ آباد ہو جاتی ہے۔ اگر کسی جگہ یا کسی ملک میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو تو اس دعا کے پڑھنے سے امن ہو جاتا ہے۔

(۴)

نیک اولاد حاصل کرنے کی دعا

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار! مجھ کو نیک روحوں میں سے (ایک نیک روح بطور فرزند) عطا فرما (پ ۲۳۔ صافات، آیت ۱۰۰)

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑھاپے میں مانگی جبکہ آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی تو انھوں نے اللہ کے حضور اولادِ نرینہ کی خواہش کی اور مندرجہ بالا الفاظ سے اللہ کے حضور دعا کی۔ جب ان کی یہ دعا قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک

لڑکے کی خوشخبری دی۔

نیک اور صالح اولاد کے حصول کے لیے یہ دعا بہت اکسیر ہے۔ جس شخص کے گھر اولاد نہ ہو اسے چاہیئے کہ اس آیت کو روزانہ ۱۰۰ مرتبہ صبح اور ۱۰۰ مرتبہ شام پڑھے۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں اولاد نرینہ سے ہمکنار ہوگا۔ اس دعا کے پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر جمعرات کو روزہ رکھے اور جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب کو اس دعا کا کثرت سے ورد کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد اللہ کی رحمت سے فیضیاب ہوگا۔

(۵)

اپنے اور والدین اور عام مسلمانوں کے لیے طلب برکت و مغفرت کی دعا

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اے ہمارے پروردگار! میں نے تیرے معزز گھر (کعبے) کے پاس (اس) بیابان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں اپنی کچھ اولاد (لاکر) بسائی ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں، تو ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہوں۔ اور (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے ان کو روزی دے۔ تاکہ یہ (تیرا) شکر کریں۔ اے ہمارے پروردگار! جو (مطلب) ہم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں تجھ کو (سب) معلوم ہیں۔ اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔ خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ (دو بیٹے) عنایت کیے۔ کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں اور (نہ صرف مجھ کو بلکہ) میری اولاد کو بھی۔ اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ اور (سب) ایمان والوں کو بخش دیجیو۔

(پ ۱۳۔ ابراہیم، آیت ۳۶ تا ۴۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بڑی اہم ہے اور طویل ہے۔ اس دعا میں انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد آباد اور شاد کرنے کی التجا کی ہے۔ پھر ساتھ ہی اللہ سے نیک روزی بھی طلب کی ہے۔ پھر یہ عرض کیا کہ یا اللہ! انھیں روزی اس لیے عطا کر تاکہ یہ تیرے شکر گزار بندے بن جائیں۔ پھر انھوں نے اس دعا میں اپنے بیٹے اسمٰعیل اور اسحٰق علیہ السلام کے ملنے پر اللہ کا شکر بھی ادا کیا ہے کیونکہ آپ کو اولاد بڑھاپے میں ملی تھی۔ اس لیے آپ اللہ کی اس عنایت پر بڑے ہی شکر گزار تھے۔ پھر اس دعا کے آخر میں وہ حصہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

اس دعا کے کثیر فوائد ہیں۔ اس دعا کے پڑھنے سے انسان کے والدین کی مغفرت ہوتی ہے اور اہل ایمان کی بخشش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع قائم ہوتا ہے۔ اولاد نیکی کی طرف راغب ہوتی ہے، لہذا جو شخص اسے نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اس کی جان، مال، عزت، رزق بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں خیر و برکت حاصل ہوگی۔

(۶)

کافروں کی ایذاؤں سے محفوظ رہنے کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو کافروں (کے جور و ظلم) کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف کر۔ بے شک تو زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ (پ ۲۸ ممتحنہ۔ آیت ۶۔)

یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کافروں کی ایذا رسانیوں سے بچنے کے لیے کی لہذا شر پسند لوگوں سے بچنے کے لیے یہ دعا بہت مفید ہے۔ یہ دعا دراصل غیروں پر غلبہ حاصل کرنے کی ہے جو شخص ظالموں میں پھنسا ہو یا ایسی مشکلات میں ہو جن میں لوگ اسے تنگ کرتے ہوں تو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو پڑھے تو انشاء اللہ غلبہ پائے گا اس دعا کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مصیبت سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت بن جاتی ہے۔

۷

دُعائے امن و عافیت و استقامت برایمان

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن کی جگہ کر اور مجھ کو اور میری نسل کو اس گمراہی سے بچا کہ لگے بتوں کو پوجنے اے میرے پروردگار! کچھ شک نہیں کہ ان بتوں نے اکثر لوگوں کو گمراہ کیا ہے تو جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تُو بخشنے والا مہربان ہے (پ ۱۳، ابراہیم، آیت ۳۵)

یہ دعا بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شہر مکہ کو امن والا شہر بنانے کے لیے مانگی تھی۔ اس دعا کا ایک فائدہ تو استقامتِ ایمان ہے کہ اس کے پڑھنے سے انسان کا ایمان پختہ ہوتا ہے پھر دعا کے پڑھنے سے دلی وسواس بھی دور ہوتے ہیں جو بداعتقادی کا شکار ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے، انشاء اللہ راہِ راست پر آجائے گا۔

اس دعا کے پڑھنے سے انسان کو بخشش بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس دعا کا خاص عمل یہ ہے کہ جو بچے نافرمان اور بے راہ ہوں تو ان کے والدین روزانہ بعد نماز فجر اس آیت کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے انھیں پلایا جائے تو انشاء اللہ بچے راہِ راست پر آجائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السّلام کی دُعا

قرآن پاک میں حضرت یوسف علیہ السلام کا پورا قصہ سورۃ یوسف میں بیان ہوا ہے اور اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں جو انھوں نے مانگی تھی۔ اس دعا کا موقعہ محل یہ تھا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں حکومت کے سربراہ بن گئے۔ اور آپ کے والدین عرصہ دراز کی جدائی کے بعد مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو آپ نے اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ کے حضور یہ دعا مانگی۔

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○

اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز حقیقی ہے۔ (بس تجھ سے اتنی غرض ہے کہ) مجھے مسلمان ہوتے ہوئے وفات دے اور نیکوں سے جا ملا۔

اسرارِ دُعا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کے بھی بے شمار فوائد ہیں اس کا سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی سالک جو روحانی منزل پر رواں دواں ہو تو وہ اس آیت کو کثرت سے پڑھے تو خواب یا مراقبہ میں اس پر زمین اور آسمان کے اسرار ظاہر ہوں گے۔ آسمانوں کے اوپر اللہ کی جو مخلوق رہتی ہے اس کا دیدار ہوگا اور جس طرح آخرت برپا ہوگی اس کے مشاہدات نظر آئیں گے لیکن اس

آیت کے ان اسرار کے حصول کے لیے مرشد کامل کی باطنی توجہ کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ توجہ کے بغیر بات نہیں بنتی۔

خاتمہ بالخیر کے لیے بھی ہر عالمِ دین، امام مسجد بلکہ ہر مسلمان کو نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا ضروری ہے اور جو شخص ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ اس دعا کو عمر بھر پڑھتا رہے تو اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

بزرگانِ دین اور اولیاء کے معمول کے مطابق اگر کوئی شخص اس دعا کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ اول آخر درود شریف ۴۱ روز تک پڑھے تو اس کی ہر وہ مشکل آسان ہو جائے گی جس کا وہ خواہشمند ہوگا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دیگر دعا

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

اے میرے رب! قید مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کے مکر نہیں پھیر دے گا تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ (پ ۱۲۔ یوسف، آیت ۳۳)

حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت زلیخا سے بچنے کے لیے جب یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور اس دعا کے پڑھنے سے حضرت زلیخا کے مکر کے اثرات ختم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی خیر و برکت سے عصمتِ نبی کی حفاظت کی۔

اسرار:۔ صوفیاء اور اللہ کے فقیروں نے اس دعا کے بارے میں کہا ہے کہ جب

کوئی نیک اور پاکباز مرد یا عورت ایسے لوگوں کے فریب میں پھنس جائے جو اس نیک باز کو زبردستی زنا، شراب، جُوا، یا کسی اور کبیرہ گناہ میں مبتلا کرنا چاہیں تو اس صورت میں ان ظالموں کے مکروفریب اور ظلم سے بچنے کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیئے اور اس دعا کے اثر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی صورتحال پیدا ہو گی کہ نیک مرد یا عورت کی عصمت محفوظ ہو جائے گی۔

ایسی عورتیں جنھیں لوگ مجبور کر کے زبردستی بدکاری کروائیں بلکہ انھیں بدکاری کے پیشہ میں ملوث کر دیں تو وہ اس بدکاری سے خلاصی پانے کے لیے اس دعا کو تہجد کے وقت ایک سو مرتبہ روزانہ اکتالیس دن تک پڑھیں تو ان کے لیے اس پیشہ سے خلاصی پانے کے لیے ضرور کوئی تدبیر نکل آئے گی۔

اس آیت کا اس صورت حال میں بھی بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے جب کہ کوئی نوجوان کسی لڑکی کو مختلف قسم کے سبز باغ دکھلا کر اپنی ہوس پرستی کے لیے اسیر کرتا ہے اور بے سمجھ اور انجام سے بے خبر بے چاری معصوم بچیاں مکار اور شریر لوگوں کے جال میں پھنس کر اپنی عاقبت خراب کر لیتی ہیں۔ تو جب کبھی ایسی صورتحال پیدا ہو تو بچیوں کو خود یا ان کے سمجھ دار والدین کو اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر یا پڑھا کر اللہ کے حضور حفاظتِ عصمت کی دعا مانگنی چاہیئے تو میرا اللہ ضرور قبول فرما کر بہتر صورت نکال دے گا۔

محمد اسمٰعیل مفتاحی

حضرت شعیب علیہ السلام

مدین شام کے قریب ایک علاقہ تھا جو اس زمانے میں سرسبز و شاداب تھا اہلِ مدین عربی النسل تھے۔ مذہبی لحاظ سے وہ مظاہر فطرت کے پرستار تھے حضرت شعیب علیہ السلام اس قوم کی طرف پیغمبر مبعوث ہوئے۔ قومِ شعیب میں جہاں اعتقادی برائیاں تھیں وہاں اخلاقی برائیاں بھی بہت تھیں۔ وہ لوگ کاروبار اور تجارتی لین دین میں بے ایمان تھے۔ بلکہ خاص طور پر ناپ تول کی کمی میں حد سے گزر گئے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام ایسی بدفطرت قوم کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے ان میں تبلیغ فرماتے رہے اور آپ نے انھیں احساس دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی تم اللہ کے نافرمان اور ناشکرے ہو۔ اگر تم اپنی برائیوں سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کر دے گا۔ مگر آپ کی قوم نے آپ کی ایک نہ مانی لیکن حضرت شعیب علیہ السلام عرصہ دراز تک انھیں سمجھاتے تھے۔ آخرکار قوم کے بڑے بڑے لوگ آپ کے خلاف ہو گئے اور انھوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ڈرایا بلکہ قوم نے کہا کہ اگر تمھارے قبیلے کا لحاظ نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار کر ڈالتے۔ اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کے لیے عذاب کی بددعا کی اور آپ کی بددعا سے اس قوم پر عذاب نازل ہوا۔ اور وہ قوم نیست و نابود ہو گئی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دُعائیں

قرآن پاک میں حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ مختلف سورتوں میں بیان ہوا ہے۔ اور آپ کے واقعات میں چند دعاؤں کا بھی ذکر آیا ہے اور وہ دعائیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱)

سُورت ہُود کی دُعا

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

اور مجھے جو توفیق ہوتی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (پ ۱۲ ہود۔ آیت ۸۸)

حضرت شعیب علیہ السلام کی خواہش تھی کہ ان کی قوم راہ راست پر آجائے اور ان کی ہدایت اور بہتری کے لیے جو کچھ آپ نے کیا اس کے بارے میں آپ دعا مانگا کرتے تھے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دورانِ تبلیغ آپ نے مندرجہ بالا دعا مانگی۔ جس میں اللہ پر توکل، اور رجوع کا درس ہے۔

(٢)

فتح حاصل کرنے کی دعا

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ○

ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کو فتح دے۔ اور تو بہترین فتح دینے والا ہے۔ (پ ۹۔ اعراف، آیت ۸۹)

محمد اجمل مفتاحی

حضرت سُلیمان علیہ السّلام

حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وہ برگزیدہ ہستی تھی جو بیک وقت حاکم وقت اور نبی بھی تھے۔ آپ کے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام بھی پیغمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی حکومت دی تھی جو انسانوں کے علاوہ جانوروں، پرندوں اور جنات پر بھی تھی۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل دانائی سے نوازا تھا۔ آپ کے دورِ حکومت میں ملکہ بلقیس کا واقعہ بڑا مشہور ہے۔ اس کے علاوہ سورت نمل میں چیونٹیوں کا واقعہ بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ عقل عطا کی تھی کہ آپ تمام مخلوقاتِ ذی روح کی زبان جانتے تھے۔ اس کے علاوہ ہوا بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھی۔ آپ نے جہاں جانا ہوتا آپ ہوا کو حکم دیتے تو ہوا آپ کو وہاں پہنچا دیتی۔

حضرت سُلیمان علیہ السّلام کی دُعائیں

قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات و واقعات کے ضمن میں جو دعائیں مذکور ہوئی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ
عَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ

بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کر تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہیں اور یہ کہ میں اچھے کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لے

(پ - ۱۹ - النمل، آیت ۱۹)

(۲)

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

اے میرے رب! مجھے معاف کر اور مجھے ایسا ملک دے جس کی مثال میرے بعد بھی نہ ملے۔ بیشک تو بہت دینے والوں میں سے ہے۔ (پ ۲۳، ص، آیت ۳۵)

محمد اجمل مفتاحی

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے لاڈلے پیغمبر تھے، آپ کے والد کا نام عمران بن تاہث تھا اور والدہ کا نام یوحا نبذ تھا۔ جب آپ مصر میں پیدا ہوئے تو اس وقت فرعون کی حکومت تھی۔ فرعون کو نجومیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پیشین گوئی سے آپ کی پیدائش سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ ہوگا جو تمھاری حکومت ختم کرے گا۔ لہٰذا جو بچہ پیدا ہوتا فرعون اسے قتل کروا دیتا۔ موسیٰ علیہ السلام کو آپ کے والدین نے ایک صندوق میں بند کر کے خدا کے بھروسے پر دریا میں صندوق بہا دیا۔ آخر وہ صندوق پکڑ کر فرعون کے خادموں نے اس کے گھر پہنچا دیا۔ اس طرح موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر ہی پل کر جوان ہوئے۔ جب آپ بڑے ہوئے تو آپ کی فرعون سے ٹکر ہوئی۔ پھر آپ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس رہے اور ان کی لڑکی سے آپ کی شادی ہوئی۔ اس دوران آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد آپ نے پھر فرعونیوں کو دعوت حق دی۔ فرعون اور اس کے حواریوں کے ساتھ سخت مقابلہ رہا۔ آخر اللہ نے آپ کو مصر چھوڑنے کا حکم دیا لیکن فرعون نے چاہا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے لہٰذا اس نے آپ کا تعاقب کیا اور دریائے نیل میں غرق ہوا۔ اس کے بعد آپ نے عرصہ دراز تک بنی اسرائیل کو رشد و ہدایت کی۔ آپ کی اس تمام زندگی میں چند خاص موقعوں پر اللہ کے حضور دعائیں مانگیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائیں کہلاتی ہیں، وہ

مندرجہ ذیل ہیں

(۱)

دعائے مغفرت

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ط

اے میرے پروردگار (یہ تو) میں نے اپنے اوپر (بڑا ہی) ظلم کیا تو میرا گناہ معاف فرما (پ ۲۰۔ قصص۔ آیت ۱۶)

قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک واقعہ کا ذکر ہوا ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ آپ نے اللہ کے حضور استغفار کیا اور وہ واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آپ شہر میں جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک قبطی ایک اسرائیلی کو مار رہا ہے۔ اسرائیلی کمزور تھا آپ نے قبطی کو سمجھایا کہ زیادتی نہ کرو اور اس کو مت مارو۔ لیکن قبطی زیادتی سے باز نہ آیا۔ چنانچہ آپ نے قبطی کو روکنے کے لیے اسے ایک تھپڑ مارا۔ لیکن اسے ایسی چوٹ لگی کہ وہیں مر گیا تو اس پر آپ نے اللہ سے معافی مانگی اور استغفار کے لیے مندرجہ بالا آیت پڑھی۔

لہذا اس دعا کی خاصیت ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر خود ہی ظلم کر بیٹھے اور اس دعا کو کثرت سے پڑھے تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔

عام گناہوں سے معافی مانگنے کے لیے بھی یہ دعا بہت عمدہ ہے لہذا ہر نماز کے بعد اسے ایک بار پڑھ لینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص اسے ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں تہجد کے وقت ۴۱ جمعراتوں تک ایک ہزار مرتبہ شب بھر میں پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔

(۲)

دشمنوں کے ہاتھ سے نجات پانے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اے میرے پروردگار! مجھ کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے (پ۔۲۰۔ قصص، آیت ۲۱)

قبطی کے واقعہ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو پریشان کر دیا۔ فرعون تک جب بات پہنچ گئی تو اس نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو پکڑنے کا حکم دے دیا۔ کچھ لوگوں نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا: ایک شخص نے آپ کو حالات سے آگاہ کر دیا اور آپ کو شہر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ آپ شہر سے خفیہ طور پر نکل کھڑے ہوئے اور اس وقت آپ نے مندرجہ بالا دعا مانگی۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی ظالم قوم کے پنجے میں ہو اور اس سے نجات چاہے تو وہ اس دعا کو روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔ ایسے ہی اگر کسی ملازم کا مالک ظالم ہو اور وہ اس سے نجات حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو بعد نماز عشاء ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ بہت جلد خلاصی پالے گا۔

(۳)

طلبِ رزق کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

اے میرے پروردگار! تو اپنے خوانِ کرم سے اس وقت جو نعمت بھی مجھ کو بھیج دے میں اس کا سخت حاجتمند ہوں (پ۲۰۔ قصص۔ آیت ۲۴)

فرعون کے علاقے سے آپ ہجرت کرکے مدین پہنچ گئے۔ وہاں آپ ایک

درخت کے سائے کے نیچے بیٹھ گئے۔ قریب ہی ایک کنواں تھا جہاں پانی لینے والوں کا ہجوم تھا۔ اس ہجوم سے ذرا سے فاصلے پر دو لڑکیاں کھڑی تھیں جو اپنے جانوروں کو پانی پلانا چاہتی تھیں، لہٰذا آپ نے ان کے لیے پانی نکالا اور پھر یہ دعا مانگی، لہٰذا جو شخص سفر میں بھوکا پیاسا ہو اور کھانے کے لیے کچھ نہ ملے۔ اگر اس دعا کو کثرت سے پڑھنا شروع کر دے تو جلد ہی اس کے قیام و طعام کا بندوبست ہو جائے گا اور اس آیت کے ورد سے بھوکا نہ مرے گا۔

(۴)

فرعون پر غلبہ پانے کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بڑی) شان و شوکت اور دولت دے رکھی ہے (اور) اے ہمارے پروردگار (یہ ساز و سامان تو نے ان کو اسی غرض سے دے رکھا ہے) کہ لوگوں کو تیرے رستے سے بہکائیں۔ تو اے ہمارے پروردگار! ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب دردناک کے دیکھے بدوں ایمان ہی نہ لائیں گے۔ (پ ۱۱۔ یونس، آیت ۸۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیغمبر مبعوث ہو گئے تو آپ نے مدین سے واپس مصر آکر فرعون کو اور اس کی رعایا کو دعوتِ حق دی لیکن فرعونیوں نے آپ پر طرح

طرح کے ظلم کرنے شروع کر دیے۔ آخر جب فرعونیوں کی نافرمانیاں اور مظالم حد سے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکل جاؤ۔ چنانچہ آپ بنی اسرائیل کو لے کر چل دیئے۔ لیکن جب فرعون کو آپ کے مصر چھوڑنے کا علم ہوا تو اس نے آپ کے تعاقب میں فوج لگا دی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے رحمت خداوندی سے دریائے نیل عبور کیا۔ لیکن فرعون اور اس کی فوج دریائے نیل میں غرق ہو گئی۔ قرآن پاک میں بیان ہوا ہے کہ اس پر آپ نے مندرجہ بالا آیت پڑھی تاکہ لوگوں کو فرعون کے ظلم سے نجات ملے آخر کار آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو فرعونیوں کے ظلم سے نجات ملی۔

⑤

مصائب پر صبر کرنے کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کی عادت میں اضافہ دے اور فرمانبرداری ہی کی حالت میں ہم کو دنیا سے اٹھا لے۔ (پ ۹۔ اعراف۔ آیت ۱۲۶)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر بن کر فرعون کے پاس گئے اور عصا اور ید بیضا کے معجزے دکھائے کہ لکڑی کو ڈال دیتے تو اژدہا بن جاتا اور اٹھا لیتے تو لاٹھی کی لاٹھی۔ اور بغل سے ہاتھ نکال کر دکھاتے تو اس کی چمک سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیانے لگتیں۔ اس پر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر سمجھا اور مقابلے کے لیے سارے ملک کے جادوگر جمع کیے اور ایک اکھاڑے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوا۔ جادوگروں نے ایسی نظربندی کی کہ ان کی رسیاں اور لاٹھیاں سانپ بن کر تمام میدان میں پھرتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا۔ تو اس نے

جادوگروں کے تمام سنپولیوں کو ہڑپ کر لیا۔ جادوگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے فرعون کے دل کو خدا نے سخت کر دیا اور اس نے جادوگروں کو دھمکایا کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں اور تم کو سولی دوں تو بھی۔ اس حالت میں نومسلم جادوگروں نے یہ دعا کی۔

تکالیف میں اللہ تعالیٰ سے صبر مانگا جائے۔ کیونکہ صبر کرنے والوں کو اللہ بہت پسند کرتا ہے۔ لہٰذا اللہ سے صبر طلب کرنے کے لیے اس دعا کو صبح شام پڑھنا چاہیئے۔ لہٰذا جو شخص اسے روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھے انشاءاللہ اس کا خاتمہ بالایمان ہوگا۔ اور آڑے وقت میں اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

(۶)

ستّر آدمیوں کے لیے حضرت موسیٰ ؑ کی خاص دُعا

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ○ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ

اے میرے پروردگار! اگر تو چاہتا تو مجھ سمیت ان لوگوں کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا۔ ہم میں سے جو لوگ احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے۔ کیا اس کی پاداش میں تو ہم کو ہلاک کیے دیتا ہے یہ سب تیرے کرشمے ہیں۔ ان (کرشموں) سے جس کو تو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام بخشنے والوں سے بہتر (بخشنے والا) ہے۔ اور

اس دنیا اور آخرت (دونوں) کی بہتری ہمارے لیے لکھ دے ۔ ہم تیری ہی طرف رجوع ہوتے۔ (پ ۹- اعراف ۔ آیت ۱۵۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کی توبہ کرانے کو اپنی قوم کی طرف سے ستر آدمی منتخب کر کے کوہ طور پر لے گئے۔ وہاں جوان لوگوں نے کلام الٰہی سنا تو موسیٰؑ سے درخواست کی کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں، تمہارے کہنے کا اعتبار نہیں کریں گے کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے ۔ اس گستاخی کی سزا میں ان پر بجلی آگری اور ہلاک ہو گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ کم عقل ہیں ان پر رحم فرما۔ تو خدا نے ان کو پھر زندہ کیا۔ یہ اسی وقت کی دعا ہے جو حضرت موسیٰؑ نے کی۔

اس دعا کے پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں عزت حاصل ہوگی اور انسان کی ایسی بیوقوفیاں جو انسان کے لیے ہی ہلاکت کا سبب بننے والی ہوں ان سے چھٹکارا ملتا ہے لہذا ہفتہ میں ایک مرتبہ یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیئے۔ خاص کر نماز جمعہ کے بعد اس دعا کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۷)

حضرت ہارونؑ کے لیے دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۚ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار! میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف فرما اور ہم دونوں کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنیوالا ہے (پ۹۔ اعراف آیت ۱۵۱)

موسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے توراۃ دینے کے لیے کوہ طور پر بلوا بھیجا تھا۔ یہ گئے تو اپنے بھائی ہارون ؑ کو اپنا نائب کر گئے۔ ان کو واپس آنے میں دیر ہوئی تو بنی اسرائیل بے چین اور بے یقین تو تھے ہی، ایک شخص سامری کے بہکانے سے چاندی سونے کے بچھڑے کی مورت بنا کر پوجنے لگے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے واپس آکر یہ حال دیکھا تو بڑے ناخوش ہوئے اور ہارون علیہ السلام سے دست و گریبان ہو پڑے۔ انھوں نے معذرت کی اور اپنی مجبوری ثابت کی۔ تب کہیں جا کر موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا، اس پشیمانی کے وقت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی۔

اس دعا کی خاصیت یہ ہے کہ آج بھی اگر کسی کے بھائی دوست یا عزیز سے اللہ کی نافرمانی ہو جائے تو وہ اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطی معاف کر دے گا اور اسے اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس کے لیے دعا کرتا ہو، دو رکعت نفل پڑھ کر سجدے میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔ انشاء اللہ اللہ معاف کرے گا۔

(۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعائے توبہ

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اے میرے پروردگار تیری ذات پاک ہے۔ میں نے جو تیرے دیکھنے کی بے جا درخواست کی تھی، تیری جناب میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لانے والوں میں پہلا ایمان لانے والا بندہ میں ہوں (پ ۹۔ اعراف۔ آیت ۱۴۳)

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے کہ انھوں نے شوق کے جوش میں خدا سے

درخواست کی تھی کہ میں ایک نظر تجھ کو دیکھنا چاہتا ہوں لیکن اس جوش میں یہ بات ان کے ذہن سے اتر گئی کہ خدا چشمِ سر سے دیکھنے کی چیز نہیں ہے بلکہ اس کو جس نے دیکھا چشمِ دل سے دیکھا یعنی مخلوقات سے خالق کو پہچانا کہ جو کچھ دنیا میں ہے آپ سے آپ تو نہیں ہوگیا۔ جس کے کرنے سے ہوا وہی خدا ہے۔ چنانچہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو زجر فرمایا کہ تم ہم کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یعنی تم میں چشمِ سر سے ہمارے دیکھنے کی صلاحیت نہیں اور یہ تم کو اس طرح ثابت ہو جائے گا کہ اس سامنے کے پہاڑ پر ہم اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھاتے ہیں، تم اسی کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکو گے۔ چنانچہ نہیں معلوم وہ کیا کرشمۂ قدرت تھا جو خدا نے پہاڑ پر ظاہر کیا۔ زلزلہ تھا یا کوہِ آتش فشاں کی طرح کا کچھ ظہور تھا۔ بہر کیف موسیٰؑ اسی ظہور کے ہوتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش آیا تو ان لفظوں میں توبہ کی جو دعا میں ہیں۔

لہٰذا اللہ کے حضور توبہ کرنے کے لیے دعا کے الفاظ بہت مؤثر ہیں اور جو شخص اس دعا کو روزانہ سو مرتبہ صبح بعد نمازِ فجر اور سو مرتبہ بعد نمازِ مغرب پڑھے، انشاء اللہ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ اللہ کے خاص بندوں سے اللہ کی اطاعت میں کوئی کمی یا خطا ہو جاتی ہے۔ یا وہ اللہ سے ایسی چیز طلب کر لیتے ہیں جس کا طلب کرنا ان کے لیے بہتر نہیں ہوتا تو اس صورت میں اللہ سے توبہ اور معافی مانگنے کے لیے مندرجہ بالا دعا پڑھنی ہے کیونکہ یہ دعا بہت مؤثر ہے، لہٰذا جو بھی اللہ سے معافی کے لیے اس دعا کا ورد کرے گا اسے ضرور معافی ملے گی۔

محمد اجمل مفتاحی

حضرت ایُوب علیہ السّلام

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کے وہ پیغمبر ہیں جن کی زندگی پیغمبرانِ حق میں ایک مثالی صابر کی تھی کیونکہ صبرِ ایوب بڑا مشہور ہے اور آپ کا جسم ایسی تکلیف میں مبتلا رہا کہ جسے برداشت کرنا بڑا مشکل تھا لیکن آپ نے اس تکلیف پر اتنے لمبے عرصے کے لیے صبر کیا کہ آپ کا صبر بے مثل اور لافانی بن گیا۔

حضرت ایوب علیہ السلام بڑے مالدار اور خوشحال تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی شان و شوکت اور عظمت و عزت دی تھی۔ بیشمار نعمتوں سے مالا مال کیا تھا لیکن اتنی نعمتیں پاکر بھی آپ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے اور اللہ کی راہ میں اپنا تن من دھن قربان کرتے رہتے تھے۔ آخر کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ شیطان سے ازراہِ فخر کہا کہ دیکھو میرا بندہ کتنا فرمانبردار ہے۔ اس پر شیطان نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی تمام تر عبادت اور زہد و تقویٰ صرف خوف اور لالچ کی بنا پر ہے۔ یہ بے اندازہ نعمتیں جو تُو نے اسے دی ہیں، اگر تو اس سے چھین لے تو پھر میں دیکھوں گا کہ وہ تیری عبادت کیسے کرتا ہے۔ اور اس کا دل تیری اطاعت میں کیسے لگتا ہے۔

اللہ نے جواب دیا کہ ایوب میرا بندہ ہے اور مال و دولت کے نہ ہونے سے بھی وہ بندہ ہی رہے گا۔ تو آزما کے دیکھ۔ شیطان کے کہنے پر حضرت ایوب پر آزمائش کا وقت آگیا۔ مال و متاع سب راہِ خدا میں جاتا رہا۔ حتیٰ کہ بیماری اور مصیبت نے آگھیرا۔ یہاں تک کہ آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے آپ شہر چھوڑ کر ویرانے میں چلے گئے۔ مگر وہاں بھی اتنی تکلیف کے باوجود یادِ خدا سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہوئے آخر سو سال کی

طویل بیماری کے بعد آپ نے اللہ کے حضور شفایابی کی دعا مانگی تو آپ شفایاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی نعمتوں سے نواز دیا اس شفایابی کے لیے آپ نے جو دعا مانگی تھی وہ دعائے ایوب کے نام سے مشہور ہے اور دعا حسبِ ذیل ہے

حضرت ایّوب کی دُعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○

کہ مجھ کو تکلیف پہنچ رہی ہے اور تُو (تو) سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔ (پ ۱۷۔ انبیاء۔ آیت ۸۳)

یہ وہ دعا ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی طویل بیماری کی شفایابی کے لیے پڑھی تھی۔ اور اس دعا سے زاہدوں اور اللہ کی راہ پر چلنے والوں کو یہ سبق ملتا ہے کہ شدید سے شدید مصیبت میں نہیں گھبرانا چاہیئے اور نہ ہی مایوس ہونا چاہیئے بلکہ ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے۔ حضرت ایوب نے جب مندرجہ بالا دعا پڑھی تو اللہ کی رحمت اُمڈ آئی۔ وہ اولاد جو چھن گئی تھی وہ واپس مل گئی۔ جو شان و شوکت ختم ہوئی تھی وہ دوبارہ دوبالا ہو گئی۔ گویا کہ اس دعا کے اثر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی ہر تکلیف رفع ہو گئی۔

محمد اجمل مفتاحی

حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور نبی تھے، آپ موصل کے رہنے والے تھے اور حضرت ہود علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نینوا کے باشندوں کی طرف ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ اس زمانے میں نینوا میں قوم ثمود آباد تھی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے مرتبہ نبوت کا اعلان کرنے کے بعد بستی والوں کو دعوتِ ایمان دی اور بہت عرصہ تک دعوت دیتے رہے مگر کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ بلکہ حضرت یونس علیہ السلام کو طعنے دینے شروع کر دیئے کہ اگر تمھیں نبی ہونے کا دعویٰ ہے تو جاؤ اپنے رب سے عذاب منگوا لو، آخر حضرت یونس علیہ السلام نے تنگ آکر اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے عذاب کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا اور یہ کہا کہ تین دن کے اندر عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر عذاب نازل ہونے لگا تو تمام قوم نے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری شروع کر دی اور بت پرستی سے توبہ کر کے ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب روک دیا لیکن حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر چل دیئے، آپ کا یہ فعل اللہ کو ناپسند آیا لہذا آپ کو مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا جو تنور کی مانند تھا تو مچھلی کے پیٹ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اطاعت الٰہی میں کمی کا اقرار کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو دوبارہ بستی والوں پر احکام نبوت سرانجام دینے کا حکم دیا۔ وہ دعا جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھی وہ حسب ذیل ہے:۔

حضرت یونس علیہ السّلام کی دُعا

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تو ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ میں قصوروراوں میں سے ہوں۔ (پ ۱۷۔ الانبیاء، آیت ۸۷)

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مشہور دعا ہے جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں خدا سے کی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ خدا کے حکم کا انتظار کیے بغیر اپنی بستی والوں کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اور کشتی میں سوار ہو گئے تھے۔ وہاں سے پانی میں کُود گئے اور مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ پھر اپنی خطا کا اعتراف کیا تو مچھلی سے نجات حاصل ہوئی۔

یہ آیت، آیت کریمہ بھی کہلاتی ہے اس کے پڑھنے کے فوائد کثرت سے ہیں۔ جو شخص کسی ایسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہو جس کا کوئی خاطر خواہ ازالہ ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو اسے چاہیئے کہ سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کا ورد کرے، اگر خود نہ پڑھ سکتا ہو، تو اپنے اہل خانہ اور پڑھنے والوں کے ذریعے سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کا ورد کروائے۔ انشاء اللہ جو مراد اللہ کے حضور پیش کرے گا ضرور پائے گا۔ کاروبار، ملازمت، اضافۂ رزق، لڑائی جھگڑا، شادی یا جو بھی مسئلہ ہو انشاء اللہ ضرور حل ہو گا۔

اس آیت کے باطنی اسرار بھی بے پناہ ہیں۔ جو مرید یا طالبِ صادق اپنے رہنما کے کہنے سے اس آیت کا ورد رمضان المبارک میں کرے یا اعتکاف میں کرے تو اس پر بیشمار غیبی حقائق کا مشاہدہ ہو گا اور روحانی منازل بڑی تیزی سے طے ہوں گی۔ بندہ ناچیز نے اعتکاف کے دوران اس آیت کا کثرت سے ورد کیا ہے۔ اس کے اثرات جلالی ہیں۔

حضرت طالوت علیہ السّلام کی دُعا

حضرت طالوتؑ ایک اسرائیلی بادشاہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بادشاہت عطا کی کیونکہ آپ شجاعت اور علم میں اپنے زمانہ میں یکتا تھے۔ انھیں ایک ظالم بادشاہ کا مقابلہ کرنا پڑا۔ لہٰذا جب طالوت علیہ السلام اور آپ کے ساتھی جالوت کی فوج کے مقابلے کے لیے گئے تو انھوں نے اللہ کے حضور دعا مانگی کہ یا الٰہی! ہمیں کافروں کے مقابلے میں فتح عطا فرما اور وہ دعا یہ ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار! ہم میں صبر کو زیادہ کر دے، ہمارے قدم جمادے اور کافروں کے گروہ پر ہمیں فتح عطا فرما (پ ۲۔ البقرہ، آیت ۲۵۰)

جہاد کے موقع پر مسلمانوں کے لیے سجدہ ریز ہو کر اس دعا کا پڑھنا بہت ہی مفید ہے۔ تبلیغ کرنے والے کا جب کسی ظالم سے واسطہ پڑ جائے اور وہ طرح طرح کے دکھ اور مصائب دینا شروع کر دے تو اس دعا کا ورد انشاء اللہ دشمن کو پسپا کر دے گا۔

یہ راہِ خدا میں جہاد کرنے والے غازی کی دعا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ جب حضرت طالوت کی فوج دشمن جالوت کی فوج کے مقابلہ پر آئی اور ان کا آمنا سامنا ہوا تو حضرت طالوت کے ساتھی غازیوں نے مولا کریم سے صبر، استقامت اور فتح طلب کی۔ مادی اسباب کی موجودگی میں بھی کافروں پہ غلبہ حاصل کرنے کے لیے تائیدِ الٰہی و نصرتِ الٰہی پر نظر رہنی چاہیئے۔

محمد اجمل مفتاحی

حضرت زکریّا علیہ السّلام

حضرت زکریا علیہ السلام انبیائے بنی اسرائیل میں سے بڑے بلند مرتبے والے اور عابد و شاکر نبی ہوئے ہیں۔ آپ حضرت مریمؑ کے خالو بھی تھے آپ بیت المقدس کے متولی بھی تھے۔ تمام انتظام آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ آپ کی بیوی کا نام الیشبع تھا۔ دونوں یعنی میاں بیوی راست باز اور احکامِ الٰہی کے پابند تھے۔ ایک سو بیس برس کی عمر تک آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ آخر ایک دن آپ نے اللہ کے حضور اولادِ نرینہ کی التجا کی تو آپ کو یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی گئی۔ وہ دعائیں جو قرآن پاک میں حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں، حسبِ ذیل ہیں:۔

حضرت زکریّا علیہ السّلام کی دُعائیں

(۱)

حضرت زکریا علیہ السلام نے اولادِ نرینہ کے لیے یوں دعا کی:۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

اے میرے پروردگار! اپنی جناب سے مجھ کو (بھی) نیک اولاد عنایت فرما کہ تو سب کی دعائیں سنتا ہے (پ ۳۔ آل عمران، آیت ۳۷)

جس شخص کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہو تو وہ شخص تہجد کے وقت چالیس روز تک مندرجہ بالا دعا روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ اسے اولاد کی خوشخبری ملے گی۔

(۲)

رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ○ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ○

اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر دسے کہ بڑھاپے دکی آگ) سے بھڑک اٹھا ہے۔ اور اے میرے پروردگار! تیری جناب میں دعا کرکے میں کبھی محروم نہیں رہا اور اپنے (مرے) پیچھے مجھ کو (اپنے) بھائی بندوں سے خوف ہے (کہ کہیں میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں) اور میری بی بی بانجھ ہے۔ پس اپنی طرف سے مجھ کو ایک جانشین (یعنی فرزند) عطا فرما۔ جو میرا (بھی) وارث ہو اور نسل یعقوب کا (بھی) وارث ہو (یعنی دین کو سنبھالے) اور اے میرے پروردگار! اس کو مقبول (خاص و عام بھی) کر (پ ۱۶ - مریم - آیت ۴-۶)

یہ دعا بھی حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد نرینہ کے حصول کے لیے کی۔ اس دعا میں انھوں نے اپنے بڑھاپے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کیا۔ چونکہ اللہ جب چاہے بڑھاپے میں بھی اولاد دے سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی التجا کی کہ میری بیوی بانجھ ہے جس کے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرزند عطا فرمایا۔

حصولِ اولاد کے لیے یہ دعا بھی بڑی مؤثر ہے لہٰذا جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ اپنی رحمت سے اللہ اس کی مراد پوری کرے گا۔

(۳)

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○

اے میرے پروردگار! مجھ کو اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ اور (یوں تو) تُو سب وارثوں سے بہتر (وارث) ہے۔ (پ ۱۷۔ انبیاء۔ آیت ۸۹)

حصولِ اولاد کے لیے یہ حضرت زکریا علیہ السلام کی تیسری دعا ہے۔ جو شخص اس دعا کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے اسے انشاء اللہ اولاد کے بارے میں ذات باری کی طرف سے اشارۂ غیبی سے خوشخبری مل جائے گی۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام

حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت اسحٰق ؑ کے سلسلہ نبوت کے نبی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام مریم ہے۔ آپ کی پیدائش باپ کے بغیر حکمتِ خداوندی اور امر ربی کے تحت ہوئی جس پر بنی اسرائیل بڑے تلملائے۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے حکم باری تعالیٰ کے مطابق بنی اسرائیل کو دعوت دین دی۔ اور ایک عرصہ تک آپ نے ناصرہ اور بیت المقدس میں تبلیغ کی۔ اسی دوران آپ سے وہ معجزات بھی ظاہر ہوئے جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ قرآن پاک میں آپ سے منسوب اس دعا کا بھی ذکر ہے جس میں حواریوں نے آپ سے کہا کہ اے عیسٰی اپنے اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے خوان اتارے جس میں طرح طرح کے کھانے ہوں اور وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار۔ اور خوان کا اترنا ہمارے لیے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور یہ تیری طرف سے ہمارے حق میں تیری قدرت کی ایک نشانی ہو اور ہم کو اپنے خوان کرم سے روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے (پ ۷، مائدہ۔ آیت ۱۱۴)

جو شخص دستِ غیب سے رزق کا متلاشی ہو تو اس دعا کو روزانہ عشاء کی نماز کے بعد

کثرت سے پڑھے ترغیب سے اس کو رزق ملنے کا بندوبست ہو جائے گا اور جس شخص کو تنگی رزق ہو اور فراخی کا خواہاں ہو تو وہ اس آیت کو ۶ ماہ تک بعد نماز فجر گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے انشاء اللہ اس کے رزق میں فراخی اور برکت ہو جائے گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دُعا

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

ہم اللہ کے طرفدار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور حضرت! آپ بھی اس بات کے گواہ رہیے کہ ہم فرمانبردار ہیں اور جناب الٰہی میں عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! انجیل جو تو نے اتاری ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول یعنی عیسیٰؑ کی پیروی اختیار کر لی تو ہم کو بھی ان کی تصدیق کرنے والوں میں لکھ رکھ (پ ۳۔ آل عمران آیت ۵۲۔۵۳)

یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی ہے جس میں انھوں نے ایمان لانے کا اقرار کیا ہے لہذا آج بھی اگر کوئی عیسائی راہِ راست کا متلاشی ہو تو وہ اس دعا کو خلوص دل سے پڑھے تو انشاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی وہ ایمان اسلام سے منور ہو گا اور راہ ہدایت پائے گا۔ اس آیت کے پڑھنے سے استقامت ایمان بھی حاصل ہوتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآنی دعائیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس منتہائے نبوت تھی۔ آپ عبادت اور اطاعت الٰہی میں اس حد تک اکمل تھے جس حد تک نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور نہ ہی بعد میں تا قیامت کوئی ہوگا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولِ دعا کی وہ شان تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو ابھی دل میں ہوتی کہ اللہ اسے پیدا کرنے کے اسباب پیدا کر دیتا لیکن آپ کی حیاتِ طیبہ میں کچھ کٹھن مرحلے ایسے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ان الفاظ میں میرے حضور دعا کیجیے لہٰذا آپ نے ویسے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر کے نتیجہ لوگوں کے سامنے کر دیا۔ اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی مناسبت کے لحاظ سے جو دعائیں مانگیں وہ قرآن پاک میں مذکور ہیں اور قرآن پاک میں ان دعاؤں کے بیان ہونے کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ کی امت کو جب اس جیسے حالات درپیش ہوں جن میں وہ دعائیں کی گئیں تو وہ بھی اللہ کے حضور انھی الفاظ سے دعا مانگیں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی شخص ان دعاؤں کو خلوصِ دل کے ساتھ پڑھے تو فوراً اثرات برآمد ہوں گے۔

یہ ایک عام اصول ہے کہ قرآن پاک کی ہر آیت کے پیچھے ملائکہ اور مؤکلین پابند ہیں تو جس وقت کوئی شخص قرآن پاک کی کسی بھی آیت کو کوئی مقصد سامنے رکھ کر پڑھتا ہے اور جب وہ ورد لاکھوں کی تعداد میں ہو جاتا ہے تو آیت کا مؤکل حاضر ہو کر پڑھنے

والے کے اس مقصد کو حل کر دیتا ہے جس قسم کے آیت میں خواص مذکور ہوتے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور دوسرے پیغمبروں کی طرف جو قرآنی دعائیں منسوب ہیں جب ان کا ورد کیا جاتا ہے تو ان کے اثرات بہت جلد ظاہر ہوتے ہیں۔ لہٰذا قرآن میں جو دعائیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں وہ اس سے قبل اپنے اپنے موضوع کے تحت بیان کر دی گئیں ہیں لیکن تاہم انھیں یہاں دوبارہ لکھا جاتا ہے تاکہ قارئین کو آسانی سے معلوم ہو جائے کہ یہ دعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں موقعہ اور وقت کی مناسبت سے پڑھی تاکہ عملی زندگی میں اس کا ویسے ہی ورد کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں حسبِ ذیل ہیں:۔

(۱)

رضائے الٰہی حاصل کرنے کی دُعا

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○

میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ ہی کے لیے ہے کہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے پہلا مسلم ہوں (پ ۸۔ الانعام آیت ۱۶۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لیے ہے لہٰذا اس دعا کے پڑھنے سے انسان میں تسلیم و رضا کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں

اور عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۲)

شیطانی خطرات سے بچنے کی دُعا

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ
بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝

اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، شیطانی خطرات سے اور اے میرے رب! اس سے بھی میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان میرے پاس آئیں۔ (پ ۱۸۔ مؤمنون، آیت ۹۷)

شیطان کے حملوں اور وسوسوں سے بچنے کے لیے یہ دعا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

(۳)

اضافۂ علم کی دُعا

محمد اجمل مفتاحی

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

اے میرے پروردگار! میرے علم کو زیادہ کر (پ ۱۶۔ طٰہٰ، آیت ۱۱۴)

یہ دعا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی علم کے اضافہ کے لیے ہے۔ لہٰذا جو شخص اس دعا کو پڑھے اس کے علم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور خاص کر جو شخص باطنی علم حاصل کرنا چاہے تو اس دعا کا کثرت سے ورد کرے۔

④

نصرتِ الٰہی اور تائیدِ ربانی

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

اے اللہ زمینوں اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! یہ بندے جن باتوں میں اختلاف رائے کا شکار ہوئے، تو ہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ (پ ۲۴۔ زمر۔ آیت ۴۶)

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ دعا سکھائی۔ خدا کی ربوبیت کا اقرار اور زمین و آسمان کی پیدائش کا ذکر ہے اور ساتھ ہی خدا کو اعلیٰ ترین حاکم ماننے کی تعلیم بھی ہے۔ ایک مبلغ کو یہ دعا اس وقت پڑھنی چاہیئے جب اس کے مقابل دشمن باطل پر بضد ڈٹے ہوئے ہوں۔ اس دعا کے پڑھنے سے اللہ حق کو غالب کرتا ہے اور باطل کو مٹا دیتا ہے۔

⑤

باحفاظت ہجرت کی دُعا

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○

اے میرے پروردگار (اگر تو مجھ کو کہ چھوڑ کر کسی جگہ جا کر رہنا ہے تو جہاں مجھ کو (پہنچائے خیر سے) اچھی جگہ پہنچائیو اور (جب) مجھ کو (کافروں کے نرغے سے

نکالے تو خیر سے، اچھی طرح نکالیو اور اپنی جناب سے مجھ کو دشمنوں پر فتحیابی کے ساتھ غلبہ و مدد بخشیو۔ (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

یہ با حفاظت ہجرت کی دعا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر پڑھی، لہٰذا جب کوئی مسلمان ایک جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو تو اسے چاہیئے کہ اس دعا کو پڑھے۔ انشاء اللہ نیا مقام اس کے لیے با برکت ہوگا۔

(۶)

طلبِ خیر و برکتِ دُنیا و دین کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا (پ ۲۔ البقرہ، آیت ۲۰۱)

یہ دین و دنیا میں خیر و برکت طلب کرنے کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس دعا کو روزانہ پڑھے تو دین و دنیا میں خیر و برکت عطا ہوگی۔

(۷)

حصولِ عزّت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اے خدا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلیل کرے۔ کل بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں۔ زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور مردہ سے زندہ کو۔ اور جسے چاہے بغیر حدو حساب کے رزق دیتا ہے۔

یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کی دعا ہے جس میں اللہ کی صفات قیومیت اور حی کا اقرار ہے جب کسی کو ملک اور حکومت عطا ہو تو اس دعا کو پڑھنا چاہیئے۔ اس دعا کے فوائد پہلے بڑی تفصیل سے بیان کر دیئے گئے ہیں تاہم یہاں دوبارہ اس کے خواص بیان کیے جاتے ہیں۔

اللہ کی زمین اور مخلوق پر اقتدار کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عزت اور شوکت کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ جسے حکومت یا سلطنت عطا کرتا ہے تو اس کے دنیاوی نقطہ نظر سے بہت بڑے فضل کی دلیل ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ لہٰذا جب انسان ملک میں، معاشرے میں، گھر میں، حتیٰ کہ زندگی کے ہر شعبے میں عزت اور اقتدار حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ یہ دعا پڑھے۔ کیونکہ اقتدار حقیقی اور عزت کا عطا کرنے والا تو اللہ ہی ہے لہٰذا اس سے حکومت اور اقتدار طلب کرنا چاہیئے۔ کسی کو حاکم بنانا یا اس سے حاکمیت واپس لینا قبضۂ قدرت میں ہے کیونکہ حاکم کی ذاتی حیثیت کچھ نہیں ہوتی۔

عزت اور حاکمیت دو طرح کی ہے ایک تو دنیاوی ہے اور دوسری روحانی ہے

دنیاوی عزت فانی ہے اور روحانی عزت اور حاکمیت لازوال ہے لہٰذا اس آیت کے پڑھنے سے دونوں طرح کی عزت حاصل ہوتی ہے ۔ اس دعا کو پڑھنے کا بہترین مقام اور موقعہ تو بیت اللہ ہے ۔ اللہ کے گھر میں حاضر ہو کر اگر یہ دعا مانگی جائے تو ضرور قبول ہو گی ۔ اگر ایسا موقع میسر نہ آئے تو اس دعا کو حکومت یا عزت حاصل کرنے کے لیے بعد نماز فجر سو مرتبہ چالیس دن تک پڑھنا چاہیئے جو مقصد سامنے رکھے گا اللہ کے فضل و کرم سے ضرور حاصل ہو گا ۔ اس دعا سے رزق میں بھی اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اس دعا میں کائنات کے ذرہ ذرہ پر خدائی تصرف واضح کیا گیا ہے کہ دن رات کے آنے جانے اور زندہ رکھنے اور مردہ کرنے میں نیز لوگوں کو بےحد و حساب رزق دینے میں اللہ تعالےٰ کو مکمل اختیار ہے ۔

محمد اجمل مفتاحی

محمد اجمل مفتاحی

طریقۂ ختم شریف

حصولِ ثواب اور فاتحہ خوانی کے لیے بزرگانِ دین، علماء و ائمہ کرام کا طریقہ کار یہ ہے کہ تلاوت قرآن پاک یا اذکار کے بعد قرآن پاک کی چند سورتوں کی تلاوت کے ذریعے اختتام کرتے ہیں جسے ختم شریف کہا جاتا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

محمد اجمل مفتاحی

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ
الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۚ دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَ
الْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۚ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ
مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۚ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۚ
جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۚ
شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۚ جَمِيْلِ الشِّيَمِ ۚ شَفِيْعِ
الْاُمَمِ ۚ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ۚ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ
خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ
الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ
مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ
النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ
السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَ

وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا
وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ
نُّوْرِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۞ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

اسماءِ حسنیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَللّٰہُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ	یَا مَلِکُ
یَا قُدُّوْسُ	یَا سَلَامُ	یَا مُؤْمِنُ	یَا مُھَیْمِنُ
یَا عَزِیْزُ	یَا جَبَّارُ	یَا مُتَکَبِّرُ	یَا خَالِقُ
یَا بَارِیُٔ	یَا مُصَوِّرُ	یَا غَفَّارُ	یَا قَھَّارُ
یَا وَھَّابُ	یَا رَزَّاقُ	یَا فَتَّاحُ	یَا عَلِیْمُ
یَا قَابِضُ	یَا بَاسِطُ	یَا خَافِضُ	یَا رَافِعُ
یَا مُعِزُّ	یَا مُذِلُّ	یَا سَمِیْعُ	یَا بَصِیْرُ
یَا حَکَمُ	یَا عَدَلُ	یَا لَطِیْفُ	یَا خَبِیْرُ
یَا حَلِیْمُ	یَا عَظِیْمُ	یَا غَفُوْرُ	یَا شَکُوْرُ
یَا عَلِیُّ	یَا کَبِیْرُ	یَا حَفِیْظُ	یَا مُقِیْتُ
یَا حَسِیْبُ	یَا جَلِیْلُ	یَا کَرِیْمُ	یَا رَقِیْبُ
یَا مُجِیْبُ	یَا وَاسِعُ	یَا حَکِیْمُ	یَا وَدُوْدُ

يَا مَجِيْدُ	يَا بَاعِثُ	يَا شَهِيْدُ	يَا حَقُّ
يَا وَكِيْلُ	يَا قَوِيُّ	يَا مَتِيْنُ	يَا وَلِيُّ
يَا حَمِيْدُ	يَا مُحْصِيُ	يَا مُبْدِئُ	يَا مُعِيْدُ
يَا مُحْيِيُ	يَا مُمِيْتُ	يَا حَيُّ	يَا قَيُّوْمُ
يَا وَاجِدُ	يَا مَاجِدُ	يَا وَاحِدُ	يَا اٰحَدُ
يَا صَمَدُ	يَا قَادِرُ	يَا مُقْتَدِرُ	يَا مُقَدِّمُ
يَا مُؤَخِّرُ	يَا اَوَّلُ	يَا اٰخِرُ	يَا ظَاهِرُ
يَا بَاطِنُ	يَا وَالِيُ	يَا مُتَعَالِيُ	يَا بَرُّ
يَا تَوَّابُ	يَا مُنْتَقِمُ	يَا عَفُوُّ	يَا رَءُوْفُ
يَا مَالِكَ	الْمُلْكِ	يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	
يَا مُقْسِطُ	يَا جَامِعُ	يَا غَنِيُّ	يَا مُغْنِيُ
يَا مُتْعِمُ	يَا مُعْطِيُ	يَا مَانِعُ	يَا ضَارُّ
يَا نَافِعُ	يَا نُوْرُ	يَا هَادِيُ	يَا بَدِيْعُ
يَا بَاقِيُ	يَا وَارِثُ	يَا رَشِيْدُ	يَا صَبُوْرُ

ملنے کے پتے

فانی بک ڈپو - ۳۹۷۲/۲ گلی خانخاناں - جامع مسجد - دہلی ۱۱۰۰۰۶
ادارہ اشاعت دینیات - حضرت نظام الدین - نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳
ناز پبلشنگ ہاؤس - بھوجلہ پہاڑی - جامع مسجد - دہلی ۱۱۰۰۰۶
کتب خانہ اشاعت القرآن ۔ چوڑیوالان - دہلی ۱۱۰۰۰۶
نیو سلور بک ایجنسی - ۱۴/۲ محمد علی بلڈنگ - بھنڈی بازار بمبئی - ۴۰۰۰۰۳
ناز بک ڈپو - ۱/۲ محمد علی بلڈنگ - بھنڈی بازار - بمبئی - ۴۰۰۰۰۳
سیفی بک ایجنسی - بھنڈی بازار - بمبئی ۴۰۰۰۰۳
صفی اللہ بک سیلر - مدن پورہ - بمبئی ۴۰۰۰۰۸
شرف الدین اینڈ سنز - محمد علی روڈ - بمبئی ۴۰۰۰۰۳
محمد نعیم بک سیلر - چوک صدر بازار - متو ناتھ بھنجن (یوپی)
منہاج بک ڈپو - انصاری مارکیٹ - مبارک پور - اعظم گڑھ (یوپی)
فلاحی بک ڈپو - کٹرہ مظہر العلوم - پیلی کوٹھی - بنارس (یوپی)
صوفی بک ڈپو - دال منڈی - بنارس - یوپی)

اسٹاکسٹ

ادبی دُنیا ۵۱۰ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶